ISSN 0971. 8338

یوجنا

فروری 2017 ترقیاتی ماهنامه 22روپے

کم نقدی معیشت

نوٹوں کی منسوخی: گزشتہ دو ماہ کا تجزیہ
ارون جیٹلی

نقد معیشت سے کم نقدی معیشت کی جانب
پروا کر ساهو/اموگ اروڑا

نقد کے کم سے کم استعمال پر مبنی معیشت
ڈاکٹر بی ایم مھترے

کلیدی مضمون:
نوٹوں کی منسوخی: انتخابات میں کالے دھن کے خلاف اہم قدم
ایس وائی قریشی

خصوصی مضمون:
کم نقدی والی معیشت: بین اقوامی منظر بمقابلہ ہندوستانی صورتحال
اربینا مکھرجی/تنو ایم گوئل

....میرا موبائل ....میرا بینک ....میرا بٹوا

پبلی کیشنز ڈویژن کے زیر اہتمام ہندوستان میں عدالتوں کے تاریخی ارتقا پر کتاب کا اجراء

پبلی کیشنز دویزن نے حال ہی میں ہندوستانی نظام عدلیہ کے ارتقا سے متعلق ایک کتاب شائع کی ہے۔ ہندوستان کے چیف جسٹس ٹی ایس ٹھاکر نے یوم آئین کے موقع پر اس کتاب کا اجرا کیا۔ اس موقع پر قانون وانصاف اور الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر جناب روی شنکر پرساد بھی موجود تھے۔ اس کتاب کو ایک کافی ٹیبل بک کی شکل میں تیار کیا گیا ہے جس میں محفوظ کیئے گئے دستاویزات کے متعدد فوٹو گراف کو شامل کیا گیا ہے۔

''کورٹس آف انڈیا: پاسٹ ٹو پریزنٹس'' عنوان سے اس کتاب کو سپریم کورٹ کے ذریعہ تشکیل ایک اداراتی بورڈ کی نگرانی میں ممتاز ججوں، وکلا اور قانونی ماہرین نے تصنیف کیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعے ملک میں عدالتوں کے تاریخی ارتقا کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ہندوستان میں مروج مختلف عدالتی نظاموں کی نشاندہی، تاریخی نقطہ آغاز کی تفصیل اور عدالتوں کے موجودہ نظام کے سیاق وسباق پیش کیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان میں قانون اور آئینی اداروں کی تاریخی اہمیت فراہم کرتی ہے۔ ہندوستان کی عدالتیں شہریوں کے لئے ایک شفاف نظام عدلیہ کو متعارف کرانا چاہتی ہیں۔

پبلی کیشنز ڈویژن قومی اہمیت کے حامل موضوعات پر تصنیفات اور ہندوستان کی مالا مال ثقافتی وراثت کا منبع ہے۔ اس کا مقصد اشاعت کے توسط سے جانکاری کو پھیلانا اور مناسب قیمت پر معیاری کتابوں کو فراہم کرنا ہے۔

چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس ٹی ایس ٹھاکر یوم آئین کے موقع پر کورٹس آف انڈیا-پاسٹ ٹو پریزنٹس کا اجرا کرتے ہوئے۔ اس موقع پر قانون وانصاف اورالیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر جناب روی شنکر پرساد بھی موجود تھے۔

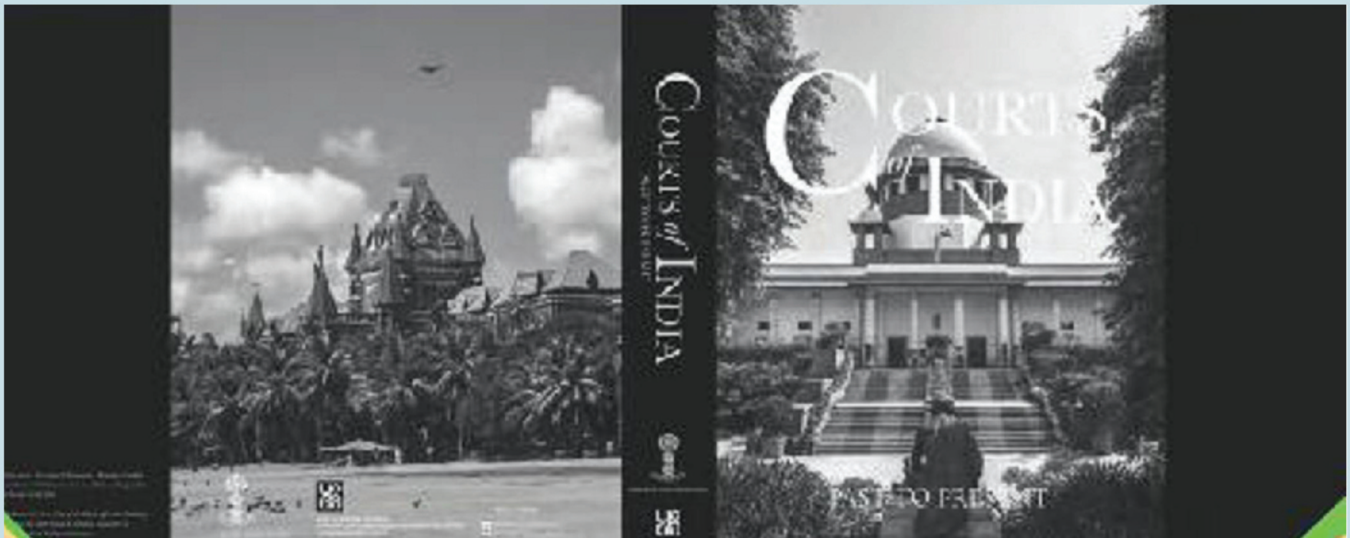

1SSN 0971. 8338

ترقیاتی ماہنامہ

یوجنا

نئی دہلی

فروری 2017 **کم نقدی معیشت**

☆ چیف ایڈیٹر کے قلم سے	اداریہ	4
☆ نوٹوں کی منسوخی: گزشتہ دوماہ کا تجزیہ	ارون جیٹلی	5
☆ نقد معیشت سے کم نقدی معیشت کی جانب	پرواکر ساہو/اموگ اروڑا	7
☆ نقد کے کم سے کم استعمال پرمبنی معیشت	ڈاکٹر بی ایم مہترے	11
☆ کم نقدوالی دیہی معیشت کا حصول	سمیرا سور بھ	15
☆ کم نقدوالی معیشت	ارپیتا مکھر جی/	
بین اقوامی منظر بمقابلہ ہندوستانی صورت حال	تنوایم گوئی	23
☆ نقدی سے مبرٔ معیشت:		
کالے دھن پر ضرب کاری	ٹمسے جے پوریا	27
☆ نوٹ بندی:		
کم نقدی معیشت کی سمت ایک قدم	ڈی ایس ملک	29
☆ ڈیجیٹل اکنامی سے دیہی معیشت کا فروغ	سندیپ داس	33
☆ کم نقدوالی معیشت چلانے کے ذرائع	رگھورام	36
☆ کیا آپ جانتے ہیں:	منوگیان آرپال	40
☆ کرنسی منسوخی: نقد سے پاک معیشت اور ترقی	بی کے پٹنائک	41
☆ ڈیجیٹل ادائیگی اوراس کے فوائد	محمدرضوان	47
☆ نوٹ بندی اور ہندوستان	ظفر اقبال	53
☆ ترقی کا نقش راہ	ادارہ	کور-II

چیف ایڈیٹر:

دیپیکا کچھل

ایڈیٹر

ڈاکٹر ابرار رحمانی

011-24365927

سرورق: جی پی دھوپے

جلد:36 شمارہ 11

قیمت: 22روپے

جوائنٹ ڈائریکٹر (پروڈکشن):

وی کے مینا

سالانہ خریداری اور رسالہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے رابطہ:

بزنس مینیجر:

فون: ,24367260-pdjucir@gmail.com

جرنلس یونٹ' پبلی کیشنز ڈویژن' وزارت اطلاعات ونشریات' روم نمبر 53-48'
سوچنا بھون' سی جی او کمپلیکس' لودھی روڈ' نئی دہلی ۔110003

مضامین سے متعلق

خط. کتابت کا پتا:

ایڈیٹر یوجنا (اردو)' E-601' سوچنا بھون' سی جی او کمپلیکس'
لودھی روڈ' نئی دہلی 110003-

ای میل: yojana.urdu@yahoo.co.in

ویب سائٹ: www.publicationsdivision.nic.in

www.yojana.gov.in

● **یوجنا** اردو کے علاوہ ہندی' انگریزی' آسامی' گجراتی' کنڑ' ملیالم' مراٹھی' تمل' اڑیہ' پنجابی' بنگلہ اور تیلگو زبان میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔☆ نئی ممبرشپ' ممبرشپ کی تجدید اور ایجنسی وغیرہ کے لئے منی آرڈر/ڈیمانڈ ڈرافٹ' پوسٹل آرڈر'' اے ڈی جی پبلی کیشنز ڈویژن (منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ) کے نام درج ذیل پتے پر بھیجیں: بزنس منیجر یوجنا (اردو)' پبلی کیشنز ڈویژن' وزارت اطلاعات ونشریات' روم نمبر 53-48' سوچنا بھون' سی جی او کمپلیکس' لودھی روڈ' نئی دہلی۔ 110003
فون: 24367260,24365609,24365610

زرسالانہ: 230 روپے' دوسال: 430 روپے' تین سال: 610 روپے ☆ یوروپ اور دیگر ممالک کے لیے (ایئرمیل سے) 730 روپے۔

☆ اس شمارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے' ضروری نہیں کہ یہ خیالات ان اداروں' وزارتوں اور حکومت کے بھی ہوں' جن سے مصنفین وابستہ ہیں۔
یوجنا منصوبہ بند ترقی کے بارے میں عوام کو آگاہ کرتا ہے مگر اس کے مضامین صرف سرکاری نقطۂ نظر کی وضاحت تک محدود نہیں ہوتے۔

چیف ایڈیٹر کے قلم سے

یوجنا

وزیراعظم نے جب 8 نومبر 2016 کی رات کوملک میں 500 اور 1000 روپے کے کرنسی نوٹوں کی منسوخی کا اعلان کیا تو پورے ملک میں غیر یقینی ردعمل سامنے آیا۔ اس قدم کا اصل مقصد کالے دھن، بدعنوانی اور جعلی کرنسی کی لعنت پر لگام لگانا تھا۔ ایسے وقت میں جب افراط زر اور ضروری اشیاء کی قیمتوں میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے، تب بازار سے 100 روپے اور 50 روپے کی قدر والے نوٹ تقریباً غائب ہو گئے۔ اور یہ لطیفہ عرف عام ہو گیا کہ 10 روپے کے نوٹ کو قبول کرنے والے صرف دو ہی ہیں۔ بھگوان اور بھکاری۔

ہندوستان میں ماضی میں صرف دو مرتبہ 1946 اور 1978 میں نوٹوں کی منسوخی کی گئی۔ لیکن ان دونوں ہی مواقع پر ہندوستانی معیشت اس قدر تابناک نہیں تھی۔ دونوں ہی مرتبہ ان بڑی قدر کے کرنسی نوٹوں کو منسوخ کیا گیا جن تک چنندہ افراد کی ہی رسائی تھی۔ اس لئے ان نوٹوں کی منسوخی سے عام آدمی کو پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ تاہم بڑے نوٹوں کی منسوخی کے موجودہ اعلان سے بڑے پیمانے پر فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ ہوا۔ ایک ایسے موقع پر جب بازار میں 500 اور 1000 روپے کے نوٹوں کا سب سے زیادہ چلن تھا، اس موقع پر ان نوٹوں کی منسوخی کے فیصلے سے عام آدمی میں بے چینی اور اضطراب فطری عمل تھا کیوں کہ لوگوں کے پاس اپنے روزمرہ کا سامان مثلاً روٹی، دودھ، انڈے، سبزی اور پھل خریدنے کے لئے پیسے نہیں تھے۔ اس دوران عام آدمی کی سب سے زیادہ تشویش اس بات کی تھی کہ فیس کی ادائیگی کیسے کی جائے اور تنخواہیں کیسے دی جائیں۔ بینکوں اور اے ٹی ایم میں پیسے کی قلت نے عام آدمی کی مشکلات میں اور اضافہ کیا۔ ہر طرف بینک کھاتوں میں نقدی جمع کرانے، پرانے نوٹوں کو نئی کرنسی میں تبدیل کرنے اور اے ٹی ایم سے ناکافی نقدی نکالنے کا ہی شور تھا۔

لیکن اس اضطرابی کیفیت میں عام آدمی اس بات سے مطمئن تھا کہ نوٹوں کی منسوخی کا مقصد ایک اچھا فیصلہ تھا جس کے تحت پوشیدہ کالے دھن کو باہر نکالنا اور دہشت گردانہ سرگرمیوں کے لئے مالی اعانت کو ختم کرنا ہے۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں اعلان کیا کہ اس قدم سے بدعنوانی، کالے دھن اور جعلی کرنسی کے خلاف لڑائی میں عام شہریوں کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔ کالے دھن اور کالے دھن کی اعانت سے چلنے والی دہشت گرد تنظیموں کی ہلاکت خیز سرگرمیوں سے پریشان عام آدمی کو اس بات کی زیادہ خوشی ہوئی کہ اس طرح کے سخت قدم سے اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

حکومت کا نوٹ منسوخی کا فیصلہ کا ایک اور مقصد ملک میں نقدی سے مبرا معیشت قائم کرنا تھا۔ نقدی سے مبرا لین دین کا سب سے بڑا فائدہ شفافیت ہے یعنی اس کے تحت تمام لین دین کے معاملات کی نگرانی اور نشاندہی آسان ہے۔ اس سے حکومت کو دہشت گرد تنظیموں اور دیگر ملک مخالف سرگرمیوں کے لئے ادائیگی کی نشاندہی میں مدد ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کا قانونی پیسہ بینکوں میں اور حکومت کے علم میں رہے گا جس سے حکومت کو اس پیسے کو نظام میں گردش کرنے، ضرورت مندوں کو قرض فراہم کرنے اور دیگر ترقیاتی سرگرمیوں میں مدد ملے گی۔

تاہم ایک ایسے ملک میں جہاں کل آبادی کا ایک بڑا حصہ ناخواندہ ہے اور دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل لین دین کے لئے مناسب ڈھانچہ بندی نہیں ہے، وہاں ایک مکمل نقدی سے مبرا معیشت قائم کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اب کم نقدی والی معیشت یعنی معیشت کا ایک ایسا نظام جہاں لین دین کچھ نقدی کی شکل میں اور باقی ڈیجیٹل پے منٹ کی شکل میں ہو، ایسے نظام کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے فروغ کے لئے ڈیجیٹل پے منٹ کرنے والوں کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل طریقے سے ادائیگی قبول کرنے کے انتظامات کرنے والوں کو بھی ترغیبات دی جا رہی ہیں۔

کم نقدی والی معیشت میں سائبر کرائم اہم تشویشات میں سے ایک ہے۔ گرچہ ڈیجیٹل طریقہ نقد اٹھانے پھرنے کے خطرے کو کم کرتا ہے لیکن اس میں سائبر سیکورٹی کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ سائبر کرائم سے نمٹنے کے ٹھوس اقدامات بھی ہیں۔ یہ ایسی ٹکنالوجی نہیں ہے جو ناکام ثابت ہو لیکن استعمال کرنے والے کی لاپروائی کے نتیجے میں سائبر سیکورٹی کے خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سائبر سیکورٹی کے اعلیٰ معیارات کو یقینی بنانے اور خطرات کو کم سے کم کرنے کے پیش نظر درکار احتیاطی اقدامات سے لوگوں کو واقف کرانے کے لئے سخت پالیسیوں کو اشد ضرورت ہے۔

مختلف ممالک نے معیشت کے ڈیجیٹائزیشن کی شروعات کی ہے جس میں چند ممالک کو زبردست کامیابی ملی ہے جب کہ کچھ ملکوں کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی ہے۔ اب تک سویڈن میں سب سے کامیاب کوششیں کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں ہندوستان میں یہ کوشش کتنی کامیاب ہوگی، اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ ہندوستان کی وسیع ناخواندہ اور نیم ناخواندہ آبادی بالخصوص دیہی علاقوں میں عام بیداری کس قدر کی جاتی ہے جو انٹرنیٹ سے نابلد یا کم واقف ہیں۔ سائبر سیکورٹی سے متعلق امور سے نمٹنے اور لوگوں کو خواندہ بنانے کے لئے بڑے پیمانے پر عام بیداری مہم سے متعلق حکومت کی موثر پالیسیوں کے ساتھ ڈیجیٹل معیشت کے شعبے میں ہندوستان کے اہم مقام کی امید کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

ارون جیٹلی

نوٹوں کی منسوخی: گزشتہ دو ماہ کا تجزیہ

پریشانی اور زحمت کا دور اب ختم ہوگیا۔ اقتصادی سرگرمیاں بحال ہوگئی ہیں۔ بینکوں کے پاس اب اپنے کھاتہ داروں کو دینے کے لئے وافر مقدار میں رقم ہے۔ یہ رقم بینکوں کے پاس کم لاگت کے زمرے میں ہے۔ اس سے سود کی شرح میں کمی واقع ہوگی۔ یہ دونوں ہی صورتحال سامنے آچکی ہیں۔ اب لاکھوں کروڑوں روپے بینکنگ نظام کا حصہ بن چکے ہیں جب کہ اس سے قبل یہ خطیر رقم مارکیٹ میں گمشدہ کرنسی کے طور پر چل رہی تھی۔

وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا کہ بڑی قدروالی کرنسی کی سکہ رائج الوقت کی قانونی حیثیت ختم کی جارہی ہے۔ اس فیصلے کو کئے ہوئے دو مہینے سے زیادہ کا وقت گزر گیا۔ اس کے نتیجے میں ان بڑی قدر والے نوٹوں کو منسوخ کردیا گیا۔ جب کسی ملک کی گھریلو مجموعی پیداوار کے 12.2 فی صد کے مساوی ملک کی کرنسی کی 86 فی صد مارکیٹ سے ہٹالی جائے اوراس کی جگہ پرنئ کرنسی شامل کی جائے تو لازمی طور پر اس طرح کے فیصلے کے اہم نتائج سامنے آئیں گے۔ اب جب کہ ملک میں نئ کرنسی وافر مقدار میں آگئی ہے، ایسے وقت میں اس فیصلے کے پیچھے محرکات اوراس کے اثرات کا تجزیہ مفید ثابت ہوگا۔

کالے دھن کے خلاف اقدامات

موجودہ حکومت نے پہلے ہی دن سے متوازی معیشت اور کالے دھن کے خلاف فیصلہ کن کارروائی سے متعلق اپنے موقف کی وضاحت کردی تھی۔ حکومت کا سب سے پہلا فیصلہ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق اسپیشل انوسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) کی تشکیل دینا تھا۔ وزیراعظم نے برسبین میں منعقدہ جی 20 کے اجلاس میں تجویز پیش کی تھی کہ منافع کی منتقلی اوراساس کے خاتمے سے متعلق اطلاعات کے تبادلے کے لئے عالمی تعاون کو وسیع ترکیا جائے۔ اس ضمن میں امریکہ کے ساتھ تعلقات مستحکم کئے گئے۔ حکومت نے سوئٹزرلینڈ کے ساتھ معاہدہ مکمل کیا جس کا اطلاق سال 2019 سے ہوگا۔ اس کے تحت سوئٹزرلینڈ میں ہندوستانی شہریوں کی املاک اور

جائیداد اور اس طرح ہندوستان میں سوئٹزرلینڈ کے شہریوں کی املاک وجائیداد کی تفصیلات ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ کیا جائے گا۔ سال 1996 سے ماریشش کے ساتھ دوہرے ٹیکس سے اجتناب کے معاہدے پر بات چیت کا سلسلہ جاری تھا۔ اس وقفے کے دوران معاہدے کی افادیت پر بات چیت کا عمل جاری رہا۔ اسی طرح قبرص اور سنگاپور کے ساتھ معاہدوں پر ازسرنو بات چیت ہوئی۔ بیرون ملک غیر قانونی اثاثوں کے ساتھ نمٹنے والے کالے دھن کے قانون کے تحت 60 فی صد ٹیکس اور دس سال کی قید کی گنجائش رکھی گئی۔

انکم ٹیکس ڈکلیریشن اسکیم (آئی ڈی ایس) 2016 پینتالیس فی صد ٹیکس کے ساتھ سب سے کامیاب رہی۔ دولاکھ روپے یااس سے زیادہ کے لین دین کے لئے پین کارڈ کی لازمیت نے کالے دھن کے ذریعے اخراجات میں رخنہ ڈال دیا۔ گرچہ بے نامی قانون 1988 میں وضع کیا گیا تھا لیکن اس کا کبھی نفاذ نہ ہوسکا۔ اس قانون میں ترمیم کی گئی اوراس کو عمل میں لایا گیا۔ اس سال سے نافذ العمل ہونے والے جی ایس ٹی بہتر بلاواسطہ ٹیکس انتظامیہ فراہم کرے گا اور ٹیکس چوری کی روک تھام میں ایک زیادہ

مضمون نگار مرکزی وزیر مالیات ہیں۔

موثر قانون ثابت ہوگا۔ بڑی قدر کے نوٹوں کی منسوخی اس سمت میں ایک بڑا اقدم ہے۔

نئی روایت

سال 16-2015 میں ملک میں 125 کروڑ سے زیادہ کی مجموعی آبادی میں سے 3.7 کروڑ لوگوں نے انکم ٹیکس ریٹرن داخل کیں۔ ان میں سے 99 لاکھ افراد نے اعلان کیا کہ ان کی سالانہ آمدنی 2.5 لاکھ روپے سے کم ہے اور انہوں نے کوئی ٹیکس نہیں دیا۔ 1.95 کروڑ لوگوں نے اپنی آمدنی 5 لاکھ روپے سے کم بتائی۔ 52 لاکھ لوگوں نے اپنی آمدنی 5 تا 10 لاکھ کے درمیان بتائی اور صرف 24 لاکھ افراد نے اپنی آمدنی 10 لاکھ روپے سے زیادہ بتائی۔ اس سے بہتر کوئی اور ثبوت نہیں ہوسکتا کہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کے معاملے میں ہندوستان ٹیکس قوانین پر عمل درآمد نہ کرنے والے سماج سے مسلسل نبرد آزما ہے۔

ملک میں ٹیکس قوانین پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے غریبی کے خاتمے، قومی سلامتی اور اقتصادی ترقی کے لئے درکار افراط زر کے ساتھ سمجھوتہ کرنا پڑتا ہے۔ گزشتہ سات دہائیوں سے لین دین کے معاملات میں جزوی طور پر نقد ادائیگی اور چیک کے ذریعے جزوی ادائیگی کی ہندوستانی روایت رہی ہے۔ کاروبار کی زبان میں اسے کچا اور پکا کھاتہ کہا جاتا ہے۔ ٹیکس چوری کو نہ تو غیر مہذب اور نہ ہی غیر اخلاقی تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ صرف ایک طرز حیات ہے۔ وزیراعظم کے فیصلے کا مقصد ایک نئی روایت قائم کرنا ہے۔ یہ ہندوستان اور ہندوستانی شہریوں کے مصارف کے عمل کو تبدیل کرنے کی کوشش ہے۔ بلاشبہ یہ ہنگامہ خیز ہے۔ تمام اصلاحات ہنگامہ خیز ہیں۔ یہ رجعت پسندی کی موجودہ صورت حال میں بڑے پیمانے پر تبدیلی لائیں گی۔ ملک میں بڑی قدر کے نوٹوں کی منسوخی ایمانداروں کے لئے رحمت اور بے ایمان لوگوں کے لئے زحمت ہے۔

نقدی کے مضر نتائج

کاغذی کرنسی ایک بلاسودی نامعلوم مچلکہ ہے۔ اس کا کوئی نام نہیں اور نہ ہی کوئی تاریخ اس سے وابستہ ہے۔ حالاں کہ جرائم نقدی کے سبب یا بغیر نقدی کے سرزد ہوتے ہیں لیکن متوازی معیشت میں بڑی نقدی کو پسند کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ٹیکس ادائیگی کے معاملات میں عمل درآمد نہ کرنے کے رجحان جنم لیتے ہیں جو غریب اور محروم افراد کے مقابلے میں ٹیکس چوری کرنے والے افراد کے حق میں زیادہ ہوتے ہیں۔ حوالہ کے راستے بڑی مقدار میں نقدی روپوش ٹھکانوں پر پہنچ جاتی ہے۔ نقدی ناقابل نشاندہی ادائیگیوں میں معاون ہوتی ہے۔ نقدی وہ وسیلہ ہے جسے رشوت ستانی، بدعنوانی، جعلی کرنسی اور دہشت گردانہ سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے ٹکنالوجی کی مدد سے نقدی کے بہت زیادہ استعمال کے مقابلے بینکنگ اور ڈیجیٹل لین دین کی جانب تیزی سے اور مسلسل گامزن ہیں۔ کاغذی کرنسی متعدد برائیوں کی راہ ہموار کرتی ہے۔ جب حکومتیں ٹیکس چوروں سے زیادہ سے زیادہ انکم ٹیکس وصول کرنے کی اہل ہوتی ہیں تو ان کے پاس دیگر افراد سے ٹیکس کی کم شرح وصول کرنے کی سہولت ہوتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ نقدی کے چلن میں کمی سے جرائم اور دہشت گردی پر کاری ضرب لگے گی۔ اعداد وشمار سے ثابت ہوتا ہے کہ نقدی کا بڑے پیمانے پر چلن از خود ختم نہیں ہوتا بلکہ حکومتوں کا کاغذی کرنسی کی تعداد میں تخفیف کرکے ٹھوس اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔

وسیع النظر فیصلہ

بڑی قدر کے کرنسی کے نوٹوں کی منسوخی اور ان کی جگہ دیگر بڑی قدر کے کرنسی نوٹ لانے کے وزیراعظم کے فیصلے کے لئے جرات اور ہمت دونوں ہی درکار ہیں۔ نوٹوں کی منسوخی کے وقفے کے دوران اقتصادی سرگرمیوں میں تعطل سے معیشت پر عارضی اثرات مرتب ہوئے۔ اس فیصلے میں رازداری، مناسب مقدار میں کرنسی نوٹوں کی چھپائی، بینکوں، ڈاک خانوں، بینکنگ متر اور اے ٹی ایم کے توسط سے نوٹوں کی تقسیم کا بہت بڑا دخل رہا۔

یہ حقیقت ہے کہ اس دوران بڑے پیمانے پر بینکوں میں جمع کی گئی بڑی قدر کی کرنسی کو کسی طور پر جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بینکوں میں جمع کئے جانے سے کالے دھن کا رنگ تبدیل نہیں ہوگا بلکہ اس کے برعکس اس کالے دھن کی گمنامی ختم ہوجائے گی اور اس کے مالک کی آسانی کے ساتھ نشاندہی ہوجائے گی۔ اس لئے ریوینو ڈپارٹمنٹ اس رقم پر ٹیکس وصول کرنے کا مجاز ہوگا۔ کسی بھی معاملے میں انکم ٹیکس قانون میں ترمیم میں اس بات کی گنجائش ہے کہ مذکورہ رقم چاہے، وہ رضاکارانہ طور پر ڈکلیر کی گئی ہے یا پھر غیر رضاکارانہ طور پر نظر میں آئی ہو، اس پر بڑی شرح سے ٹیکس اور جرمانہ ہوگا۔

آج کی صورت حال

پریشانی اور زحمت کا دور اب ختم ہوگیا۔ اقتصادی سرگرمیاں بحال ہوگئی ہیں۔ بینکوں کے پاس اب اپنے کھاتہ داروں کو دینے کے لئے وافر مقدار میں رقم ہے۔ یہ رقم بینکوں کے پاس کم لاگت کے زمرے میں ہے۔ اس سے سود کی شرح میں کمی واقع ہوگی۔ یہ دونوں ہی صورتحال سامنے آچکی ہیں۔ اب لاکھوں کروڑوں روپے بینکنگ نظام کا حصہ بن چکے ہیں جب کہ اس سے قبل یہ خطیر رقم مارکیٹ میں گمشدہ کرنسی کے طور پر چل رہی تھی۔ اس سے نہ صرف رقم پر گمشدگی کی لگی مہر ختم ہوگئی بلکہ اس رقم کے مالکان اس رقم پر ٹیکس کی ادائیگی کے بعد اس رقم کو زیادہ موثر استعمال کا حق حاصل کرسکیں گے۔ بینکنگ لین دین کے حجم اور اس کے نتیجے میں معیشت میں وسعت ہوگی۔ وسط مدتی اور طورل مدتی بنیاد پر گھریلو مجموعی پیداوار زیادہ بڑی اور زیادہ شفاف ہوگی۔ بینکوں میں جمع کی گئی رقم سے راست اور بلاواسطہ ٹیکسوں کی گنجائش بڑھے گی۔ اس سے مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں کو فائدہ ہوگا۔ معیشت میں نقد اور ڈیجیٹل لین دین دونوں سے کام کیا جائے گا۔

☆☆☆

پرواکر ساہو/ اموگ اروڑا

نقد معیشت سے کم نقدی معیشت کی جانب

8 نومبر 2016 کو حکومت نے 500 روپے اور 1000 روپے کے کرنسی نوٹوں پر پابندی لگانے کا اعلان کیا۔ یہ دونوں نوٹ بازار میں چلنے والے مجموعی بینک نوٹوں کا 85 فیصد سے زیادہ تھے۔ کرنسی نوٹوں پر پابندی' جسے نوٹ بندی بھی کہا جارہا ہے' لگانے سے نقدی کی زبردست قلت پیدا ہوگئی اور حکومت کو الیکٹرانک ادائیگی اور منتقلی کے لئے زور دینا پڑا۔ گوکہ نوٹ بندی کا اصل مقصد دہشت گردی کو مالی مدد پر روک لگانا اور کالے دھن کو ختم کرنا ہے تاہم اس اقدام کے نتیجے میں کیش لیس اکنامی ایک بڑی ضرورت کے طور پر ابھر کر سامنے آئی۔ حقیقت میں وزیر اعظم نریندر مودی نے 27 نومبر 2016 کو قوم کے نام 'من کی بات' خطاب میں اعلان کیا کہ 'ہمارا خواب ایک کیش لیس سماج بنانے کا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ صد فیصد کیش لیس سماج کبھی ممکن نہیں ہے لیکن ہم ایک کم نقدی سماج سے یہ شروع کرسکتے ہیں اور اس کے بعد کیش لیس سماج کی منزل زیادہ دور نہیں ہوگی۔'

گوکہ نوٹ بندی کا بیانیہ بدل چکا ہے اور حکومت کیش لیس اکنامی کی بیج ڈال رہی ہے۔ پہلی مرتبہ 2014 میں حکومت نے جن دھن یوجنا کا آغاز کیا اور 20 اپریل 2016 تک اس میں تقریباً 220 ملین کھاتے کھل چکے تھے۔ فروری 2016 میں حکومت ہند نے کارڈ اور ڈیجیٹل طریقوں سے ادائیگی کو فروغ دینے کے لئے گائیڈ لائنس کو منظوری دی۔ نقدی لے جانے کے غیر رسمی نظام سے رسمی مالیاتی ادائیگی کی طرف زبردست تبدیلی سے ہندوستان میں ادائیگیوں اور سیٹلمنٹ سسٹم کو کافی تقویت ملے گی۔ معیشت سے کالے دھن اور بدعنوانی کو کم کرنے کا ایک بہتر طریقہ یہ ہے کہ نقدی پر بہت زیادہ انحصار کے بجائے الیکٹرانک ٹرانسفر کو فروغ دیا جائے' جس کے لئے ہر ایک کی بینکنگ اور اس کی سہولیات تک رسائی ضروری ہے۔

کوئی بھی کیش لیس اکنامی نقدی کے بجائے کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈوں' الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر یا آن لائن شاپنگ پر چلتی ہے۔ کیش لیس اکنامی کا آئیڈیا دراصل نقدی رقم سے ڈیجیٹل رقم کی جانب ایک انقلابی قدم ہے۔ اسے بالعموم کالے دھن پر روک لگانے اور نقد رقم کے بہاؤ کو زیادہ شفاف بنانے کے لئے نافذ کیا جاتا ہے۔ تمام لین دین کارڈ یا ڈیجیٹل ذرائع سے کئے جاتے ہیں۔ خواہ کسی کو بل ادا کرنا ہو' پھل خریدنے ہوں' بس کی سواری کرنی ہو یا ٹیکسی کا سفر۔ جیب میں رکھے جانے والے روایتی بٹوؤں کی طرح ای بٹوے (e-wallets) میں نقدی نوٹ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ مذکورہ شخص کے بینک کھاتے سے جڑے ہوتے ہیں اور ادائیگیوں کو براہ راست اس سے منہا کرلیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ بینکنگ یا حال ہی میں لانچ کی گئی یونیفائیڈ پیمنٹ انٹرفیس (یو پی آئی) کیش لیس کی سمت ٹکنالوجی کے استعمال کی مثالیں ہیں تاہم ای بٹوا سب سے زیادہ مقبول ہے اور استعمال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت بعض ماہرین کا تو یہ خیال ہے کہ مستقبل قریب میں کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ بھی از کار رفتہ ہوجائیں گے اور تمام ادائیگیاں صرف ایک اسمارٹ فون کے ذریعہ کی جاسکیں گی او رصرف ایک موبائل فون کو ڈاے ٹی ایم سے نقدی نکالنے کے لئے کافی ہوگا اور کسی کارڈ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

کیش لیس اکنامی کے فوائد

ہندوستانی معیشت دنیا کی تیز ترین ترقی کرنے والی معیشتوں میں سے ایک ہے لیکن اسے کالے دھن' بدعنوانی' دہشت گردی' غیر قانونی دولت جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ بدعنوانی اور کالے دھن کی گرفت کو توڑنے کے لئے کئی طریقے اپنائے جاتے رہے ہیں مثلاً آڈیٹنگ اور انفورسمنٹ ایجنسیاں لیکن ایک کیش لیس اکنامی کا آئیڈیا زیادہ موزوں ہے کیوں کہ اس سے بیشتر لین دین کو رسمی نظام میں لایا جاسکے گا اور ان پر آسانی سے نگاہ

انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک گروتھ (آئی ای جی) دہلی میں پروفیسر ہیں۔ pravakarfirst@gmail.com
ریسرچ انٹرنیٹ، انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک گروتھ (آئی ای جی) amogh.arora04@yahoo.com

رکھی جا سکتی ہے۔ ہندوستان میں غیر نقدی نظام کا استعمال کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ صرف دس تا پندرہ فیصد افراد ہوں گے جنہوں نے غیر نقدی ادائیگی کا نظام استعمال کیا ہوگا جب کہ برازیل اور چین جیسے ملکوں میں ایسے لوگوں کی تعداد چالیس فیصد ہے۔ اس کے علاوہ 2014 کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں جی ڈی پی کے مقابلے میں کرنسی نوٹوں کے چلن کا تناسب 11.1 فی صد ہے جو روس، میکسیکو اور برازیل جیسی ابھرتی ہوئی دیگر معیشتوں کے مقابلے کافی زیادہ ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان میں غیر نقدی استعمال کے مارکیٹ کو مستحکم کرنے کے لئے وسیع امکانات موجود ہیں۔ اگر غیر نقدی استعمال کرنے والے افراد کے لئے طریقہ کار کو سہل، معتبر، محفوظ اور قابل برداشت بنا دیا جائے تو قرضوں اور انشورنس جیسے دیگر مالیاتی خدمات پر بھی اس کا زبردست اثر پڑے گا۔ لیکن اصل چیلنج یہی ہے کہ بینکوں کے ڈیجیٹل انفرااسٹرکچر کو کیسے مضبوط اور لین دین کو کس طرح محفوظ بنایا جائے۔

ایک کیش لیس سماج سے حکومت اور عوام کو کئی طرح کے فائدے ہوتے ہیں:

☆**ادائیگی میں سہولت** : لین دین جتنی آسانی سے ہوتی ہے اس سے بلاشبہ کیش لیس کو کافی فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ کیش لیس معیشت سے ہر شخص کو (جس میں کم آمدنی گروپ بھی شامل ہے) بے شمار فائدے ہوتے ہیں۔ اس سے نقدی رقم سے تجارت یا لین دین کے مقابلے میں لین دین پر آنے والی لاگت بھی کم ہو جاتی ہے۔

☆ **کم جوکھم**: خاطر خواہ سائبر سیکورٹی کی وجہ سے آن لائن ادائیگیاں نسبتاً کم جوکھم والی ہیں جب کہ نقدی نوٹ ساتھ رکھنے میں اس کے تحفظ کا معاملہ ہر وقت بنا رہتا ہے۔

☆**نوٹ کی چھپائی پر آنے والی لاگت میں کمی**: نئے کرنسی نوٹوں کی چھپائی اور خراب اور کٹے پھٹے نوٹوں کو بدلنے پر کافی لاگت آتی ہے۔ 2015 میں کرنسی نوٹوں کی چھپائی پر ریزرو بینک آف انڈیا کو 27 ارب روپے خرچ کرنے پڑے۔ اگر معیشت کیش لیس اکنامی کی طرف بڑھتی ہے تو اس لاگت کو کم کیا جا سکتا ہے۔

☆ **جرائم کی شرح میں کمی** : بہت سی سماج دشمن سرگرمیاں اور غیر قانونی کاروبار مثلاً منشیات کی اسمگلنگ، عصمت فروشی، دہشت گردی کی مالی اعانت اور منی لانڈرنگ صرف نقدی میں ہوتے ہیں۔ کیش لیس معیشت سے اس طرح کی سرگرمیاں انجام دینا مشکل ہو جائے گا۔

☆**بینکنگ سیکٹر کے لئے بہتر**: ڈیجیٹل اکنامی سے بینکنگ سیکٹر کو مدد ملے گی۔ جب لوگ ڈیجیٹل ادائیگی اور منتقلی کے عادی ہو جائیں گے تو نقدی کی مانگ اور ذخیرہ اندوزی کم ہو جائے گی۔ اس سے بینکنگ نظام میں زیادہ نقدی رہے گی اور زیادہ بچت ہوگی۔

☆**شفافیت اور مانیٹرنگ** : کیش لیس لین دین پر حکومت آسانی سے نگاہ رکھ سکتی ہے۔ اس لئے ٹیکس چوری مشکل ہو جائے گی اور حکومت کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

گذشتہ دو ماہ کے دوران ہندوستان میں لین دین کو ڈیجیٹل بنانے کے اقدامات اور چھوٹے دکانوں سے لے کر خوانچہ فروشوں تک سوائپ مشینوں کی تنصیب میں اضافہ ہوا ہے۔ ای ٹرانزکشن میں زبردست اچھال آیا ہے، ادائیگیاں تیزی سے ہونے لگی ہیں، جو معیشت کے لئے اچھی خبر ہے۔ موبائل ویلٹ میں کافی اضافہ ہوا ہے اور بہت ممکن ہے کہ بڑی تعداد میں ہندوستانی نقدی کے بجائے موبائل ویلٹ استعمال کرنے لگیں۔ موبی کوئک نامی کمپنی کا دعویٰ ہے کہ وہ 2017 تک دس بلین ڈالر کی ادائیگی کا نشانہ آسانی سے حاصل کر لے گی اور جلد ہی ایک ملین سے زیادہ کاروباری اس کی سروس کو قبول کرنے لگیں گے۔

کیش لیس اکنامی یا الیکٹرانک لین دین کی سمت قدم بڑھانے سے کالے دھن اور ٹیکس چوری روکنے اور شفافیت کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔ نقدی رقم رکھنے کا خطرہ کم ہو جائے گا نیز زیادہ منصوبہ بند کریڈٹ تک رسائی ہو سکے گی اور مالیاتی حصہ داری میں اضافہ ہوگا۔ چونکہ شفافیت اور آمدنی کے بہاؤ میں اضافہ کا امکان ہے اس لئے ترقیاتی سرگرمیوں پر حکومت زیادہ خرچ کر سکے گی۔

تاہم ہندوستان جیسے ترقی پذیر معیشت والے ملک میں کیش لیس اکنامی کی سمت بڑھنے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ غریب افراد کے لئے کیش لیس لین دین عملی نہیں ہے۔ نوٹ بندی سے خاص طور پر غیر رسمی سماج اور بینک سے تعلق نہیں رکھنے والی کمیونٹی پر اثر پڑا ہے۔ سماج کے اس طبقے کو کیش لیس سماج کی طرف لانے میں کافی وقت لگے گا۔ ابتدا میں لین دین کے اس طریقہ کار کو استعمال کرنے میں مشکل پیش آ سکتی ہے اور یہ یقینی بنانا ضروری ہوگا کہ ملک پہلا قدم ایک شفاف معیشت کی طرف بڑھائے۔ نقدی کا خاتمہ محض ایک خیال سوچ دکھائی دے سکتا ہے لیکن نقدی کو یقینی طور پر ختم ہونا ہے۔

کیش لیس سماج کو فروغ دینے کے لئے حکومتی اقدامات

نوٹ بندی کے فوراً بعد حکومت نے لوگوں کو ڈیجیٹل ادائیگی کے طریقہ کی طرف راغب کرنے کیلئے کئی اقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کو کسی بینک یا اے ٹی ایم کے باہر لمبی لمبی قطاروں میں کھڑا نہ رہنا پڑے۔

☆ **صارفین کے لئے لکی گراہک یوجنا اور تاجروں کے لئے ڈیجی دھن ویاپار یوجنا**: ڈیجیٹل ادائیگی کو فروغ دینے کے مقصد سے حکومت نے 25 دسمبر 2016 کو صارفین کے لئے لکی گراہک یوجنا اور تاجروں کے لئے ڈیجی دھن ویاپار یوجنا کے نام سے ڈیجیٹل لاٹری اسکیموں کا اعلان کیا۔ ان مراعاتی اسکیموں سے ڈیجیٹل انڈیا تحریک کو بلاشبہ تقویت ملے گی۔ صرف روپے کارڈ، ان اسٹرکچرڈ سپلیمنٹری سروس ڈاٹا (یو ایس ایس ڈی)، یو پی آئی اور آدھار پر مبنی ادائیگی سسٹم سے ہی ان اسکیموں میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔

☆**وتیہ ساکشرتا ابھیان**: لوگوں کو ڈیجیٹل معیشت اور لین دین کے لئے کیش لیس طریقہ کار اپنانے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے وتیہ ساکشرتا

ابھیان شروع کیا گیا ہے۔اس مہم کا اصل مقصد لوگوں میں بیداری پیدا کرنا اور انہیں ڈیجیٹل طریقہ کار کے لئے راغب کرنا ہے۔ انسانی وسائل کے فروغ کی وزارت نے عوام سے فنڈ ٹرانسفر کے لئے ڈیجیٹل کیش لیس اکنامی سسٹم کا استعمال کرنے کی اپیل کی ہے۔اس نے اعلی تعلیم کے پرائیوٹ اور سرکاری اداروں سے کہا ہے کہ وہ نہ تو نقدی میں کچھ ادا کریں اور نہ ہی وصول کریں اور ایک کیش لیس کیمپس (دکانیں' کینٹین اور خدمات)ڈیولپ کریں۔اس اپیل سے بہت سارے تعلیمی اداروں کے طلبہ' اساتذہ اور اسٹاف کو کیش لیس معیشت کے چیلنج میں اپنا حصہ ادا کرنے کا حوصلہ ملا ہے۔اس کے علاوہ وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے ذریعہ شروع کئے گئے ویب پیج پر بہت سے لوگوں نے اندراج کرائے ہیں اور لوگوں کی طرف سے موصول ہونے والے مشورے اور رائے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں کافی جوش وخروش ہے۔

☆ **بھیم (بھارت انٹرفیس فار منی)**: آن لائن لین دین کو سہل بنانے کے لئے 30 دسمبر 2016 کو وزیر اعظم نے ایک نیا ای بٹوا ایپ بھیم لانچ کیا۔آدھار پر مبنی اس موبائل پیمنٹ ایپلی کیشن سے لوگ اپنے بینک کھاتوں سے براہ راست ڈیجیٹل ادائیگی کرسکیں گے۔اس کے لئے استعمال کرنے والے فرد کا فون نمبر بینک کھاتے سے جوڑ دیا جائے گا اور صرف ایک بٹن دباتے ہی رقم کو منتقل کیا جاسکے گا۔گوکہ اس ایپ کو یو پی آئی والے بینک کھاتوں سے مربوط کردیا جائے گا لیکن بھیم میں صرف ایک ہی یو پی آئی اکاؤنٹ شامل کیا جاسکے گا۔اگر کسی کے دو بینکوں میں کھاتے ہیں تو اسے دونوں بینک کھاتوں سے یو پی آئی لین دین کے لئے ایک اکاونٹ سے دوسرے اکاونٹ میں جانا پڑے گا۔

☆ **روپے**: روپے (RuPay) کریڈٹ کارڈ یا ڈیبٹ کارڈ کی ہندوستانی شکل ہے اور یہ ویزا یا ماسٹر کارڈ جیسے بین الاقوامی کارڈوں کی طرح ہے۔نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا نے جن دھن اسکیم کے تحت روپے کارڈ جاری کئے ہیں۔ بینک ہر کھاتہ دار کو ایک لاکھ روپے کے ایکسیڈنٹ انشورنس کے ساتھ روپے کارڈ دیتا ہے۔روپے تین چینلوں (اے ٹی ایم' پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) اور آن لائن سیلس) پر کام کرتا ہے اور یہ دنیا میں اس طرح کی ادائیگی کا ساتواں ذریعہ ہے۔ چونکہ کروڑوں لوگوں کے پاس روپے ڈیبٹ کارڈ ہے'اس طرح یہ کم آمدنی والے اس بہت بڑے گروپ کو بھی کیش لیس اکنامی میں لانے کی کوشش ہے۔تاہم روپے کی بنیادی توجہ مالیاتی شمولیت پر ہے اور اسے عالمی معیار کا فائنانشیل پروڈکٹ بننے کے لئے کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ کی تمام پالیسیوں اور معیارات پر پورا اترنا پڑے گا۔

☆ **آدھار پیمنٹ ایپ**: 25 دسمبر 2016 کو حکومت نے آدھار پے منٹ ایپ لانچ کیا۔ یہ کسی شخص کے آدھار کارڈ کو اس کے بینک کھاتے سے جوڑ دیتا ہے۔اس ایپلی کیشن کو ایک بایومیٹرک ریڈر سے جوڑ دیا جائے گا اور کسٹمر اپنا منفرد آدھار نمبر داخل کرکے لین دین کے لئے کسی بینک کو منتخب کرسکتا ہے۔اس ایپ کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ کوئی شخص فون کے بغیر بھی ا س سے ادائیگی کرسکتا ہے۔

بین الاقوامی تجربہ: سویڈن کی نظیر

سویڈن دنیا میں چوٹی کی پانچ کیش لیس معیشتوں میں سے ایک ہے۔اس نے ڈیجیٹل انفرااسٹرکچر کے ذریعہ موبائل یا پلاسٹک ادائیگیوں کو استعمال کرتے ہوئے لین دین کا ایک موثر نظام اپنایا ہے۔سویڈن وہ پہلا ملک ہے جس نے 2020 تک صد فیصد کیش لیس ہوجانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔اس مقصد کے لئے اور ایک کیش لیس سماج بننے کے لئے بینکوں' بسوں' خوانچہ فروشوں حتی کہ گرجا گھروں میں بھی پلاسٹک یا ورچول پے منٹ استعمال کیا جاسکے گا۔سویڈن کی مرکزی بینک (رسک بینک) کے مطابق 2016 میں سویڈن میں نقدی میں لین دین کی شرح صرف دو فیصد تھی جو 2020 تک کم ہوکر صرف 0.5 فیصد رہ جانے کی امید ہے۔سویڈن کے 1600 بینک شاخوں میں سے 900 میں کوئی نقدی رقم نہیں رکھی جاتی اور نہ ہی جمع لی جاتی ہے اور بہت سے بالخصوص دیہی علاقوں میں بھی اب اے ٹی ایم نہیں رہ گئے ہیں۔سویڈش کرون جو 2009 میں 106 بلین کے قریب چلن میں تھی وہ 2016 میں کم ہوکر صرف 80 بلین رہ گئی۔

جب ہم نقدی سے کیش لیس سماج کی بات کرتے ہیں تو ٹکنالوجی اس میں اہم رول ادا کرتا ہے۔سویڈن میں سوئش Swish (چھ سویڈش بینکوں اور متعدد بڑے سویڈش اور ڈینش بینکوں کی مشترکہ ملکیت والا موبائل ایپ) کا بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔اس ایپ کے ذریعہ کوئی شخص اپنے بینک کھاتے سے کسی بھی خدمت کے لئے فوری ادائیگی کرسکتا ہے خواہ ریسٹورنٹ میں کھانے کا بل ادا کرنا ہو یا ٹیکسی کا کرایہ۔سوئش استعمال کرنے والوں کی تعداد میں ہر ماہ ایک لاکھ بیس ہزار افراد کا اضافہ ہورہا ہے۔دسمبر 2014 میں سوئش ایپ استعمال کرکے 1.69 بلین کرونز منتقل کئے گئے۔امید ہے کہ 2017 تک اس کے استعمال کرنے والوں کی تعداد تین ملین ہوجائے گی۔

لیکن استعمال کرنے والوں کی سطح اور اہم پہلوؤں کے لحاظ سے سویڈن اور ہندوستان میں کافی فرق ہے۔ 31 دسمبر 2015 تک سویڈن کی آبادی صرف 9.85 ملین تھی اور خواندگی کی شرح 100 فیصد ہے۔ہندوستان کی آبادی 1260 ملین ہے اور خواندگی کی شرح صرف 75 فیصد۔سویڈن کی جتنی مجموعی آبادی ہے اس کا کوئی تیس گنا ہندوستان میں ناخواندہ لوگ رہتے ہیں۔سویڈن میں فی کس آمدنی 435 فیصد ہے جب کہ ہندوستان میں صرف 14 فیصد۔ ہندوستان میں 68 فیصد آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے جب کہ سویڈن کی 85.5 فیصد آبادی شہری علاقوں میں رہتی ہے۔اس لئے اپنے آپ کو سویڈن کے مقابلے میں رکھ کر سوچنا ہندوستان کے لئے مشکل ہے۔گوکہ ہندوستان نے بھیم نام سے ایپ جاری کردیا ہے لیکن ابھی اس کا بڑے پیمانے پر استعمال شروع نہیں ہوا ہے' دوسری بات یہ کہ ہندوستان کی بڑی آبادی

ٹکنالوجی سے قریب نہیں ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا اور دیگر کمرشیل بینکوں کو کوئی ایسا اختراعی آئیڈیا پیش کرنا ہوگا جس سے کیش لیس لین دین کو محفوظ اور آسانی سے انجام دیا جاسکے۔

ہندوستان میں تمام طبقات میں ریئل ٹائم گراس سیٹلمنٹ سسٹم (آر ٹی جی ایس) اور نیشنل الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر (این ای ایف ٹی) کا استعمال کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ 2013 سے 2016 کے درمیان اس میں کوئی تین گنا اضافہ ہوا ہے اور موبائل بینکنگ کے ذریعہ لین دین کا حجم سات گنا بڑھا ہے۔ اے ٹی ایم اور پی او ایس کارڈ کے ذریعہ لین دین میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور پی او ایس ڈیبٹ کارڈ کا استعمال بھی بڑھا ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ بینک لین دین کو تیز رفتار بنانے کے لئے بغیر نقدی ادائیگی کو بڑے پیمانے پر اپنا رہے ہیں تا کہ نہ صرف لین دین کی رفتار تیز ہو بلکہ سرکاری بہبودی اسکیموں (ایل پی جی صارفین کو سبسڈی، منریگا کی ادائیگی) کی وجہ سے ان پر پڑنے والے بوجھ سے نمٹنا آسان ہوسکے۔ بہر حال ابھی ہندوستان میں الیکٹرانک طریقہ سے پانچ فیصد سے بھی کم ادائیگی ہوتی ہے اور یہاں کی معیشت نقدی پر ہی چل رہی ہے۔

کیش لیس معیشت کے لئے مستقبل کے چیلنج

نوٹ بندی نے پوری معیشت کو کم نقدی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی ہے تاہم حکومت اور عوام کے سامنے کئی طرح کے چیلنجز ہیں۔ اس بات سے ہر کوئی متفق ہے کہ ڈیجیٹل کی طرف جانے کی ضرورت ہے لیکن کیا مناسب انفرااسٹرکچر کے بغیر اس مقصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے؟ دیہی علاقوں میں سرکاری بینکوں اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا گروپ کے صرف 20.8 فیصد اے ٹی ایم ہیں جب کہ پرائیویٹ سیکٹر بینکوں کے 8.5 فی صد اے ٹی ایم ہیں۔ دیہی علاقوں میں اے ٹی ایم تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔ ای ویلٹ اور موبائل ادائیگیوں کے لئے اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ کنکشن کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہندوستان کی آبادی کی ایک چوتھائی سے بھی کم کے پاس اسمارٹ فون ہے اور تیز رفتار اور بھروسہ مند انٹرنیٹ کنکشن مہنگا اور تلاش کرنا مشکل ہے، سرکاری وائی فائی کے ہاٹ اسپاٹ اور موبائل فون بیٹری چارجنگ اسٹیشن بہت کم اور کافی دوری پر واقع ہیں جب کہ سائبر سیکورٹی کے تعلق سے تشویش کا ازالہ ہونا باقی ہے۔ کوئی شخص یہ کیسے یقین کرسکتا ہے کہ کسی چھوٹے دکان پر یا خوانچہ فروش کے پاس اس کا کارڈ سوائپ کرانا محفوظ رہے گا اور اس کی تفصیلات راز میں رہیں گی؟ اگر کسی کارڈ کا کلون تیار کرلیا جاتا ہے اور اپنی سخت محنت سے کمائی رقم کو دوبارہ حاصل کرنے میں اس شخص کو برسوں لگ جائیں گے۔ اکتوبر 2016 میں 30 لاکھ سے زائد ڈیبٹ کارڈوں کی تفصیل اے ٹی ایم مشینوں سے افشا ہوگئی تھی اور کسٹمرس کو اپنے پن نمبر تبدیل کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ ایک ماہ بعد جب نوٹ بندی کی وجہ سے کارڈ سے لین دین میں اچانک اچھال آ گیا تو نیٹ ورک پر حد سے زیادہ بھاری بوجھ پڑ گیا، کارڈ مشینوں نے کام کرنا بند کر دیا اور لوگوں کو لمبی لمبی قطاروں میں لگنا پڑا۔

حکومت بار بار اس بات پر اصرار کر رہی ہے کہ نوٹ بندی کا اصل مقصد بدعنوانی کے خلاف جنگ ہے۔ ایک جمہوری طرز حکومت میں سیاسی جماعتوں کو ہونے والی فنڈنگ بدعنوانی کے اہم ذرائع میں سے ایک ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اعلی سطح کی بدعنوانی میں نقدی کا استعمال ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس لئے جب تک سیاسی جماعتوں کو ہونے والی فنڈنگ میں شفافیت نہیں لائی جائے گی، اس وقت تک بدعنوانی کے خلاف جنگ بامعنی اور کامیاب نہیں ہوسکتی۔ دیہی علاقوں میں لوگوں کو واقف کرانے سے لے کر انفرااسٹرکچر اور لاجسٹکس کو بہتر بنانے تک حکومت کو ان خامیوں پر قابو پانے کے لئے پالیسی تیار کرنے میں کافی وقت لگے گا۔ ہندوستان کو راتوں رات کیش لیس نہیں بنایا جاسکتا۔ حکومت کو پہلے لوگوں کے مسائل کو سمجھنا ہوگا اور پھر ان پر قابو پانا ہوگا۔

خلاصہ

صد فی صد کیش لیس سماج کا حصول ناممکن ہے تاہم ہم کم نقدی والے سماج سے آغاز کرسکتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ کیش لیس سماج کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کیش لیس سماج کی طرف بڑھنا ضروری ہے۔ گوکہ نقدی کی شکل میں بعض لین دین بالخصوص دیہی علاقوں اور غیر رسمی سیکٹر میں اب بھی اہم رول ادا کر رہے ہیں تاہم ان لین دین کو بھی خودکار بنایا جاسکتا ہے۔ نئی نئی ٹکنالوجی کی آمد کے ساتھ ایسے ایپلی کیشن ڈیزائن کرنا ممکن ہے جس سے بیشتر غیر رسمی خریداری کی رقم خریدار کے بینک کھاتے سے خود بخود منہا ہوجائے۔ اس کے علاوہ اگر نقدی نوٹ کا چلن کم ہوتا ہے اور بیشتر لین دین ڈیجیٹل طریقے سے کئے جاتے ہیں تو لوگوں کو کم نقدی رکھنے کی ضرورت پڑے گی اور زیادہ سے زیادہ نقدی اپنے پاس رکھنے کا رجحان کم ہوتا جائے گا۔ مالیاتی لین دین کو ڈیجیٹل بنانا ہندوستان میں کالے دھن کے کاروبار پر قابو پانے کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اس سے بینکوں کا کام کاج آسان ہوجائے گا اور ٹیکس کا دائرہ وسیع ہوگا۔ لوگوں کو نقدی لے کر چلنے کی ضرورت نہیں پڑے گی جس سے چوری کا خطرہ بھی کم ہوجائے گا۔ جعلی کرنسی اور ان کا استعمال ختم ہوجائے گا اور منی لانڈرنگ میں کمی آئے گی۔ مالی لین دین کا پتہ لگانے میں ڈیجیٹل سہولیات سے کافی مدد ملتی ہے لیکن ان پر لاگت بھی آتی ہے۔ آئی ٹی انفرااسٹرکچر کو بڑے پیمانے پر وسیع کرنے کی ضرورت ہوگی، جس میں آزادی کے ستر سال بعد بھی ہم کافی پیچھے ہیں۔ ایک کم نقدی والی معیشت کی طرف آگے بڑھنا اس بات پر منحصر کرے گا کہ ہم سائبر سیکورٹی، آن لائن دھوکہ دہی، بینکنگ سیکٹر میں مالیاتی شمولیت، بیداری مہم اور شکایتوں کے ازالہ کا مناسب نظام کی جانب کتنے موثر انداز میں قدم بڑھاتے ہیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر بی ایم مہترے

نقد کے کم سے کم استعمال پر مبنی معیشت:

سائبر سیکورٹی کے مسائل اور مستقبل کا لائحہ عمل

ٹیکنالوجی کی سطح پر ہونے والی ترقی سے جدید سوسائٹی کو کئی طرح کی سہولیات دستیاب ہوتی ہیں۔ اس کا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ بیشتر کام کہیں بھی اور کبھی بھی کئے جاسکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سائبر کی دنیا میں آپ اپنا کام کہیں بھی اور کبھی بھی کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ ٹکٹ خریدنے، بل کی ادائیگی، اشیاء کا آرڈر اور تجارت آن لائن کر سکتے ہیں۔ اس طرح کے تمام کاروباری لین دین کسی بھی جگہ سے اور کبھی بھی کئے جاسکتے ہیں۔ اس طرح کے پہلے سسٹم یعنی الیکٹرانک طریقے سے سبھی لین دین کا پہلا مظاہرہ حیدرآباد میں 2001 میں کیا گیا تھا۔ پوری طرح سے الیکٹرانک ایکو نظام قائم کیا گیا تھا اور ایک گھر کے پانی کا بل الیکٹرانک طریقے سے ادا کیا گیا تھا۔ اس ایکو نظام میں آندھرا بینک ایچ ایم ڈبلیو ایس ایس بی (واٹر بورڈ)، آئی ڈی بی ٹی اور سی ایم سی لمیٹڈ شامل تھے۔ یہ ادائیگی آندھرا بینک کے ذریعے ایک کھاتہ دار کو جاری کئے گئے ای چیک کے توسط سے ہوئی۔ واٹر بورڈ نے آندھرا بینک کے اشتراک سے اس بل کی ادائیگی کو یقینی بنایا۔

انفارمیشن سیکورٹی کا مقصد رازداری اور سالمیت اور معلومات دستیاب کرانا ہے۔ ان تین اقدامات کو سیکورٹی کا نشانہ یا سیکورٹی خدمات بھی کہا جاتا ہے۔ سیکورٹی کے دیگر مقاصد میں مزید اقدامات شامل ہیں جسے معتبریت، آتھرائزیشن اکاؤنٹنگ اور نان ریپوڈی ایشن۔ اسے خاکہ ایک میں پیش کیا گیا ہے۔

سائبر سیکورٹی انفارمیشن سیکورٹی کے نشانے کے حصول کو یقینی بنانے کا ایک عمل اور تکنیک ہے۔ انفامیشن سیکورٹی یا سائبر سیکورٹی کے لئے مختلف اصلاحات استعمال کی جاتی ہیں جن میں آئی ٹی سیکورٹی، ڈیجیٹل سیکورٹی، الیکٹرانک سیکورٹی، سسٹم سیکورٹی، انٹرنیٹ سیکورٹی وغیرہ شامل ہیں۔

آیئے آن لائن بینکنگ کی مثال لیتے ہیں۔ گاہک کے کھاتے کی تفصیلات میں (جیسے نام، پتہ، بینک بیلنس اور لین دین) کسی بھی بینک اور اس کے گاہکوں سے متعلق اہم معلومات ہوتی ہیں۔ ان معلومات کو دوسرے لوگوں سے چھپا کر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کا علم صرف گاہک اور بینک کے مستند/نامزد عملہ کو ہوتا ہے۔ ان معلومات کے لیک ہونے (کسی بھی شخص کی ان معلومات تک رسائی/یا ان کے بارے میں پتہ چلنے) کو سیکورٹی میں نقب زنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے گاہک اور بینک کے درمیان ہونے والی اطلاعات کا تبادلہ محفوظ ہونا چاہئے یعنی بینک اور گاہک کے درمیان جس طرح کے پیغام کا تبادلہ ہوا ہے، وہ ہو بہو ایک دوسرے کے پاس پہنچ جائے۔ ترسیل کے دوران کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہونی چاہئے۔ اسے معلومات یا پیغام کی سالمیت (یا کوالٹی) کہا جاتا ہے۔ سالمیت اور رازداری کے مقصد کے حصول کا ایک طریقہ انکریشن ہے، یہ ایک کرپٹو گرافک عمل ہے جس سے واضح عبارت کو ریاضی کے ایک عمل کے ذریعے خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ اس عبارت کو موصول کرنے والا اس طریقے کا استعمال کرتے ہوئے دوبارہ اسے اصل حالت میں لا کر اسے پڑھ سکتا ہے۔ ''دستیابی'' کی خدمات گاہک کو رسائی فراہم کرتی ہے اور وہ کسی بھی وقت کسی بھی مقام سے معلومات کا استعمال کرسکتا ہے۔ یہ محفوظ نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔

خاکہ 1: سیکورٹی مقاصد کے حصول سے متعلق معلومات ملاحظہ کریں۔

سائبر اسپیس، انٹرنیٹ پر کمپیوٹر یا دیگر ڈیجیٹل آلات کے استعمال کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ویلڈ یوزر نیم (کسٹمر آئی ڈی) اور ویلڈ پاس ورڈ ہو۔ یہ عام طور پر پہلی بار جاری کیا جاتا ہے اور یہ ایک عمل کے ذریعے ہوتا ہے جسے رجسٹریشن یا انرولمنٹ کہا جاتا ہے۔ ایک بار اندراج ہونے کے بعد یوزر آئی ڈی اور پاس ورڈ استعمال

کرنے والا فرد کھاتہ یا معلومات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔ آج کل انٹرنیٹ پر دستیاب بیشتر درخواستیں ویب درخواستیں ہوتی ہیں۔ اس طرح کے سسٹم میں لاگ ان ایک محفوظ نظام کے توسط سے ہوتا ہے۔

خاکہ۔2 میں محفوظ لاگ ان سائٹ کو ظاہر کیا گیا ہے۔ بینک نام کے ساتھ سبز رنگ میں تالے کے نشان کو دیکھیں۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ آپ ایک محفوظ سسٹم میں لاگ ان کرنے جارہے ہیں۔

کسی سسٹم میں لاگ ان کے لئے آپ کو یوزر آئی ڈی اور پاس ورڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پاس ورڈ ایک تالے یا چابی جیسا ہے۔ آپ کو اسے راز میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کا علم کسی کو بھی نہ ہو۔

کمپیوٹر سسٹم میں یوزر نیم اور پاس ورڈ ہی اس کے استعمال کرنے والے کی نمائندگی کرتا ہے جس کے پاس یہ سند ہوتی ہے، وہی اس سسٹم کا حقیقی مالک ہوتا ہے۔ سائبر جرائم کرنے والوں یا ہیکرز کے ذریعے ان اسناد کی چوری کی کئی بار کوششیں ہوتی ہیں۔ ایک عام طریقہ یہ ہے کہ ایسے یوزرس کو جنھیں شبہ نہ ہو، سینکڑوں ای میل بھیجے جاتے ہیں جن میں 30 ملین ڈالر کی لاٹری یا اسی طرح کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جب آپ اس طرح کے ای میل کا جواب دیتے ہیں تو وہ آپ سے تفصیلات مانگتے ہیں یا رجسٹریشن فیس وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی طرح سے تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کو فشنگ کہتے ہیں۔ معلومات کی چوری دیگر طریقوں میں سائبر حملے شامل ہیں جن میں سوشل انجینئرنگ، اسکیننگ، سسٹم میں پائی جانے والی خامی کا پتہ لگانا یا اس خامی کا غلط استعمال جیسے اقدامات ہیں۔ تفصیلات چرانے اور سسٹم تک رسائی حاصل کرنے کی اس طرح کی کوشش کو سائبر حملہ کہا جاتا ہے۔ اہم سسٹم میں سائبر حملوں سے بچنے کے لئے کئی اقدامات کئے جاتے ہیں۔ بڑے اداروں کو سائبر سیکورٹی آپریٹنگ سنٹر قائم کرنا لازمی ہوتا ہے جو سیکورٹی سے متعلق واقعات کی نگرانی کرتا ہے اور اس سلسلے میں الرٹ جاری کرتا ہے۔ یہ الرٹ سسٹم ایڈمنسٹریٹرز کے لئے ہوتے ہیں کہ وہ اس معاملہ کو دیکھیں کیوں کہ اکثر غلط الرٹ بھی جاری ہوجاتے ہیں۔ عام طور پر ڈاٹا، اپلی کیشن، ہوسٹس، نیٹ ورک اور انفرااسٹرکچر کی دیکھ بھال کے لئے کئی سطحوں پر دفاعی اقدامات کئے جاتے ہیں۔

اس کی وضاحت خاکہ 3 میں کی گئی ہے۔

سائبر سیکورٹی کا بندوبست ایک میکانزم کے ذریعے کیا جاتا ہے جسے پیپلز، پروسیس اور ٹکنالوجی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ خاکہ 4 میں نمایاں کیا گیا ہے۔ سیکورٹی کا انحصار لوگوں پر زیادہ ٹکنالوجی پر کم ہوتا ہے۔ ٹکنالوجی جس طرح سے ڈیزائن کی گئی ہے، اسی طرح سے کام کرتی ہے لیکن انسانوں کا برتاؤ الگ الگ مواقع پر مختلف ہوتا ہے۔ اس کے لئے برتاؤ میں تبدیلی اور عملی وطریقہ کار کو اپنانے کی ضرورت ہوتی ہے جس کا انحصار انسانوں پر ہے۔

سائبر سیکورٹی ہنرمندی پر مبنی ٹکنالوجی ہے جوکہ انفرااسٹرکچر، آپریٹنگ سسٹم، کمپیوٹر نیٹ ورک اور اپلی کیشن کے تحت کام کرتی ہے جو پروگرام لینگویج کے ذریعہ وضع کی جاتی ہیں۔ آئندہ برسوں میں اس شعبہ میں ہمارے نوجوان انجینئروں کے لئے پیشہ ورانہ کیریئر بنانے اور کام کرنے کے کافی مواقع ہیں۔ دراصل عالمی سطح پر اس طرح کے مواقع ہیں کیوں کہ پوری دنیا سائبر

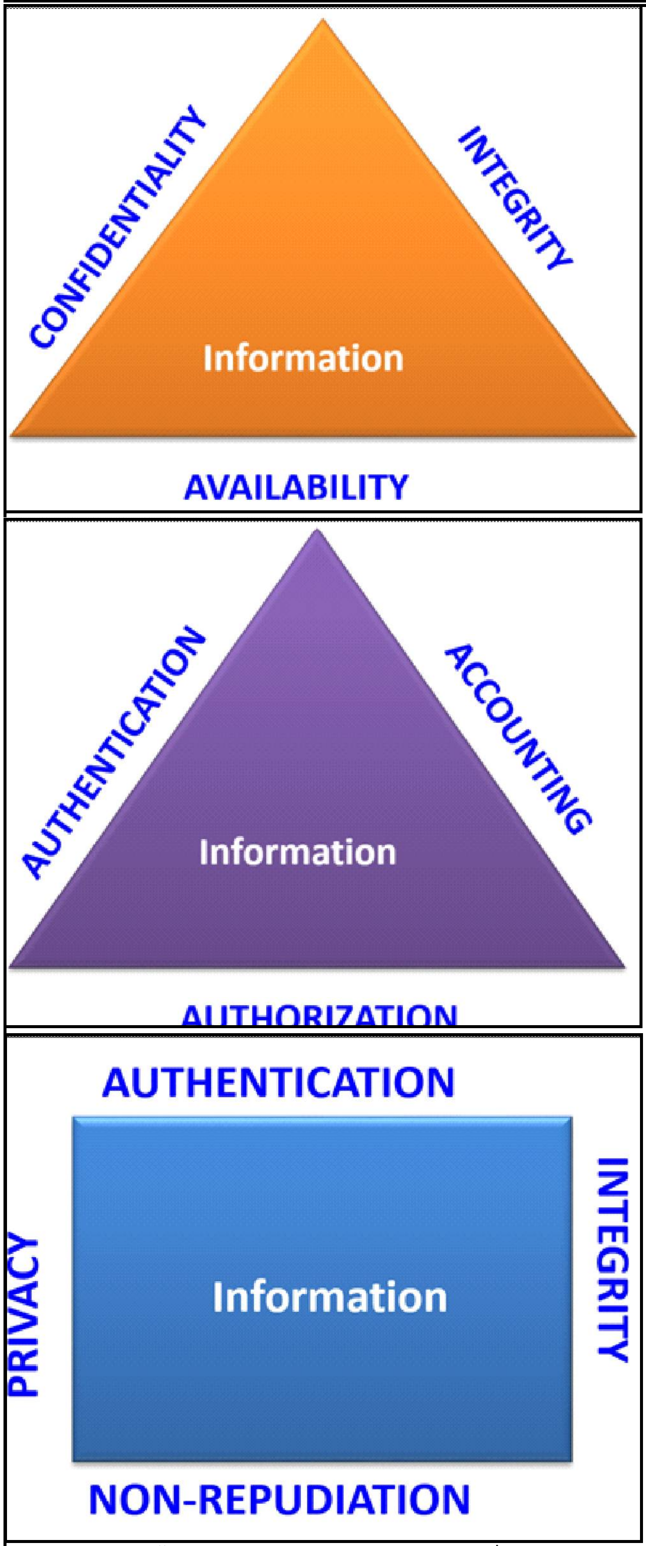

خاکہ1: سیکورٹی مقاصد کے حصول سے متعلق معلومات

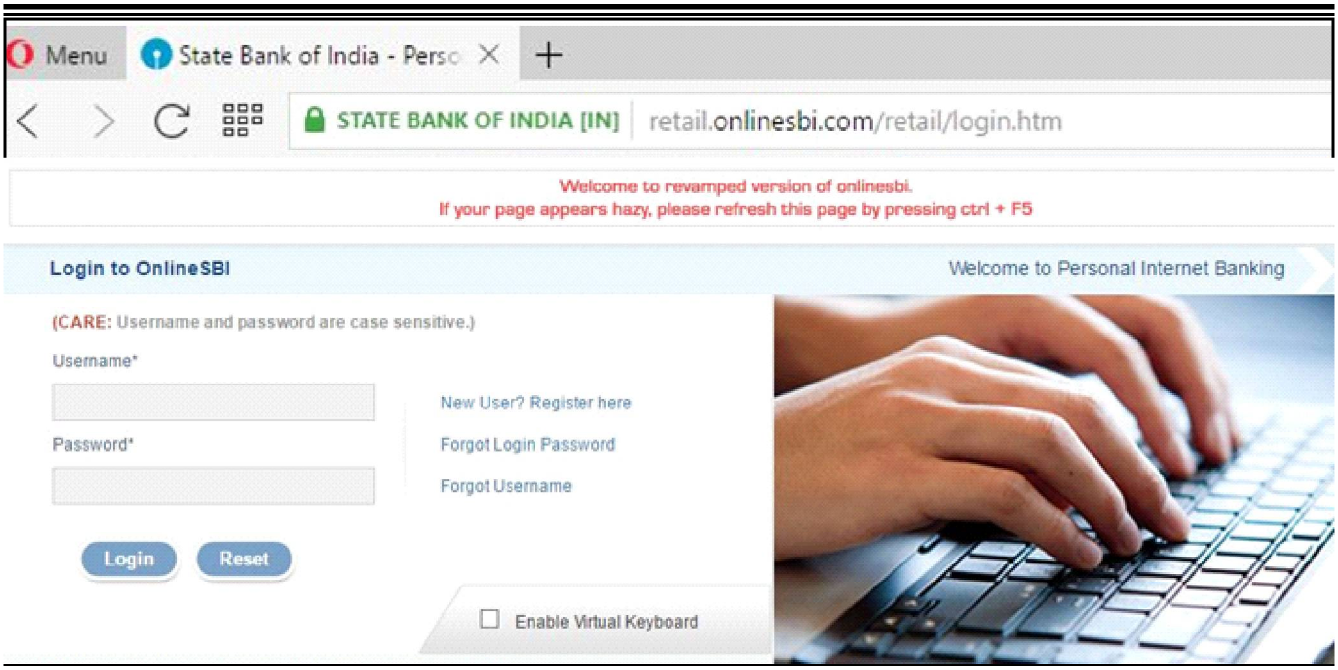

خاکہ2: محفوظ لاگ ان۔ سبز رنگ میں تالے کا کانشان

اسپیس پر انحصار کرتی ہے اور سائبر سیکورٹی کے تئیں سبھی کو تشویش ہے۔

پاس ورڈ کے تحفظ کے لئے مشورے

☆یہ 8 سے 10 حروف یا اس سے زیادہ کا ہونا چاہئے۔اگر حروف اور اعداد وشمار دونوں ہوں تو بہتر ہے۔

☆لوور کیس اور اپر کیس دونوں کا استعمال کرنا چاہئے۔

☆پاس ورڈ میں ملے جلے خصوصی حروف ہونے چاہئیں۔

☆اپنے پسندیدہ کثیر لسانی پاس ورڈ استعمال کیجئے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔

☆تھوڑے تھوڑے وقفے سے پاس ورڈ تبدیل کریں۔

☆نام، پتہ تاریخ پیدائش وغیرہ کو پاس ورڈ کے طور پر استعمال نہ کریں کیوں کہ اس کا پتہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔

☆ڈکشنری کے الفاظ استعمال نہ کریں۔

☆فرد واحد کے لئے سیکورٹی معلومات (اینڈیوزرس، ڈیسک ٹاپ، لیپ ٹاپ، موبائل، انٹرنیٹ یوزرس)

☆وقفے وقفے سے اپڈیٹ کریں۔☆پاس ورڈس ☆آفیشیل ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں

☆ایڈمنسٹریٹر☆ٹرن آف کریں۔

☆یو ایس بی ڈرائیو استعمال کرتے وقت محتاط رہیں۔

☆حساس براوزنگ (جیسے آن لائن بینکنگ) اپنے کمپیوٹر سے ہی کریں۔☆وقفے وقفے سے بیک اپ لیں۔☆سوشل نیٹ ورک/میڈیا میں مشترک کرنے سے پہلے سوچیں۔

تنظیم/سسٹم، نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹرز کے لئے سیکورٹی معلومات

☆اعلی منیجمنٹ کے ذریعے ایک سیکورٹی پالیسی منظور کرانا۔

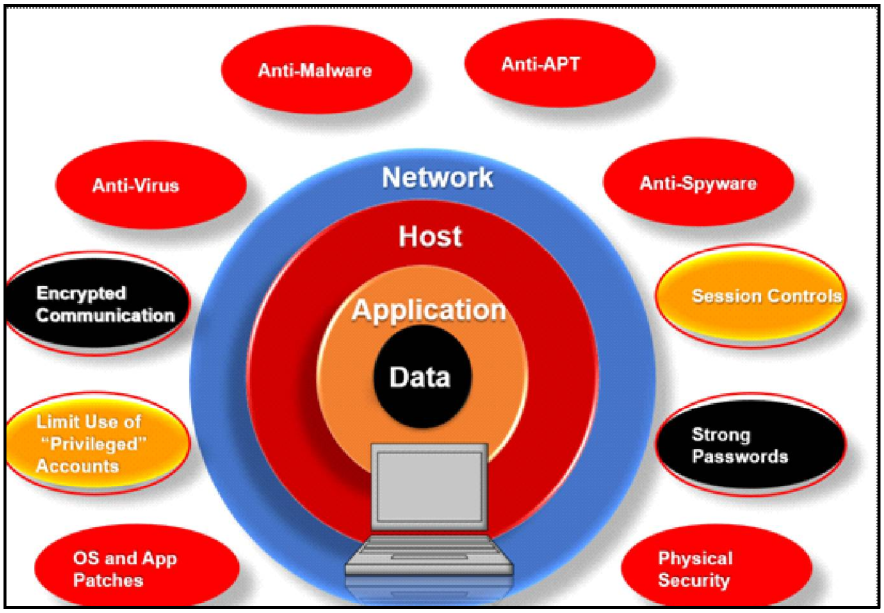

☆خاکہ3۔مضبوط دفاع ۔کثیر سطحی سائبر سیکورٹی ڈھانچہ۔

☆یقینی بنائیں کہ سیکورٹی پالیسی کو ہر ملازم نے پڑھا اور سمجھا ہو۔

☆وقفے وقفے سے کنٹرول/ بچاؤ کے اقدامات کا معائنہ کریں۔

☆سیکورٹی کے لئے بتائے گئے سافٹ ویئر کو لگاتار بروئے کار لانا۔

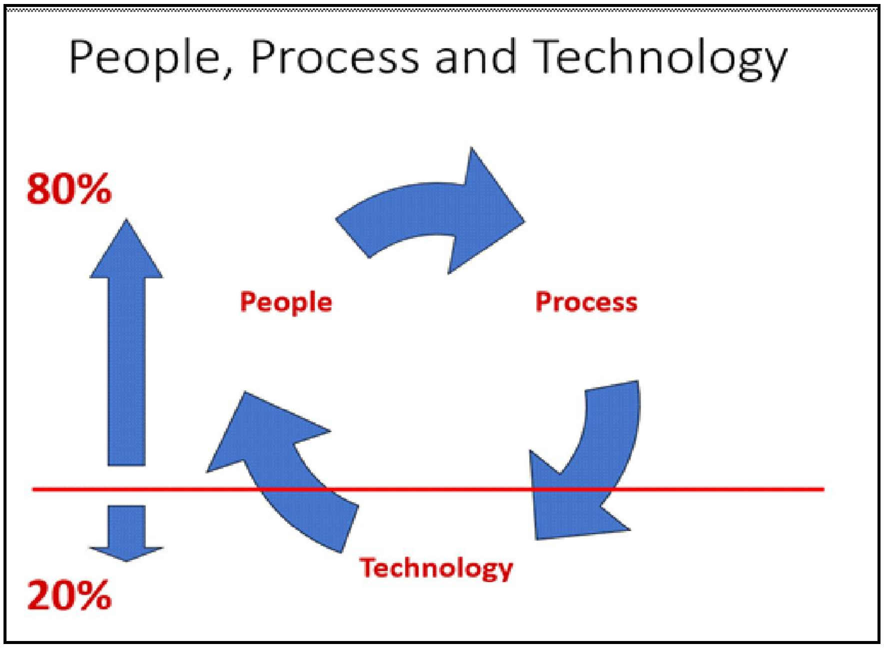

خاکہ۔4پی پی ٹی کے توسط سے سیکورٹیز بندوبست اورانتظام

☆ڈاٹا سنٹر میں تنوع پیدا کرنا۔

☆حسب معمول سسٹم بیک اپ لیں اور اسٹوریشن کے لئے بیک ایس کاسٹ کریں۔☆

کئی شفٹ میں کام کے لئے ایک مناسب پاس ورڈ پالیسی کی ضرورت ہوتی ہے۔☆

سائبر سیکورٹی چیک لسٹ آئی ڈی آر بی ٹی جولائی 2016 کے لئے www.idrbt.ac.in سائٹ سے رجوع کریں۔

مندرجہ بالا مضمون میں سائبر اسپیس کی سہولیات کے ساتھ ساتھ اس کی سیکورٹی کے تعلق سے مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے نیز احتیاطی اقدامات کے بارے میں بتایا گیا ہے۔آن لائن بینکنگ اور لیس کیش اکانومی کے موجودہ دور میں یہ انتہائی اہم ہے۔ یہ ہمارے نوجوان انجینئروں کے لئے بھی ایک ایسا شعبہ ہے جس میں وہ اپنا کیریئر بنا سکتے ہیں۔

☆☆☆

اردو تمام زبانوں کی ثقافتی وراثت ہے : وینکیانائیڈو

☆اطلاعات ونشریات کیوزیر جناب وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ مستقبل میں صحافی بننے کے خواہش مند طلبا کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ خبریں اور نظریات الگ الگ چیزیں ہیں۔ بامقصد بننے کے لئے ہر ابھرتے ہوئے صحافی کو کھلا ذہن رکھنا چاہئے تاکہ ایک بامقصد طریقے سے موجودہ نقطہ نظر پیش کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جاسکے۔ انہوں نے طلبا سے کہا کہ وہ نئی پیش رفت، نئی تکنالوجی اور مواصلات کینئے طریقوں سے پوری طرح باخبر رہیں اور انہیں موجودہ حالات سے باخبر رہنے کے لئے پڑھنے کی عادت ڈالتی چاہئے۔انہوں نے آئی آئی ایم سی کو بھی اس بات کی تلقین کی کہ وہ تمام ہندستانی زبانوں میں صحافت کے کورسیز کے لئے بہت زیادہ کوشش کرے تاکہ ملک بھر میں رہنے والے شہریوں کی مواصلاتی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔ وزیر موصوف نے یہ بات شاستری بھون میں اردو صحافت میں پہلے پی جی ڈپلوما کورس، ترقیاتی صحافت میں 67 ویں ڈپلوما کورس کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔انہوں نے آئی آئی ایم سی جریدہ کمیونیٹیز کا بھی اجرا کیا۔مواصلات میں بدلتے ہوئے حالات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ سوشل میڈیا نے وقت کی حدوں کو توڑ دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ابھرتے ہوئے صحافیوں کے لئے پیشگی شرط یہ ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے تمام پہلوؤں سے پوری طرح باخبر ہوں اور انہیں مقامی اور بین الاقوامی اہمیت کے معاملوں پر عوامی سوچ کے بارے میں پوری نظر رکھنی ہے۔اردو صحافت میں نئے پی جی ڈپلوما کورس پر آئی آئی ایم سی کی ستائش کرتے ہوئے جناب نائیڈو نے کہا کہ اردو صحافت ہمارے ملک کے میڈیا اور مواصلات کا ایک اہم اور اٹوٹ حصہ ہے۔جس نے آزادی کی جدوجہد کی تحریک میں ایک اہم رول ادا کیا ہے، انہوں نے مولانا آزاد کے اخبار الہلال کی طرف سے ادا کئے گئے اہم رول کا بھی ذکر کیا۔جس نے ہندو مسلم اتحاد کے کاز کے لئے کام کیا اور آزادی کی جدوجہد کی تحریک کے دوران ہندستانی قومیت کے جامع نظریات کو مستحکم کیا۔انہوں نے ہندستانی نوجوانوں میں قومیت کے نظریات کو پھیلانے میں نقیب، ہمدرد، پرتاپ، ملاپ، قومی آواز، زمیندار اور ہندستان جیسے اخباروں کی طرف سے ادا کئے گئے اہم رول کو بھی اجاگر کیا۔میڈیا اور تفریح کے سیکٹر سے متعلق وزیر موصوف نے ملک میں اس سیکٹر میں ہنرمند لوگوں کی وسیع ضرورت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے اس اہم رول کا بھی ذکر کیا جو حکومت کے اسکل انڈیا پہل کے ذریعہ ادا کیا جارہا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ وزیراعظم کی قیادت میں اس حکومت کا ویژن یہ ہے کہ تمام شعبوں میں تغیراتی تبدیلی لائی جائے۔آئی آئی ایم سی کے جریدے ' کمیونیکیٹر ' کا دوبارہ اجرا کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ یہ جریدہ ماہرین تعلیم، ریسرچ اسکالرز اور میڈیا میں آزمائش کرنے والے لوگوں کو ان کے آرٹیکل شائع کرنے میں ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ 67 ویں ڈویولپمنٹ صحافت کورس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ ہندستان آج اپنے ماضی کے علم کے مرکز ہونے کی شان وشوکت کو از سرنو حاصل کر رہا ہے۔ ڈویولپمنٹ جرنلزم کورس نے سمجھنے اور ایک دوسرے کی ثقافت کی ستائش کرنے اور دوستی کے رشتے کو فروغ دینے کے لئے ایک بڑا موقع فراہم کیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ترقی پذیر ملکوں کے جرنلسٹ اسکالرز ہندستان کے غیرسرکاری سفراہیں جو اپنی تحریروں سے مختلف ثقافتوں میں بھائی چارگی کے رشتے فراہم کریں گے۔

سمیرا سوربھ

بغیر نقد رقم والی دیہی معیشت کا حصول

الیکٹرانک ادائیگیوں تک رسائی نیز ان کے بارے میں بیداری کو بہتر بنانے کے لئے ایک درمیانہ مدتی حکمت عملی کے ساتھ مالی خواندگی کی ایک ملک گیر مہم۔ مالی تعلیم کے نشانہ شدہ پروگراموں سے مالی ہنرمندیوں اور قرض کے انتظام کو بہتر بنایا جاسکتا ہے نیز دیہی ہندوستان میں کھاتہ جاتی ملکیت میں اضافہ کیاجاسکتا ہے۔

مضمون نگار وزارت دیہی ترقی میں ڈائریکٹر (پلان اینڈ پالیسی) ہیں۔
sameera.saurabh@gmail.com

دنیا بھر کے پالیسی سازوں میں اس سلسلے میں زبردست دلچسپی پائی جاتی ہے کہ وہ بغیر نقد رقم والی معیشت کے جانب آگے بڑھنے کا امکان تلاش کریں لیکن نقد رقم اب بھی لین دین کا غالب طریقہ بنی ہوئی ہے۔ مالی لین دین کو ریکارڈ کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔اول یہ کہ اس سے حکومت کو مناسب ٹیکس مالیہ وصول کرنے میں مدد ملتی ہے، دوسرا یہ کہ اس سے غیر قانونی لین دین کا موثر طور سے پتہ لگایا جاسکتا ہے نیز اس طرح کے لین دین میں کمی لانے میں مدد مل سکتی ہے، تیسرا یہ کہ اس سے ہمیں ہندوستان میں وسیع غیر منظّم شعبے کا بہتر طور سے اندازہ لگانے نیز اسے سمجھنے میں مدد ملے گی اور آخر میں، اس سے مختلف سرکاری پروگراموں میں خرد برد ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

بغیر نقد رقم والے لین دین کی وجہ سے تقریباً تمام لین دین ایک ڈیجیٹل نقش ثبت کریں گے، ایک ایسا نظام زیادہ مالی شفافیت کا حامل ہوگا، جو بغیر نقد رقم والے ذرائع (ہیئتی کرنسی کا استعمال کئے بغیر بینک سے بینک لین دین کا زیادہ سے زیادہ استعمال) سے ادائیگی کرنے کے لئے ''گاہک'' کی حوصلہ افزائی کرتا ہے نیز اسے ایسا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ شاید ہندوستان میں بدعنوانی اور کالے دھن کے مسائل سے لڑنے کا سب سے زیادہ براہ راست طریقہ ہے۔ڈیجیٹل نقش کے دیگر بڑے فوائد بھی ہیں۔اس سے عوامی فراہمی کے نظاموں کو کہیں زیادہ موثر بنایا جاسکتا ہے۔ 2009 میں منصوبہ بندی کمیشن نے اندازہ لگایا تھا کہ عوامی نظام تقسیم (پی ڈی ایس) کے صرف 27 فی صد اخراجات کم آمدنی والے نشانہ شدہ گروپوں تک پہنچتے ہیں۔ بغیر نقد رقم والی معیشت کی جانب آگے بڑھنے کے لئے لین دین کی ڈیجیٹل کاری بہترین طریقہ ہے۔بغیر نقد رقم والی اس طرح کی معیشت پیسوں کے الیکٹرانک ذرائع کو فروغ دے کر مالی بنیادی ڈھانچے کو ترقی و فروغ دے کر نیز لوگوں میں ڈیجیٹل لین دین کی عادتوں میں اضافہ کر کے حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ حکومت کی نوٹ بندی کی مہم سے بھی بغیر نقد رقم والی معیشت کو فائدہ پہنچے گا۔اب بھی بغیر نقد رقم والی معیشت کی جانب اس سفر میں متعدد رکاوٹیں اور امکانات ہیں۔

ہم عصر صورت حال میں ہمارا ملک دنیا کی سب سے زیادہ ترقی پذیر اور امید افزا معیشتوں میں سے ایک معیشت کے طور پر ابھرنے کے لئے تیار ہے۔ ہندوستان ایک غالب غیر منظّم شعبے کے ساتھ زیادہ تر زراعت پر مبنی ایک دیہی معیشت ہے۔ ہندوستان کی 68.84 فی صد آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے۔غیر رسمی شعبہ جی ڈی پی کے 20 فی صد حصے اور روزگار کے 80 فی صد حصے کا تعاون کرتا ہے۔ دیہی علاقے ملک کی تقریباً 870 ملین لوگوں کی آبادی کے دو تہائی حصے کا مسکن ہیں جہاں بقیہ

دیہی میں بغیر نقد رقم والے لین دین کی حصولی کی راہ میں زیادہ تر چیلنج درپیش ہیں۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ 2020 میں دیہی استعمال کنندگان انٹرنیٹ کے تمام استعمال کنندگان کا تقریباً نصف حصہ ہوں گے۔ امید ہے کہ انٹرنیٹ رابطہ فراہم کردہ دیہی گاہکوں کی تعداد 2015 میں 120 ملین سے بڑھ کر 2020 میں تقریباً 315 ملین ہوجائے گی۔ اس وقت 18 سے 25 سال کی عمر کا گروپ 30 فی صد انٹرنیٹ دخول کے ساتھ تقریباً 160 ملین لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ دیہی اضافہ شہری مرکزوں میں اضافہ سے کافی آگے نکل جانے کی توقع ہے۔

دیہی ہندوستان میں 93 فی صد سے زیادہ لوگوں نے کوئی ڈیجیٹل لین دین نہیں کیا ہے۔ اس لئے حقیقی امکان وہاں پایا جاتا ہے۔ حکومت نے غریب لوگوں کے لئے صفر بیلنس سے کھاتے کھولنے کا اعلان کرنے سمیت متعدد اقدامات کئے ہیں۔ لیکن بینک کی شاخوں میں اضافہ کم رہا ہے کیوں کہ بیشتر قرض دہندگان کے لئے زائد رقمیں کم ہیں۔ 2001 میں ہندوستان دیہی علاقوں میں فی 100,000 لوگ بینک کی 5.3 شاخوں کا حامل تھا۔ آر بی آئی کے اعداد وشمار کے مطابق آج ہندوستان دیہی علاقوں میں فی 100,000 لوگ بینک کی صرف 7.8 شاخوں کا حامل ہے۔

براہ راست فوائد

ہندوستان میں بغیر نقد رقم والے لین دین کو فروغ دینے کے تین مختلف لیکن اہم غیر براہ راست فوائد ہیں جو درج ذیل ہیں:

(الف) اس سے مالی شمولیت کو فروغ ملے گا۔

(ب) اس سے مالی لین دین کے ریکارڈ رکھے جاسکیں گے اور

(ج) اس سے لین دین کے ان اخراجات میں کمی آئے گی جو ایک مالی لین دین کرنے والے کسی بھی دو فریقوں پر مشتمل ہوں۔

جب کہ آخرالذکر فائدہ کسی بھی معیشت کے لئے عمومی طور سے صحیح ہے لیکن پہلے دو فائدے خاص طور سے ہندوستان کے لئے موزوں ہیں۔ گنگو اپادھیائے (2009) کا کہنا ہے کہ آدھی سے زیادہ ہندوستانی آبادی کو مالی طور سے شامل نہیں کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ہر ایک 100,000 لوگوں کے لئے بینک کی تقریباً 7.8 شاخیں ہیں جو فی 100 مربع کلومیٹر 3 سے بھی کم شاخیں ہوتی ہیں۔ دیہی ہندوستان کے لئے یہ تعداد فی 100 مربع کلومیٹر ایک سے بھی کم شاخ ہے۔ خاص طور سے ہندوستان میں 45 فی صد دیہی، 28 فی صد شہری اور تمام کنبوں میں سے 38 فی صد کنبے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ رسائی اور دستیابی ایک مخصوص بینک کے ان کے انتخاب کا تعین کرنے والے اہم عناصر ہیں۔

جب کہ مالی شمولیت کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ ہر ایک کنبہ کو بینک تک رسائی حاصل ہونی چاہئے، ایک بینک تک محض جسمانی رسائی، بلاشبہ کافی نہیں ہے۔ یہ چیز اس بات کے پیش نظر خاص طور سے اہم ہے کہ ہندوستان میں 90 فی صد سے زیادہ ورک فورس غیر منظّم شعبے میں ہے اور جسمانی طور سے بینکوں تک رسائی کا مطلب ان کے لئے بہت زیادہ اخراجات ہوگا۔ (روزانہ آمدنی کے لحاظ سے اندازہ کردہ)

غیر رسمی شعبہ ہندوستان میں سب سے بڑا آجر ہے اور بنیادی طور سے نقد رقم سے پتہ چلتا ہے، لہٰذا ذرائع مہیا کرنے والا ایک نظام جو بغیر نقد رقم والے لین دین کو فروغ دے، مالی شمولیت کے سلسلے میں وضع کردہ موجودہ پالیسیوں کی قدرتی توسیع ہوگا۔ حکومت نے ڈیبیٹ/کریڈٹ کارڈ سے لین دین پر سروس چارج اور دیگر محصولات کم کرنے جیسی ترغیبات کا اعلان کیا ہے۔

گزشتہ سال حکومت کے اقدامات کو ای ادائیگیوں، پلاسٹک لین دین، بغیر رقم والی ادائیگیوں کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ درحقیقت یہ ہندوستانی معیشت کا مستقبل ہے لیکن یہ سوال برقرار رہتا ہے کہ آیا ہندوستان خاص طور سے دیہی علاقوں میں نقد رقم پر مبنی اپنی معیشت کے اس طرح کے ایک تفصیلی جائزے کے لئے تیار ہے؟

جولائی 2016 کے لئے آر بی آئی کے اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں نے واپس لئے گئے اور منسوخ کئے گئے کارڈوں کو منہا کرنے کے بعد گاہکوں کو 697.2 ملین ڈیبٹ کارڈ اور 25.9 ملین کریڈٹ کارڈ جاری کئے تھے۔ یہ بات دیکھنا اہم ہے کہ کارڈوں کی تعداد ان کارڈوں کے حامل افراد کی تعداد کے برابر نہیں ہے۔ عام طور سے شہری باشندوں کے پاس کثیر کارڈ ہوتے ہیں اور یہ رجحان اب دیہی علاقوں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ مزید برآں کارڈوں کا استعمال 3 ابتدائی مقاصد کے لئے کیا

بڑھتی ہوئی شاخیں

	آئی سی آئی سی بینک	ایچ ڈی ایف سی بینک	ایکسس بینک
کل شاخیں	3753	3062	2402
بغیر بینک والے علاقوں میں	448	318	438
شاخوں کا فی صد	11.9	10.4	18.2
مالی سال 14 میں کل شاخیں	653	341	455
مالی سال 14 میں بغیر بینک والے علاقوں میں کھولی گئی	317	230	298
کل شاخوں کا فی صد	48.5	67.4	65.5
دیہی شاخوں کی تعداد	841	674	576
غیر بینک والے علاقوں میں فی صد	53.3	47.2	76

ماخذ: ایڈیلویئس ریسرچ

جاتا ہے: اے ٹی ایم سے پیسہ نکالنے کے لئے آن لائن ادائیگیاں کرنے کے لئے نیز دکانوں، ریستورانوں، پٹرول پمپوں وغیرہ پر فروخت کی جگہ (پی او ایس) کے ٹرمینلوں پر ادائیگیاں کرنے کے لئے۔ محض 26 فی صد ہندوستانی انٹرنیٹ رسائی کا حامل ہ نیز ڈیجیٹل ادائیگی کی خدمات کے صرف 200 ملین استعمال کنندگان ہیں۔ ہندوستان کا بینک کاری کا جدید نظام سماجی اور مکانی عدم مساوات کی عمدگی سے نقشہ سازی کرتا ہے۔ تمام اے ٹی ایم میں سے صرف 18 فی صد اے ٹی ایم دیہی علاقوں میں لگائے جاتے ہیں۔ آر بی آئی کی خود اپنی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ خواتین کی زیادہ آبادی اور زیادہ دیہی آبادی والی ریاستیں مالی شمولیت کی کم سطحوں کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

گوگل انڈیا اور بوسٹن مشاورتی گروپ کی ایک رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ سال ہندوستان میں تقریباً 75 فی صد لین دین نقد رقم پر مبنی تھا جب کہ امریکہ، جاپان، فرانس، جرمنی وغیرہ جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں یہ لین دین تقریباً 20 سے 25 فی صد تھا۔ نوٹ بندی کی وجہ سے موبائل یا ای ویلیٹ کے کاروبار میں چار گنا تک کا اضافہ ہوا ہے۔ ملک میں نقد رقم کے زیادہ تر لین دین سامان یا خدمات کے لئے چھوٹے تبادلے ہیں نیز پی او ایس ٹرمینلوں کا دخول کافی نہیں ہے۔ لاکھوں لوگوں کا اب بھی ایک بینک کھاتہ نہیں ہے، آن لائن ادائیگی کے طریقوں کو سمجھنے اور استعمال کرنے کے لئے پی او ایس فروخت کی جگہوں، انٹرنیٹ یا بنیادی ڈھانچے تک ان کی رسائی نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں چھوٹے قصبوں اور دیہی ہندوستان میں ڈیجیٹل لین دین کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچانے کے لئے ڈیجیٹل خدمات اور پی او ایس ٹرمینلوں کو بڑے پیمانے پر داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سال جولائی میں اے ٹی ایم اور پی او ایس ٹرمینلوں پر ڈیبٹ کارڈ استعمال کر کے 881 ملین لین دین کئے گئے تھے۔ ان میں سے 92 فی صد لین دین اے ٹی ایم سے نقد رقم نکالنے کے تھے۔ پس ہندوستانی ڈھانچے میں کارڈوں کا خاص مقصد نقد رقم نکالنے کا ایک ذریعہ ہے۔

ایک بڑی رکاوٹ ڈیجیٹل ہندوستان کے لئے غیر حاصل کردہ نشانے ہیں۔ موبائل انٹرنیٹ دخول دور دراز علاقوں میں اہم ہے کیوں کہ پی او ایس موبائل انٹرنیٹ کنکشن سے کام کرتا ہے۔ اس سے پہلے بینک کارڈ پر مبنی لین دین کے لئے پیسے لیتے تھے جسے اب تک ایک رکاوٹ بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ تک رسائی یا بنیادی افادیتوں تک کے بھی فقدان کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں خواندگی کی کم شرحوں کی وجہ سے لوگوں کے لئے ڈیجیٹل لین دین اختیار کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔

بغیر نقد رقم والی دیہی معیشت کے چیلنج

☆کرنسی سے مغلوب معیشت: ہندوستان میں نقد رقم کی گردش کی زیادہ سطح۔ گردش میں نقد رقم ہندوستان کی جی ڈی پی کا تقریباً 13 فی صد حصہ ہوتی ہے۔

☆لین دین زیادہ تر نقد رقم میں ہیں: تقریباً 95 فی صد لین دین نقد رقم میں ہوتے ہیں بیشتر غیر رسمی / غیر منظم شعبے کے ادارے اور کارکنان نقد رقم پر مبنی لین دین کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ مطلوبہ ڈیجیٹل خواندگی کے حامل نہیں ہیں۔

☆اے ٹی ایم کا استعمال زیادہ تر نقد رقم نکالنے کے لئے ہے اور آن لائن لین دین کے لئے نہیں ہے: تقریباً 21 کروڑ ''روپے کارڈوں،، سمیت بڑی تعداد میں اے ٹی ایم کارڈ ہیں لیکن تقریباً 92 فی صد اے ٹی ایم کارڈوں کا استعمال نقد رقم نکالنے کے لے کیا جاتا ہے۔ شہری اور نیم شہری علاقوں میں کیثر کارڈ رکھنے سے کم دیہی دخول کا پتہ چلتا ہے۔

☆فروخت کی جگہوں کے ٹرمینلوں کی محدود دستیابی: آر بی آئی کے مطابق جولائی 2016 کے اختتام پر مختلف جگہوں پر مختلف بینکوں کے ذریعے نصب کردہ پی او ایس ٹرمینلوں کی تعداد 1.44 ملین تھی۔ لیکن ان شہری/نیم شہری علاقوں میں واقع ہیں۔

☆موبائل انٹرنیٹ دخول دیہی ہندوستان میں کمزور رہتا ہے: ڈیجیٹل طور سے لین دین کرنے کے لئے انٹرنیٹ کنکشن کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہندوستان کے دیہی علاقوں میں انٹرنیٹ رابطے کا معاملہ خراب ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے غریب اور دیہی علاقوں میں خواندگی کی کم سطح ہونے کی وجہ سے ایک بڑے پیمانے پر پلاسٹک منی کے استعمال کو فروغ دینے کا معاملہ مشکوک ہوجاتا ہے۔ اس پر وزیر اعظم کی شروع کردہ بھیم (بھارت انٹرفیس فار منی) نامی اپلی کیشن کے ذریعے قابو پایا جارہا ہے۔

نجی شعبے کے بینک اپنی دیہی موجودگی میں مسلسل طور سے اضافہ کرتے رہے ہیں جیسا کہ مالی سال 2014 کے لئے ان کی سالانہ رپورٹوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے۔ اوسطاً دیہی علاقے 50 سے 65 فی صد تک ان کی نئی شاخوں کا سبب بنے ہیں۔ اعلی نجی قرض دہندگان آئی سی آئی سی بینک، ایکسس بینک، ایچ ڈی ایف سی بینک اور یس بینک گزشتہ پانچ برسوں میں بغیر بینک والے اور کم بینک والے علاقوں میں اپنی موجودگی میں اضافہ کرتے رہے ہیں۔ آر بی آئی نے بینکوں سے کہا ہے کہ وہ 2013 سے 2016 تک کے ایک تین سالہ سلسلے میں بغیر بینک والے دیہی مرکزوں (سطح V اور VI) میں شاخیں کھولنے کو ترجیح دیں۔ اس نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ ان علاقوں کے لئے نئی شاخوں کی کل تعداد کا کم سے کم 25 فی صد حصہ مختص کریں۔ اس کے علاوہ مرکزی بینک ایک سال کے لئے 25 فی صد سے زیادہ کھولی گئیں شاخوں کے لئے قرض دے گا جو اگلے سال میں معیارات حاصل کرنے کے لئے آگے لے جایا جائے گا۔

نیم شہری اور دیہی بازار اس وقت بڑے مرکزوں کے مقابلے میں زیادہ تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں نیز نتیجتاً شاخوں کی حالیہ توسیع کا ایک بڑا حصہ ان علاقوں میں رہا ہے۔ ان شاخوں کو تمام خدمات کے لئے ایک واحد جگہ والا انٹرفیس بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ٹکنالوجی مالی شمولیت کے سلسلے میں کافی سازگار ہوتی ہے جس میں پہیوں پر بینک کی شاخ بھی شامل ہے جو چلتی پھرتی گاڑی پر مبنی شاخ ہوتی ہے جس کا مقصد بغیر بینک والے دور دراز گاؤں کے ایک کلسٹر کے لئے بینک کاری کی خدمات فراہم کرنا ہے۔ لیکن ایک دیہی شاخ کو درپیش

بڑے مسائل میں سے ایک مسئلہ وہ وقت ہے جو وہ کاروبار کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام کرنے کے سلسلے میں لیتی ہے۔ایک دیہی شاخ چلانے کے اخراجات سطح I کے ایک شہر میں 9 لاکھ روپے کے مقابلے میں ماہانہ تقریباً 4 لاکھ روپے ہیں۔ دریں اثنا جب دیہی توسیع کے معاملے میں سرکاری شعبے کے بینک بھی پیچھے نہیں ہیں، مالی سال 14 میں ایس بی آئی نے 1053 شاخیں کھولی تھیں، جن میں سے 75 فی صد شاخیں دیہی اور نیم شہری علاقوں میں تھیں۔ اگرچہ دیہی شاخوں کو غیر منقولہ جائیداد کے کم کرایوں سے فائدہ ہوتا ہے۔لیکن خدمات فراہم کرنے اور عملہ رکھنے کے اخراجات سے یہ فوائد برابر ہو جاتے ہیں لیکن چوں کہ آر بی آئی نے دیہی علاقوں میں 25 فی صد نئی شاخیں کھولنے کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس لئے بینکوں نے دیہی علاقوں میں جارحانہ طور سے جسارت کا مظاہرہ کیا ہے۔

امکانات اور آگے کا راستہ

جب 1.3 ارب لوگوں کی آبادی والے ایک ملک میں 86 فی صد کرنسی نوٹوں کو چند گھنٹوں میں غیر قانونی قرار دے دیا جائے تو روزمرہ کی زندگی میں خلل پیدا ہونا لازمی ہے۔ خاص طور سے اس صورت میں جب ہندوستان کی زیادہ تر اقتصادی سرگرمی اب بھی غیر رسمی شعبے میں بغیر چیک والی ادائیگیوں سے انجام دی جاتی ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف بڑے پیمانے پر براہ راست اور غیر براہ راست ٹیکس کی چوری ہوتی ہے بلکہ معیشت کی حقیقی صورت حال تک رسائی کی عدم صلاحیت بھی سامنے آتی ہے۔ مثال کے طور پر جب کہ کسانوں کی آمدنی پر ٹیکس نہیں لگایا جاتا ہے، ان میں سے بیشتر کسان اب سب سے پہلے 1998 میں شروع کردہ کسان کریڈٹ کارڈوں اور بغیر فرل والے بینک کھاتوں کے حامل ہیں جن کی تشکیل میں موجودہ حکومت نے کافی اضافہ کیا ہے لیکن زرعی معیشت اب بھی بچولیوں اور تاجروں کے زیر کنٹرول ہے جو قیمتوں میں فرق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کسانوں کو صرف نقد رقم میں ادائیگیاں کرتے ہیں۔

جن دھن آدھار موبائل (جے اے ایم) لین دین کی ڈیجیٹل ثقافت کی حوصلہ افزائی کرسکتا ہے۔ ملک کے ہر ایک دور دراز کونے تک پہنچنے کے لئے اس کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ آدھار 2009 میں متعارف کیا گیا تھا لیکن سات سال کے اندر اس پروجیکٹ میں 1.07 ارب لوگوں یا ملک کی تقریباً 88 فی صد آبادی کا اندراج کیا گیا ہے۔ سرکاری منتقلیاں جے اے ایم طریقے سے کی جاتی ہے۔ اس سے لوگوں کو ڈیجیٹل لین دین کے بارے میں بیداری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

حکومت کے ذریعے بغیر نقد رقم والی معیشت کے لئے براہ راست تعاون: شہریوں اور حکومت کے درمیان تفاعل کے بڑی تعداد میں اہم مراکز ہیں۔ ان معاملات میں حکومت کا کردار کچھ ادائیگیوں کے لئے بغیر نقد رقم والے لین دین کو لازمی بنانا نیز ایک متعین رقم سے تجاوز کرنے والی کچھ خدمات کے لئے اسے لازمی بنانا ہوگا جو کہ پہلے ہی شروع کیا جا چکا ہے۔ مثال کے طور پر پاسپورٹوں کے لئے ادائیگی کو بغیر نقد رقم (آن لائن ادائیگیوں یا بینک ڈرافٹوں) کے ذریعے لازمی قرار دیا جاسکتا ہے۔ جب کہ مختلف ٹیکسوں (آمدنی، فروخت یا ایکسائز محصولات) کی ادائیگیاں بھی بغیر نقد رقم والے طریقوں سے لازمی قرار دی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ غیر منظم شعبے (گھریلو نوکر، خاکروب وغیرہ) کو تنخواہ کے طور پر کنبوں کے ذریعے کی گئی ادائیگیوں پر ٹیکس میں رعایت (مثلاً 1 سے 2 فی صد تک) سے بغیر نقد رقم والی ادائیگیوں کو فروغ مل سکتا ہے۔ اس سے دو باتیں ہوں گی۔ ایک کنبوں کو بغیر نقد رقم کے کام کرنے کی ترغیب ملے گی اور دوسری بیشتر غیر منظم شعبے کو مالی طور سے شامل کیا جاسکے گا۔ مذکورہ بالا بغیر نقد رقم والے لین دین کے سلسلے میں ترغیبات اور لازمی ہدایات کے علاوہ ایسے کچھ براہ راست سرکاری پروگرام والے لین دین کے لئے بڑا پلیٹ فارم تیار کیا جاسکتا ہے۔

جن رکاوٹوں کو پالیسی کی تشکیل میں دور کئے جانے کی ضرورت ہے، ان میں قبولیت کا فقدان اور لین دین کے زیادہ اخراجات شامل ہیں لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر ان دو رکاوٹوں کو دور کیا جانا بھی ہے، تب بھی بغیر نقد رقم والے لین دین خود کار نہیں ہوں گے۔ سفارش کے لئے ڈھانچے میں بغیر نقد رقم والی ادائیگی کے ذرائع سے مالی شمولیت کو فروغ دینے کے ان پانچ چیزوں پر فی الواقع توجہ دی جانی چاہئے جو دستیابی، رسائی، قبولیت، قابل استطاعت اور بیداری ہیں۔

حکومت کو دیہی علاقوں میں بنیادی ضروریات کو یقینی بنانا چاہئے نیز بنیادی ڈھانچے کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ پنچایتیں وغیرہ بغیر نقد رقم والے / بینک کاری کے لین دین کے بارے میں بیداری پیدا کرنے میں مدد کرسکتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر لانے کے لئے مالی خواندگی ایک لازمی چیز ہے۔ نقد رقم ادا کرنے کے بجائے، ڈیجیٹل ادائیگی یا بینکوں کے ذریعے ادائیگی کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے۔ بینک کھاتے کے ساتھ بہبود کی تمام سرگرمیوں کا رابطہ بہت اہم قدم ہے۔ بینک کاری کی ایک مضبوط بنیاد بغیر نقد رقم والی معیشت کے لئے بنیادی اولین شرط ہے۔ آگے کا راستہ صاف ہے۔ الیکٹرانک ادائیگیوں تک رسائی نیز ان کے بارے میں بیداری کو بہتر بنانے کے لئے ایک درمیانہ مدتی حکمت عملی کے ساتھ مالی خواندگی کی ایک ملک گیر مہم۔ مالی تعلیم کے نشانہ شدہ پروگراموں سے مالی ہنرمندیوں اور قرض کے انتظام کو بہتر بنایا جاسکتا ہے نیز دیہی ہندوستان میں کھاتہ جاتی ملکیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

ایس وائی قریشی

نوٹوں کی منسوخی:

انتخابات میں کالے دھن کے خلاف اہم قدم

امید کی جاتی ہے کہ نوٹ منسوخی کا یہ بے مثال قدم بدعنوانی سے پاک انتخابات کے انعقاد میں ایک رحمت ثابت ہوگا جہاں نقدی سے مبرٰی لین دین شفافیت کی اعلٰی سطح کو یقینی بنائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ طویل مدت سے زیر التوا انتخابی اصلاحات بالآخر حقیقت میں تبدیل ہوں گی۔

مضمون نگار ہندوستان کے چیف الیکشن کمشنر رہ چکے ہیں۔انہوں نے ''این ان ڈوکومینٹیڈ ووندر-دی میکنگ آف دی گریٹ انڈین الیکشن'' نامی کتاب تصنیف کی ہے۔

syquraishi@gmail.com

برسوں سے ہندوستانی سیاست میں رائے دہندگان کوراغب کرنے اور چناؤ جیتنے کے لئے مالی قوت کا بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ہندوستان میں انتخابات کے تعلق سے عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ پولنگ سے پہلے والی رات میں پیسے اور شراب کی تقسیم عوام کے نمائندوں کا فیصلہ کرتی ہے۔اس حقیقت کے ٹھوس ثبوت اور شواہد ہیں کہ ملک میں برسوں سے ہماری سیاسی پارٹیوں کے ذریعے چناؤ کے دوران بڑے پیمانے پر پیسے کے استعمال سے صاف ستھرے اور بدعنوانی سے پاک انتخابی عمل متاثر ہوتا رہا ہے۔

ایسوسی ایشن آف ڈیموکریٹک ریفارم (اے ڈی آر) نامی ادارے کے ایک تجزیے کے مطابق تمل ناڈو، مغربی بنگال، کیرل، پڈوچیری اور آسام کے سال 2011 کے اسمبلی انتخابات میں امیدواروں کے ذریعے داخل کئے گئے حلف ناموں کے مطابق 5 7 6امیدوار (3547 کے 16فی صد) کروڑ پتی تھے جب کہ ان میں سے 50فی صد امیدواروں نے کبھی انکم ٹیکس ریٹرن داخل نہیں کیا۔ دیگر ریاستوں میں بھی صورت حال مختلف نہیں ہوگی۔

انتخابات میں بویا گیا بدعنوانی کا بیج ملک کی انتظامیہ میں بھی پھلنے پھولنے لگا۔امیدوار اور سیاسی پارٹیاں انتخابی مہم میں کروڑوں روپے خرچ کرتی ہیں، اس لئے اقتدار میں آنے کے بعد انہیں کسی بھی طرح سے خرچ کئے گئے پیسے کے عوض زیادہ سے زیادہ فنڈ اکٹھا کرنا ہوتا ہے۔ فنڈ کی وصولی کا یہ عمل سیاست دانوں اور افسر شاہی کے درمیان سانٹھ گانٹھ کی راہ ہموار کرتا ہے۔ جب نظام حکمرانی کے یہ دو اہم ستون اس ناپاک گٹھ جوڑ کے لئے ہاتھ ملاتے ہیں تو بدعنوانی کی جڑیں شعبہ ہائے زندگی اور سماج میں ہر سو پھیل جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ کانسٹبل اور پٹواری جیسے کم رتبے والے سرکاری عہدیدار سے جب استفسار کیا جاتا ہے تو ان کا ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ ''اوپر تک دینا ہے''۔

انتخابات کا سرکاری فنڈ

ایسا بھی نہیں ہے کہ انتخابات میں پیسے کے بے دریغ استعمال سے سیاسی لیڈر خوش اور مطمئن ہیں۔انہوں نے اس معاملے پر اپنی تشویش کا اظہار بھی کیا ہے۔تاہم اس کے تصفیے کے لئے ایک سنجیدہ بحث ومباحثہ نہ ہونے کی وجہ سے سیاسی لیڈروں کی تشویش محض زبانی خرچ لگتی ہے۔ اس معاملے میں پارلیمانی مباحثوں میں غوروخوض کیا گیا، کمیٹیاں تشکیل دی گئیں لیکن ہر بار یہی نتیجہ برآمد ہوا کہ اس مسئلے کا ایک ہی حل ہے کہ انتخابات کی سرکاری فنڈنگ ہونی چاہئے۔

اس معاملے پر کئی کمیٹیاں قائم کی گئیں جن میں سب سے معروف 1999 میں تشکیل دی گئی اندرجیت گپتا کمیٹی تھی۔ یہ کمیٹی ڈاکٹر منموہن سنگھ، مسٹر سومناتھ چٹرجی اور دیگر سینئر رہنماؤں پر مشتمل تھی۔اس کمیٹی نے

انتخابات کے لئے صرف جزوی سرکاری فنڈنگ کی سفارش کی تھی۔ اس کے ساتھ یہ شرط بھی تھی کہ اس کے لئے صرف وہی سیاسی پارٹیاں مستحق ہوں گی جن میں اندرونی جمہوریت ہے لیکن اس کو کسی بھی پارٹی نے سنجیدگی سے نہیں لیا۔

الیکشن کمیشن آف انڈیا کو انتخابات سے قبل رائے دہندگان کو رشوت کے طور پر پیسے کے استعمال پر سب سے زیادہ تشویش ہے۔ اس لئے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کا عہدہ سنبھالنے کے بعد میں نے اپنی پہلی پریس کانفرنس میں اپنے لئے دو چیلنج طے کئے۔ پیسے کا غلط استعمال اور رائے دہندگان کی سرد مہری۔ سنجیدگی کے ساتھ ان دو امور کے تصفیے کے لئے دو نئے ڈویژن قائم کیے گئے اور دونوں نے ہی اپنی ذمہ داری کو کامیابی کے ساتھ انجام دیا۔ ایک ڈویژن کے تحت ووٹروں کی بڑی تعداد میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال اور دوسرے ڈویژن کے تحت انتخابات کے دوران رائے دہندگان کو لبھانے کے لئے کروڑوں روپے کی نقدی اور شراب سمیت دیگر سامان ضبط کئے گئے۔ ان موثر اقدامات سے ہمیں زبردست کامیابی ملی جس میں یوپی میں ایک موجودہ ممبر اسمبلی کو معطل کرنا اور نااہل قرار دینا اور جھارکھنڈ میں راجیہ سبھا کی دوسیٹوں کے لئے انتخابات کو منسوخ کرنا بھی شامل ہے۔

اس سمت میں کام کرتے ہوئے انتخابات کے دوران پیسے کا غیر قانونی استعمال سے متعلق رائے دہندگان میں عام بیداری کے لئے مہم شروع کی گئی۔ سال 2011 سے ہر سال 25 جنوری کو رائے دہندگان کے قومی دن کا اہتمام کیا گیا۔ رائے دہندگان کے اندراج سے متعلق دنیا کا سب سے بڑا پروگرام شروع کیا گیا، نئے رائے دہندگان جن میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی تھی، ان کو اپنے حق رائے دہی کے استعمال کا عزم دلانا، اب تک تقریباً 140 ملین رائے دہندگان ضمیر کی آواز پر ووٹ دینے کا عزم کر چکے ہیں۔

انتخابات کے دوران امیدواروں اور پارٹیوں کے ذریعے اخراجات پر نگرانی رکھنے والے ڈویژن، رائے دہندگان میں عام بیداری سے متعلق ڈویژن اور ایک مستعد ذرائع ابلاغ اور سول سوسائٹی کے سبب امیدواروں اور سیاسی پارٹیوں کے چناوی اخراجات میں ہیرا پھیری کرنا اور انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرنا بہت زیادہ دشوار ہو گیا۔

اس کے باوجود یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ انتخابات میں کالے دھن کا استعمال ابھی بھی جاری ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ایک جمہوری عمل میں پیسے کے بغیر چناؤ لڑنا ناممکن ہے۔ تاہم چناؤ کے اس عبوری عمل میں پیسے کے استعمال کی اتنی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ جہاں صرف امیر ہی چناؤ لڑ سکیں اور سیاسی نظام پر قبضہ کر لیں۔

اس لئے قانون نے انتخابات کے دوران امیدواروں کے ذریعے انتخابی اخراجات کی ایک حد طے کی ہے۔ گرچہ یہ تعجب کی بات ہے کہ اس حد کا اطلاق سیاسی پارٹیوں پر نہیں کیا گیا۔ سیاسی پارٹیوں پر اخراجات کی حد نہ طے کئے جانے سے اخراجات کی حد کی منطق ہی بے معنی ہوگئی اور مالی بے ضابطگیوں کے تعلق سے ابہام کی صورت حال پیدا ہوگئی۔ اس کا فائدہ اٹھا کر تمام سیاسی پارٹیاں اپنی حریف پارٹی کو شکست دینے کے لئے ہزاروں کروڑ روپے خرچ کرتی ہیں۔ 2014 کے عام انتخابات کے دوران انتخابی مہمات پر تقریباً 30000 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔

یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟ اس کے لئے کارپوریٹ فنڈ، چھوٹے چندے، کوپن کی فروخت اور ممبر شپ فیس کے علاوہ بینکوں میں جمع رقم پر سود، کرایہ اور محصولیاتی آمدنی ذرائع ہوسکتے ہیں۔ لیکن سیاسی پارٹیوں کو دیئے جانے والے چندوں میں شفافیت نہیں ہے۔ تمام عطیات کے 75 تا 80 فی صد فنڈ ذرائع کا انکشاف کئے بغیر نقد چندے کے طور پر دکھائے جاتے ہیں۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔ یہ پیسہ غیر ممالک، جرائم پیشہ افراد، منشیات فروشوں یا زمین و جائیداد کی غیر قانونی خرید و فروخت کرنے والوں کی جانب سے بھی ہوسکتا ہے۔

''نوٹ برائے ووٹ'' ہمارے انتخابات میں ایک مستقل مقام رکھتا ہے جیسے وکی لیکس کے ذریعے کئے گئے انکشاف میں امریکی سفارتی حلقوں نے کیا ہے۔ اسی طرح کے انکشافات میں دعویٰ کیا گیا کہ سال 2009 میں تمل ناڈو سے تعلق رکھنے والے ایک مرکزی وزیر نے ایک ضمنی چناؤ کے دوران رائے دہندگان کو 5000 روپے فی کس دینے، اپنی کامیابی کے بعد اس سیاسی لیڈر نے اپنے اس فارمولے کو ہر حال میں جیت والا قرار دیا۔ یہ بدنام ''تھرومنگلم فارمولہ'' ہمارے لئے ایک زبردست چیلنج بن گیا۔

الیکشن کمیشن نے سال 2014 کے انتخابات کے دوران تقریباً 300 کروڑ روپے ضبط کئے۔ سال 2014 میں تمام اسمبلی چناؤ کے دوران ضبط کیا گیا پیسہ اب تک کا سب سے زیادہ پیسہ تھا۔ مثال کے طور پر بہار میں سال 2015 کے اسمبلی انتخابات کے دوران نقد پیسے کی ضبطی سب سے بڑی ضبطی (19 کروڑ روپے) تھی۔ تمل ناڈو میں یہ ہندسہ 100 کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا۔

عوام میں سیاست دانوں سے متعلق آج یہ تاثر ہے کہ تمام سیاست دان بدعنوان ہیں۔ سیاست دانوں کی اس طرح کی شبیہ جمہوریت کے لئے اچھی نہیں ہے۔ ملک میں ایماندار سیاست دانوں کی کمی نہیں ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ہندوستان نے ان ایماندار اور عظیم سیاسی رہنماؤں کی بدولت ہی دنیا میں ایک بلند مقام حاصل کیا ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ زمین جائیداد کی خرید و فروخت یعنی رئیل اسٹیٹ میں سب سے زیادہ کالا دھن ہے۔ اس نے ہی سال 2008 میں ہندوستانی معیشت کو عالمی کساد بازاری کے منفی اثرات سے محفوظ رکھا تھا۔ لیکن چناؤ میں غیر قانونی پیسے کا بے دریغ استعمال مناسب نہیں ہے۔ 500 اور 1000 روپے کی قدر والے نوٹوں کی منسوخی سے متعلق وزیر اعظم کا فیصلہ صحیح وقت پر کیا گیا فیصلہ ہے کیوں کہ کچھ ہی وقت بعد ملک کی پانچ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات شروع ہونے والے تھے۔ اس اعلان

کے بعد ایسی پارٹیاں اور امیدوار جو پیسے کے استعمال سے چناؤ لڑنا چاہتے تھے، انہیں تذبذب میں مبتلا ہونا پڑا کہ اب وہ منسوخ شدہ نوٹوں کا کیا کریں۔

میری ذاتی رائے ہے کہ آنے والے چناؤ پر نوٹوں کی منسوخی کا زبردست اثر پڑے گا کیوں کہ چناؤ سے قبل کالا دھن تقسیم کے مرحلے میں تھا۔ یہاں تک کہ اس فیصلے سے سرحد پار سے جعلی کرنسی پر بھی کاری ضرب لگے گی۔ چناؤ کے دوران جعلی کرنسی سے متعلق سرگرمیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

پہلے انتخابات میں کالے دھن کے استعمال کے لئے مختلف علاقوں میں پیسوں کی تقسیم عام طور پر پولنگ کی تاریخ کے قریب اور انتخابی ضابطہ اخلاق کے نفاذ کے بعد کی جاتی ہے لیکن جب الیکشن کمیشن نے اس کے خلاف کارروائی شروع کی تو سیاسی پارٹیوں نے پیسے کی تقسیم کا عمل آگے پیچھے کر لیا۔ یہی وجہ ہے کہ انتخابات سے چند ہفتوں قبل نوٹوں کی منسوخی کے اعلان سے پیسوں کی تقسیم کا عمل متاثر ہوگا۔

''این ان ڈوکومینٹیڈ ووِنڈر- دی میکنگ آف دی گریٹ انڈین الیکشن'' عنوان سے میری کتاب میں چناؤ کے دوران پیسوں کی تقسیم کے مختلف 40 طریقوں کا تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ مجھے اس میں ذرہ برابر شک نہیں ہے کہ اس طرح کے غیر قانونی عمل کے سدباب کے لئے جلد ہی نئے طریقے دریافت کئے جائیں گے تاہم اس میں وقت لگے گا اور یہ کہ انتخابات کسی بھی طرح کی غیر قانونی سرگرمی سے پاک رہیں گے۔

انتخابات کے انعقاد سے حاصل کئے گئے تجربے کو نوٹوں کی منسوخی سے ہونے والے فائدوں کو مستحکم کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ وزیراعظم کے ذریعے نوٹ منسوخی کے فیصلے کے اعلان کے چند دنوں بعد میں نے اخبار میں شائع اپنے ایک مضمون میں یہ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کالے دھن کے خلاف اس تحریک کو کمزور کرنے کے لئے بینک افسروں کی مدد سے منی لانڈرنگ کی صنعت وجود میں آجائے گی اور یہ ایک درست پیش گوئی ثابت ہوئی۔ میں نے متنبہ کیا تھا کہ حکومت ہر جگہ موجود رہنے والے دلالوں اور سازشی بینک افسران پر کڑی نگاہ رکھے۔ یہ مشورہ میرے تجربے کی بنیاد پر تھا۔ ایک مرتبہ ہماری (الیکشن کمیشن کی) اخراجات پر نگرانی رکھنے والی ٹیم نے دو کروڑ روپے لے جانے والی ایک گاڑی کو روکا۔ ہمیں بتایا گیا کہ اس رقم کو اے ٹی ایم میں ڈالنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا تو ہم نے معذرت کے بعد اس گاڑی کو جانے کی جازت دے دی۔ اگلے دن ٹیم نے دگنی رقم کے ساتھ ایک گاڑی کو پکڑا جس میں پھر پہلی والی وضاحت دی گئی۔ لیکن جب ہم نے گیارہ کروڑ روپے کے ساتھ ایک تیسری گاڑی کو پکڑا تو اس نے بھی اے ٹی ایم کے لئے رقم کا حوالہ دیا۔ ہم نے اس معاملے میں جانچ اور تفتیش کا فیصلہ کیا اور پایا کہ گاڑی میں رقم کے ساتھ مسلح محافظ نہیں ہیں اور اس طرح کی گاڑی کے لئے لازمی دیگر حفاظتی انتظامات بھی نہیں ہیں۔ میں نے اس سلسلے میں فوراً ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر ڈی سباراؤ سے رابطہ قائم کیا جنھیں پیسے کے اس غیر قانونی استعمال پر حیرت ہوئی اور انہوں نے اس کی تحقیقات کے فوراً احکامات جاری کئے۔

مئی 2016 میں اختتام پذیر اسمبلی انتخابات کے آخری موقع پر الیکشن کمیشن آف انڈیا کا ایک بے مثال قدم دیکھنے کو ملا جب چناؤ کے دوران پیسے کے بے دریغ استعمال کے سبب الیکشن کمیشن کو تمل ناڈو کی دو اسمبلی سیٹوں اراداکورچی اور تھجاوور کے چناؤ کو منسوخ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ چناوی پینل نے اس وقت کی حکومت سے کالے دھن کے استعمال کے پختہ ثبوت پر چناؤ منسوخ کرنے کے لئے مستقل آئینی اختیارات طلب کئے تھے۔

حالاں کہ وزارت قانون نے اس وقت اس تجویز کو مسترد کر دیا تھا لیکن مجھے امید ہے کہ وزیراعظم کالے دھن کے خلاف اپنی اس جنگ کے مدنظر اس تجویز پر غور وخوض کریں گے۔

بی جے پی کے اقتصادی امور سیل کے سربراہ گوپال کرشن اگروال کا کہنا ہے کہ نوٹوں کی منسوخی کی مہم سے انتخابات کے دوران کالے دھن کا استعمال خواہ مستقل طور پر ختم نہ ہو لیکن موجودہ اسمبلی انتخابات کے دوران کالے دھن کی لعنت سے ضرور راحت ملے گی۔ اب تک سیاسی پارٹیوں پر دباؤ تھا کہ وہ انتخابات کے دوران اپنے تمام اخراجات کا گوشوارہ پیش کریں لیکن اس طرح کے پیسے کے چلن کے سبب یہ ضابطہ موثر نہیں ہوا۔ ان کا مزید یہ کہنا ہے کہ اس فیصلے سے کالے دھن کی فراہمی متاثر ہوگی اور انتخابات کے دوران سیاسی پارٹیوں کے اخراجات میں خاطر خواہ کمی واقع ہوگی۔

یہ دعوے صرف ایسی صورت میں ہی درست ثابت ہوں گے جب طویل عرصے سے زیر التوا انتخابی اصلاحات سے متعلق تجاویز پر بغیر کسی تاخیر کے کارروائی کی جائے۔

انتخابی عمل پر باریکی سے نظر رکھنے والی تنظیم ایسوسی ایشن آف انڈیا ڈیموکریٹک رائٹس (اے ڈی آر) سے وابستہ ڈاکٹر ترلوچن شاستری کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے تقسیم کے لئے دستیاب فنڈ پر اثر پڑ سکتا ہے تاہم اس سے سیاسی پارٹیوں کو معاملات میں توازن کے لئے خزانہ سے بھرپائی کے وعدے کے لئے حوصلہ ملے گا۔ اس ضمن میں الیکشن کمیشن کو سپریم کورٹ سے احکام ملے ہیں تاہم ان پر قریب سے نگاہ رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

بڑے نوٹوں کی منسوخی اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والے معاملات کے بلاشبہ انتخابی اصلاحات پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ حالاں کہ اس فیصلے کا بنیادی مقصد یہ نہیں تھا۔ نوٹ منسوخی کے بعد زبردست چیلنجوں کا سامنا ہوا، حکومت کی ای بینکنگ، ای ویلیٹ وغیرہ کے لئے مہم ہر کسی کی زبان پر آگئیں۔ یہ بھی کالے دھن کے خاتمے کے لئے خوش آئند بات ہے جب کہ ایک رکشہ والا یا ایک سبزی فروش کو نقد لین دین روکنے کے لئے کیا جائے گا تو اس سے ملک میں ایک مضبوط بینکنگ نظام اور ایک اعلیٰ معیاری مالی نظام کے قیام میں مدد ملے گی۔

تاہم اس سے 2000 روپے کے نقد چندے سے متعلق سیاسی پارٹیوں کے استثناء کو لازمی طور پر ختم کرنے

کے ناگزیر مطالبے کو تقویت ملے گی۔ اس میں 80 فی صد سیاسی چندوں کی غیر شفافیت پر نظر رکھنے میں مدد ملے گی جو اکثر سیاسی پارٹیاں نقد چندے کے معاملے میں اختیار کرتی ہیں۔ اس طرح کی رقم اوسطاً 1000 کروڑ روپے سالانہ ہوتی ہے۔

ایک دیگر اہم بات وزیر اعظم کی اپنی پارٹی کے ممبران اسمبلی و پارلیمنٹ کے لئے ہدایت ہے جس میں انہوں نے تمام ممبران سے 8 نومبر تک اپنے تمام بینک کھاتوں کے لین دین کی تفصیلات پیش کرنے کے لئے کہا تھا۔ اس پر کئی سوالات اٹھائے گئے۔ اس پر میرا ردعمل یہ ہے کہ وزیر اعظم کے فیصلے پر تنقید کرنے اور وزیر اعظم اور کیا بہتر کر سکتے تھے، اس کے بجائے ہم سیاست دانوں کی مالی شفافیت کی جانب ایک پہلے مثبت قدم کے طور پر اس کا خیر مقدم کیوں نہ کریں؟ حکومت کی جانب سے بے نامی جائیداد کے سودوں کو روکنے کے لئے ایک قانون وضع کرنا اور اس کے تحت کارروائی کرنا ایک اور بڑی پہل ہے۔ اس کے انتخابات میں کالے دھن کے استعمال کے خلاف اچھے اثرات مرتب ہوں گے کیوں کہ بے نامی جائیدا غیر قانونی انتخابی فنڈ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ نوٹ منسوخی کا یہ بے مثال قدم بدعنوانی سے پاک انتخابات کے انعقاد میں ایک رحمت ثابت ہوگا جہاں نقدی سے مبرّیٰ لین دین شفافیت کی اعلی سطح کو یقینی بنائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ طویل مدت سے زیر التوا انتخابی اصلاحات بالآخر حقیقت میں تبدیل ہوں گی۔

☆☆☆

کرائے کے علاوہ دیگر مدوں سے مالیہ حاصل کرنے اور ٹکٹ کی فروخت ڈیجیٹل طریقے سے کرنے کی حوصلہ افزائی کے لئے پہل

☆ وزیر ریلو جناب سریش پربھاکر پربھو نے درج ذیل پالیسی پہل قدمیوں کا افتتاح کیا ہے۔ ان پہل قدمیوں میں محکمے کے باہر جا کر اشتہارات دے کر مالیہ کمانا، مطالبے پر خدمات کی فراہمی، ریل گاڑیوں کو برانڈ ناموں سے موسوم کرنا، غیر بھاڑہ مالیہ پالیسی پر توجہ مرکوز کرنا، اے ٹی ایم پالیسی اور ریزرو اور غیر ریزرو ٹکٹوں کی فروخت کو ڈیجیٹل طریقے سے فروغ دینے کے لئے جدید ترین طریقوں کو فروغ دینا وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے جموں وکشمیر ریلوے نیٹ ورک پر ایک دستاویزی فلم کا بھی اجرا کیا۔ ریلوے کے وزیر مملکت جناب راجن گوہن بھی اس موقع پر خصوصی طور پر موجود تھے۔ ریلوے بورڈ کے چیئرمین جناب اے کے متل، ریلوے بورڈ کے ٹریفک ممبر محمد جمشید سی ایم ڈی، آئی آر سی ٹی سی، جناب اے کے منوچہ، ریلوے بورڈ کے دیگر ممبران اور سینئر اہلکار بھی اس موقع پر ریلوے بھون میں موجود تھے۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ریلوے کے وزیر جناب سریش پربھاکر پربھو نے کہا کہ ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دینے کی سمت میں مختلف اقدامات کئے جارہے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ انڈین ریلویز کے کرائے کے علاوہ مالیہ کو بڑھانے کے لئے نئے اختراعی نظریات ذہن میں ہیں اور اب کرائے کے علاوہ مالیہ سب کئی پالیسی اقدامات کئے گئے ہیں۔ ریلوے کے وزیر مملکت جناب راجن گوہن نے کہا کہ بھارتی ریلویز کی کرائے کے علاوہ مالیہ کوششوں سے کافی مالیہ حاصل ہوگا اور نقدی کے بغیر لین دین کے اقدامات سے زیادہ تیزی آئے گی۔ غیر بھاڑہ مالیہ میں اضافہ کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں، ان میں غیر کرایہ مالی پالیسی، محکمے کے باہر اشتہارات حاصل کرنے کی پالیسی، ریل گاڑیوں کو برانڈ کے نام سے موسوم کرنے کی پالیسی، کنٹینٹ آن ڈیمانڈ اور ریل ریڈیو پالیسی وغیرہ شامل ہیں۔ بجٹ اعلانات کے مطابق کرایہ کے علاوہ دیگر مدوں سے مالیہ میں اضافی کی غرض سے وزارت ریلوے نے کرایے کے علاوہ مالیہ کمانے کی نیت سے نئی پالیسیوں کا اعلان کیا ہے۔ یہ پالیسیاں ایسی وضع کی گئی ہیں، جن کے ذریعے ریل گاڑیوں کے اندر اور دیگر مقامات پر مثلاً پلوں اور دیگر اثاثوں پر اشتہارات لگانے اور اُس کا کرایہ وصول کرنے، پلیٹ فارموں پر اے ٹی ایم کی مشینیں لگانے کا راستہ اپنایا جائے گا اور اس کے ذریعے ریلوے کو ملنے والے مالیے میں اضافہ ہوگا۔ ان پالیسیوں کی اہم خصوصیات یہ ہیں: یہ پالیسیاں صنعت میں کلیدی کردار ادا کرنے والوں کی جانب سے موصول ہونے والے ردعمل یعنی فیڈ بیک پر منحصر ہیں۔ ان پالیسیوں میں شامل چند کلیدی نکات درج ذیل ہیں: ☆ طویل المدت ٹھیکے- دس سالوں کے لئے ☆ بھارتی ریلوے کے تحت سنگل پوائنٹ رابطہ- غیر کرایہ مالیہ ڈائریکٹوریٹ ☆ شراکت دار کی معتبریت- اس میں تکنیکی اور مالی صلاحیت ماڈل شامل ہے ☆ شفاف طریقہ کار- ای- نیلامی ☆ ریلوے اثاثوں کے لئے بہتر میڈیا منصوبہ بندی- زون کے لحاظ سے/ ریل گاڑیوں کے لحاظ سے/ اسٹیشنوں کے لحاظ سے پیکجوں کی فراہمی۔ غیر کرایہ مالیہ پالیسی کے تحت درج ذیل نکات شامل ہیں: ☆ پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ بھارتی ریلوے غیر کرایہ وسائل آمدنی کے ذریعے ایسی تجاویز پر توجہ مرکوز کرے جن پر اب تک توجہ مرکوز نہیں کی جا سکی۔ ☆ ڈویژنل/ شونل سطح پر این آف آر تجزیہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو ضرورت، آپریشن اور قانونی افادیت کا جائزہ لے گی ☆ یہ ایجنسی شفاف ٹینڈرنگ پروسس کا راستہ اپنائے اور ای- آکشن عمل میں لائے گی ☆ سب سے زیادہ بولی لگانے والے کو موقع دینے کے لئے ایک بار انکار کرنے کا متبادل بھی پیش کیا جائے گا۔ ☆ بھارتی ریلوے پانچ برسوں کی مدت کے لئے غیر کرایہ جاتی مالیہ ٹھیکے بھی دے گی ☆ غیر کرایہ جاتی پالیسی آمدنی کی اسکیم کا خاکہ وضع کرنے میں پبلک/ پرائیوٹ شعبے کے دخل کا راستہ بھی ہموار کرے گی ☆ پورا عمل بغیر کسی لاگت کے مکمل ہوگا اور بھارتی ریلوے پر کوئی وزن نہیں پڑے گی۔ آؤٹ آف ہوم اشتہار کی پالیسی کے تحت ریلوے کے اثاثوں کو اشتہارات کے ذریعے بروئے کار لایا جائے گا۔ بھارتی ریلوے نے آر آئی ٹی ای ایس کو اس مقصد کے لئے کنسلٹنٹ مقرر کیا ہے۔ جس نے ارنیسٹ اینڈ ینگ کو پیشہ وارانہ میڈیا مارکیٹ تجزیہ ایجنسی مقرر کیا ہے۔ ٹرین برانڈنگ پالیسی کے تحت بھارتی ریلوے کی آمدنی کو اشتہارات کے ذریعے بڑھاوا دینا ہے اور اس کے تہت داخلی اور خارجی اشتہارات پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ بھارتی ریلوے نے اس مقصد کے لئے آر آئی ٹی ای ایس کو اپنا مشیر مقرر کیا ہے جس نے ارنیسٹ اینڈ ینگ کو پیشہ وارانہ میڈیا مارکیٹ تجزیہ ایجنسی کے طور پر یہ ذمہ داری قبول کی ہے۔ اس کے تحت ٹھیکے کی مدت دس برس کی ہے۔ مطالبے پر مواد فراہم کرنے اور ریل ریڈیو پالیسی کے تحت ریل گاڑیوں میں تفریحات پر مبنی خدمات کی جدید کاری اور اسٹیشنوں کی جدید کاری شامل ہے۔ ان تفریحاتی خدمات آڈیو یعنی سمعی (پی اے نظام) اور ریڈیو سسٹم (مسافروں کے ذاتی آلات) ریل گاڑیوں اور پلیٹ فارموں پر دستیاب کرائے جائیں گے۔ اس کے تحت فلمیں، سوز، تعلیمی پروگرام ادائیگی پر اور غیر ادائیگی، دونوں صورتوں میں دستیاب ہوں گے۔

☆☆☆

ارپیتا مکھرجی/تنوا یم گوئل

کم نقد والی معیشت

بین اقوامی منظر بمقابلہ ہندوستانی صورت حال

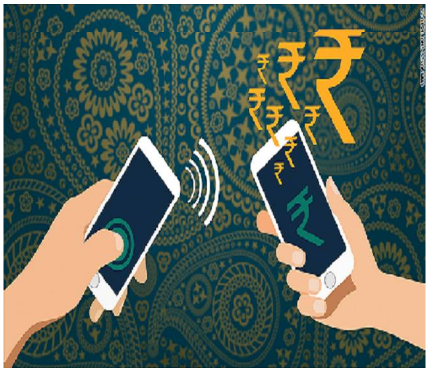

جون 2016 میں ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے ''ہندوستان میں ادائیگی اور تصفیے مجوزہ کے نظام 2018'' کے عنوان سے ایک رپورٹ جاری کی تھی جس میں ادائیگی اور تصفیے کے بہترین نظاموں میں سے ایک نظام قائم کرکے ہندوستان کو ایک کم نقد رقم والی معیشت بنانے کے بارے میں تصور کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد سماج کے تمام طبقوں کے ذریعے الیکٹرانک ادائیگیوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا ہے جس سے ایک بڑا غیر رسمی شعبہ رسمی معیشت میں داخل ہوسکے گا، ٹیکس کی بنیاد میں اضافہ کیا جاسکے گا، کالے دھن میں کمی آسکے گی نیز دہشت گردی اور انتخابات کے سلسلے میں نقد رقم کی فراہمی میں کمی آسکے گی۔ ہندوستان کے وزیراعظم نے یہ بات بار بار کہی ہے کہ ہندوستان کو بغیر نقد رقم والا سماج بننے کی سمت ایک وسیلے کے طور پر کم نقد رقم والے سماج کے سلسلے میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ سویڈن، کینیا اور برازیل سمیت متعدد ملک کم نقد والی معیشت کے سلسلے میں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھے ہیں۔ ان کے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ کم نقد والی معیشت کو آن لائن لین دین کے تحفظ کو یقینی بنانے والے ضابطوں، مضبوط بنیادی ڈھانچے اور گاہک کی مرکزیت کی ضرورت ہے۔

ارپیتا مکھرجی نئی دہلی میں واقع بین اقوامی اقتصادی تعلقات کے بارے میں تحقیق کی ہندوستانی کونسل میں پروفیسر جب کہ تنوا یم گوئل مشیر ہیں۔
arpita@icrier.res.in
tgoyal@icrier.res.in

ہندوستان بمقابلہ دیگر ممالک

کچھ دیگر ملکوں سے ہندوستان کا موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں گردش میں کرنسی بہت سے ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ 2015 میں ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے ایک فی صد کے طور پر معیشت میں گردش میں نقد رقم کا حصہ برازیل میں 3.8 فی صد، جنوبی کوریا میں 5.6 فی صد اور سویڈن میں 1.7 فی صد کے مقابلے میں 12.3 فی صد تھا۔

مزید برآں 2016 میں ہندوستان میں 68 فی صد سے زیادہ لین دین نقد رقم میں کیا گیا تھا جو کہ انڈونیشیا اور روس کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ لین دین میں سے ایک ہے۔ دیگر ترقی پذیر ملکوں مثلاً تھائی لینڈ، برازیل اور چین میں ہندوستان کے مقابلے میں ادائیگیوں کے لئے نقد رقم کا استعمال بہت کم ہے۔ ہندوستان میں کریڈٹ کا استعمال بھی بہت سے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

سویڈن میں دنیا بھر میں نقد رقم کی سب سے کم شدت ہے۔ اس ملک میں زیادہ تر ادائیگیاں الیکٹرانک ذرائع سے کی جاتی ہیں جن میں بس کے ٹکٹوں اور خیراتوں کے لئے ادائیگیاں بھی شامل ہیں۔ خردہ فروشوں کو سکوں اور نوٹوں کو لینے سے انکار کرنے کا قانونی طور سے حق ہے۔ سویڈن کے لوگ اوسط یوروپی لوگوں سے تین گنا زیادہ ڈیبٹ کارڈ استعمال کرتے ہیں۔ ضمناً سویڈن نے اس سال کچھ کرنسی نوٹوں (20، 50 اور 1000 کرونا) کو قانوناً بے اثر قرار دیا ہے اور اس بات کا پہلے ہی اعلان کرچکا ہے کہ جولائی 2017 تک کچھ دیگر مالیتیں بھی قانوناً بے اثر ہوجائیں گی۔

ترقی پذیر ملکوں میں کینیا نے کونسل پارکنگ، تعمیراتی اجازت ناموں، زمین کی شرحوں، ڈرائیونگ لائسنسوں کی تجدید اور پاسپورٹ کی فیس جیسی سرکاری خدمات کے لئے آن لائن ادائیگیوں کے سلسلے میں اقدامات کئے ہیں۔ عالمی بینک کی عالمی فنڈیکس رپورٹ کے مطابق کینیا میں 58 فی صد بالغ آبادی 2014 میں سرگرم موبائل منی اکاؤنٹس

کی حامل تھی۔ سینٹرل بینک آف کینیا نے 2015 میں تقریباً 144000 ایجنٹوں کے ذریعے مدد کردہ 31 ملین موبائل منی سبسکرائبروں کی اطلاع دی ہے۔ کینیا

خاکہ 1: منتخبہ ملکوں کے لئے جی ڈی پی کے ایک فی صد کے طور پر گردش میں نقد رقم 2011 تا 2015

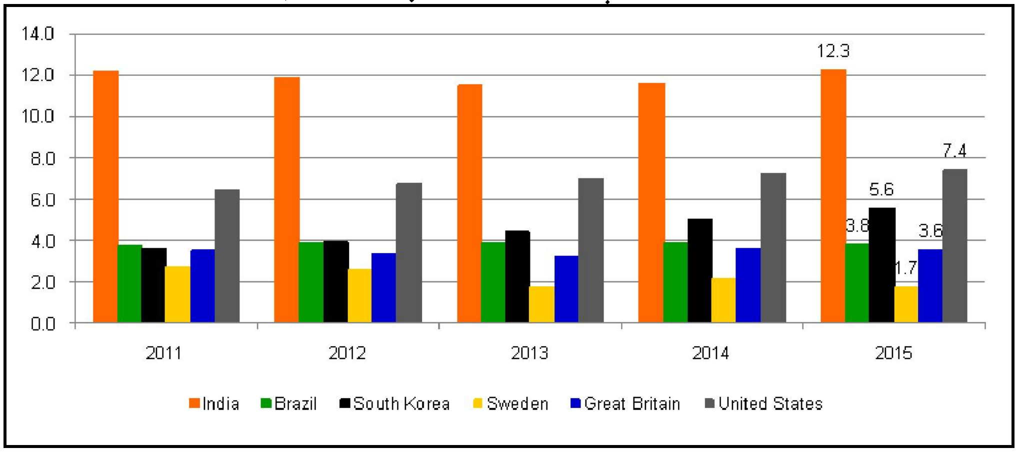

ماخذ: مصنف کا حساب کتاب (26 دسمبر 2016 کے مطابق)

ایک ایسی مثال ہے جہاں موبائل ٹکنالوجی اور اسمارٹ فون کی ملکیت میں اضافے نے کریڈٹ کارڈوں کے کم استعمال اور انٹرنیٹ کے کم دخول کے باوجود آن لائن ادائیگیوں کو بہتر بنانے کے سلسلے میں کلیدی کردار ادا کئے ہیں۔

دستیاب بنیادی ڈھانچہ

ادائیگی کے الیکٹرانک ذرائع کی قبولیت کے علاوہ یہ بات اہم ہے کہ ادائیگی کے یہ ذرائع سماج میں داخل ہوں۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں صرف نصف آبادی کارڈ کی حامل تھی۔ اس کے مقابلے میں سویڈن میں فی فرد کارڈوں کی اوسط تعداد 2.5 تھی، جنوبی کوریا میں یہ 5.5، برازیل میں 4.1 اور چین میں 4 تھی۔

جنوبی کوریا، جو موازنہ جاتی ملکوں میں کارڈوں کے استعمال کے اعتبار سے سب سے آگے ہے۔ یہ بغیر نقد والی رقم کی ادائیگی کے نظام کے سلسلے میں تیزی سے آگے بڑھنے والا ملک ہے۔ اس نے ان گاہکوں کے لئے جو کارڈ کے ذریعے ادائیگی کرتے ہیں، مالیت پر مبنی ٹیکس کا ایک ترجیحی طریقہ شروع کیا ہے جس سے پلاسٹک منی کے استعمال کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں کارڈ سے ادائیگیوں کی صورت میں بینک کے چارجز کاٹے جاتے ہیں جس کی وجہ سے نقد رقم سے ادائیگی کرنے پر گاہکوں کے لئے یہ معاملہ زیادہ نفع بخش ہوجاتا ہے۔

مزید برآں ہندوستان کی آبادی کے بڑے سائز کے مقابلے میں ہندوستان میں برازیل اور چین سمیت دیگر ترقی پذیر ملکوں کے مقابلے میں فی ملین باشندگان فروخت ٹرمینلوں کی جگہوں یا پی او ایس، جو فروخت کی جگہ پر ڈیبٹ یا کریڈٹ کارڈ کے استعمال کے بغیر نقد رقم

کے لین دین کرنے میں مدد کرتے ہیں) کی سب سے کم تعداد میں سے ایک تعداد ہے (ملاحظہ کیجئے ٹیبل 1)

ادائیگیوں کا تصفیہ کرنے کے ایسے بہت سے دیگر طریقے ہیں جو کم نقد رقم والے دیگر ملکوں میں شروع کئے گئے ہیں جن میں الیکٹرانک منی ٹرمینل اور موبائل منی ادائیگی نظام بھی شامل ہیں۔ ہندوستان میں ان طریقوں کے لئے دستیاب بنیادی ڈھانچہ محدود ہے۔ 1.2 ارب لوگوں کی آبادی کے ساتھ ہندوستان میں 30 جون 2016 کو ایک ارب سے زیادہ لوگوں کی ایک وائرلیس فون سبسکرائبر کی بنیاد تھی۔ اس کے باوجود بھی بغیر نقد رقم والا ایک 0.05 فی صد لین دین الیکٹرانک منی ٹرمینلوں کے ذریعے کیا جاتا ہے جن تک موبائل فونوں کے ذریعے رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ اسمارٹ فون کی ملکیت اور انٹرنیٹ کی سہولت دیگر ملکوں کے مقابلے میں ہندوستان میں کم ہے۔ ہندوستان میں 2016 میں صرف 17 فی صد بالغوں کے پاس اسمارٹ فون تھے جب کہ جنوبی کوریا میں 88 فی صد اور کینیا میں 26 فی صد بالغوں کے پاس یہ فون تھے۔ اس کے علاوہ 2015 میں برازیل میں 59.08 فی صد، چین میں 50 فی صد نیز جنوبی کوریا اور سویڈن میں تقریباً 90 فی صد افراد کے مقابلے میں ہندوستان میں 26 فی صد افراد انٹرنیٹ کا استعمال کررہے تھے۔ اسی طرح سے فی

ٹیبل 1: 2011-2015 میں فی ملین باشندگان منتخبہ ملکوں میں واقع فروخت ٹرمینلوں کی جگھوں (پی او ایس) کی تعداد

ملک	2011	2012	2013	2014	2015
برازیل	17,811	20,561	22,146	24,837	25,241
چین	3,592	5,270	7,814	11,650	16,602
ہندوستان	550	695	865	889	1,080
سویڈن	22,167	20,837	20,380	20,304	18,660
یونائیٹڈ کنگڈم	21,499	25,732	25,800	26,346	30,078

خاکہ:2 منتخبہ ملکوں کے لئے فی باشندہ کارڈوں کی تعداد (2011 تا 2015) ملاحظہ کریں

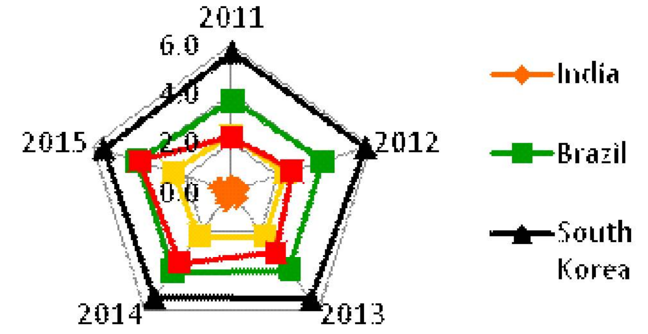

ماخذ: مصنف کا حساب کتاب (26 دسمبر 2016 کے مطابق)

100 باشندگان مقرر براڈ بینڈ سبسکرپشن سویڈن میں 30.07 اور کوریا میں 40.25 کے مقابلے میں ہندوستان میں صرف 1.34 ہے۔

لہٰذا ہندوستان میں موجودہ سطح کے بنیادی ڈھانچے خاص طور سے ٹکنالوجیکل بنیادی ڈھانچے کو ایک تیز رفتار بہتر بنائے جانے کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستانی حکومت کے 'کم نقد رقم' والے اقدام کے سلسلے میں مدد کی جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحیح پالیسیوں کے ذریعے آن لائن لین دین کے تحفظ کو یقینی بنائے جانے کی بھی ضرورت ہے۔

عالمی تجربات سے سیکھنا اور آگے کا راستہ

اگر کینیا اور نیروبی جیسے ملک ایک 'کم نقد رقم والی معیشت' کی جانب کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں تو ہندوستان بھی ادائیگی کرنے کی ٹکنالوجی پر مبنی اختراعی مصنوعات کے استعمال میں اضافہ کر کے اس طرح کی معیشت کی جانب آگے بڑھ سکتا ہے۔ اس سلسلے میں موبائل ادائیگی والے ویلٹس اور موبائل اپلی کیشن ایک کلیدی متبادل ہیں جن سے رقوم کی آن لائن منتقلی میں مدد ملتی ہے۔ یہ چیزیں چھوٹا کاروبار کرنے والے لوگوں یا غیر کارپوریٹ لوگوں کے لئے خاص طور سے فائدہ مند ہیں، جو ادائیگیاں کرنے کے لئے کارڈ قبول نہیں کرتے ہیں یا جن کے پاس ادائیگیاں قبول کرنے کے لئے نصب کردہ فروخت ٹرمینلوں کی جگہیں نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر سویڈن میں بیشتر خوانچہ فروشوں اور چھوٹا کاروبار کرنے والے لوگوں نے آئی زیٹل نامی ایک کمپنی کے ذریعے تیار کردہ ادائیگی کے اپلی کیشن اور پی او ایس کارڈ ریڈر اختیار کیا ہے جس کے نتیجے میں کاروبار کرنے والے ان لوگوں کے ذریعے کی گئی فروخت پر مثبت اثر پڑا ہے۔ اسی طرح سے کینیا میں جو افریقہ میں موبائل منی کے سب سے بڑے استعمال کنندگان میں سے ایک ہے، فیس اور بلوں کی ادائیگی کرنے اور یہاں تک کہ تنخواہیں وصول کرنے کے لئے بھی ایم پیسہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں خاص طور سے بغیر نقد والی رقم کا لین دین کرنے کے لئے پے ٹی ایم، بی سی ایو ینو اور پے یو جیسے ادائیگیوں کے طریقے استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے نیز اس سلسلے میں مدد کرنے کی ضرورت ہے۔

جن کلیدی شعبوں پر فوری توجہ دیئے جانے کی ضرورت ہے، ان میں سے کچھ شعبے خردہ اور تھوک لین دین کے لئے نقد ادائیگی غیر رسمی شعبے میں کارکنان کے لئے ادائیگی اور زرعی مزدوروں کے لئے ادائیگی ہیں۔ غیر رسمی شعبے میں اس طرح کی زیادہ تر ادائیگیاں ٹیکس کی ادائیگی سے بچنے یا کارکنان کو کم سے کم اجرتوں سے بھی کم ادائیگی کرنے کے لئے نقد رقم کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ غیر رسمی شعبے کو رسمی شعبے میں لانے نیز بغیر نقد رقم والے لین دین کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے متعدد اقدامات زیر غور ہیں۔ اگست 2016 میں نیشنل پے منٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) نے یونیفائڈ پے منٹ انٹرفیس شروع کیا تھا جس کے ذریعے استعمال کنندگان ایک موبائل اپلی کیشن کا استعمال کر کے دو بینک کھاتوں میں رقم منتقل کر سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے استعمال کنندگان کارڈ کی تفصیلات نیز دیگر کوڈس اور پاس ورڈس کا استعمال کئے بغیر مختلف تاجروں کو ادائیگیاں بھی کر سکتے ہیں۔ حکومت نے دسمبر 2016 میں ایک آرڈی نینس منظور کیا تھا جس کے ذریعے اجرتوں کی ادائیگی سے متعلق قانون کی دفعہ 6 میں ترمیم کی گئی تھی۔ اس ترمیم کا مقصد ملازمین کے بینک کھاتوں میں اجرتیں جمع کرنا یا چیک کے ذریعے ادائیگی کرنا ہے۔ اس طرح کے لین دین کو بغیر نقد رقم والا بنایا گیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سویڈن نے بھی 1860 کے دہے میں اجرتوں کی ادائیگی کے لئے ڈیجیٹل منتقلی کے استعمال سے بغیر نقد رقم والے ایک ملک کی جانب آگے بڑھنا شروع کیا تھا۔

ریاست تلنگانہ میں ابراہیم پور گاؤں بینک کھاتے کھول کر، ادائیگی کے طریقے اور کریڈٹ کارڈ استعمال کر کے مکمل طور سے بغیر نقد رقم والا گاؤں بن گیا ہے۔ دیگر گاؤں بھی کامیابی کی اس کہانی دہرا سکتے ہیں۔ کچھ معاملات میں بینکوں نے ایک مخصوص علاقے کی ڈیجیٹل کاری کرنے کے سلسلے میں اقدامات کئے ہیں۔ مثال کے طور پر گجرات میں ایک گاؤں اکودرا 2015 میں ہندوستانی نجی شعبے کے ایک بینک نے اس گاؤں کی ڈیجیٹل کاری کی ہے۔ اس بینک نے وائرلیس انٹرنیٹ اور ادائیگی کے ٹرمینلوں جیسے بنیادی ڈھانچے کے سلسلے میں سرمایہ کاری کی ہے جن سے اس گاؤں کے لوگوں کو بینک کاری کی جدید سہولیات تک رسائی فراہم ہوئی ہے۔

دیگر اقدامات میں جواب ہندوستان میں کئے جارہے ہیں، میٹروٹرین جیسی پبلک ٹرانسپورٹیشن کی خدمات سے مستفید ہونے کے سلسلے میں ادائیگی کرنے کے الیکٹرانک طریقوں کا استعمال شامل ہے۔ دہلی میٹرو کے کچھ اسٹیشن 2016 سے بغیر نقد رقم والے ہو جائیں گے۔

کم نقد رقم والی معیشت کی جانب آگے بڑھتے ہوئے حکومت کو مندرجہ ذیل باتوں کو یقینی بنانا چاہیے۔

☆ **ادائیگیوں کے طریقے کی غیر جانب داری**: کارڈوں یا ڈیجیٹل طریقوں سے ادائیگیاں نقد رقم میں ادائیگیوں کے مقابلے میں ادائیگی کرنے والے شخص کے لئے زیادہ اخراجات نہیں ہونی چاہئے۔ اکثر بینک ایک آن لائن ادائیگی یا الیکٹرانک

منتقلی کرنے کے لئے بینک کے چارجز یا فیس منہا کرتے ہیں۔ اس سے نقد رقم کے استعمال کے مقابلے میں آن لائن ادائیگی کے طریقے استعمال کرنے کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے کیوں کہ نقد رقم سے ادائیگی کرنے پر کوئی اضافی چارج نہیں دینا پڑتا ہے۔

معلومات کی سیکورٹی: ادائیگی کرنے کے لئے الیکٹرانک طریقے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام لین دین اور گاہک کی معلومات ریکارڈ کی جائیں۔ پوشیدگی کو خطرہ لاحق ہے۔ مثال کے طور پر سویڈن میں اگرچہ ادائیگی کے نظاموں کی ڈیجیٹل کاری کے بعد بینک ڈکیتیوں میں کافی کمی آئی ہے لیکن آن لائن ادائیگی کے دھوکوں میں اضافہ ہوا ہے، لہٰذا ڈاٹا سیکورٹی اور معلومات کی پوشیدگی کو برقرار رکھنا اہم ہے۔ آر بی آئی پہلے ہی اسمارٹ کارڈوں جیسے پہلے سے ادا کردہ ادائیگی کے آلات سے متعلق پالیسیوں کا جائزہ لے رہا ہے۔ خطروں میں کمی کو یقینی بنانے کے لئے ایک ٹھوس نظام نیز شکایات کا ازالہ کرنے کا ایک تیز رفتار نظام قائم کیا جانا چاہئے۔

☆**ایک مضبوط ہیئتی اور ٹکنالوجیکل بنیادی ڈھانچے کا قیام**: ادائیگی کے طریقے کا تعین ادائیگی کے مختلف ٹرمینلوں کی دستیابی، قبولیت اور رسائی کے ذریعے کیا جاتا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں بغیر نقد رقم کے لین دین سے نمٹنے کے سلسلے میں موجودہ بنیادی ڈھانچے ناکافی ہیں۔ حکومت کو بنیادی ڈھانچہ نصب کرنے اور اس کو چلانے کی صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ملک میں بغیر نقد رقم کے لین دین ہو۔ اس میں دیگر چیزوں کے ساتھ اسمارٹ فونوں، انٹرنیٹ اور براڈبینڈ رابطے تک رسائی بھی شامل ہے۔ بغیر نقد رقم والی ادائیگی کے نظاموں کی اکثریت ٹکنالوجی پر منحصر ہے کیوں کہ انٹرنیٹ رابطہ ان کا استعمال کرنے کے سلسلے میں اولین شرط ہے۔

☆**کم ٹیکس**: یہ بات اہم ہے کہ اسمارٹ فونوں اور ٹیبلیٹوں جیسی اطلاعاتی ٹکنالوجی کے آلات پر ٹیکس کم کئے جائیں۔ اس سے لوگ ڈیجیٹل طور سے ادائیگی کر سکیں گے۔ وزارت خزانہ کے ذریعہ جاری کردہ سامان اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کے ڈھانچے کے مطابق الیکٹرانک اشیاء پر 28 فی صد جی ایس ٹی لگنے کا امکان ہے۔ یہ بہت زیادہ ہے۔ اسمارٹ فونوں کو قابل استطاعت بنانا ہوگا۔ ہندوستان میں بھی دنیا کے سب سے زیادہ کارپوریٹ ٹیکسوں میں سے ایک ٹیکس ہے۔ 2016 میں ہندوستان میں اضافی چارجز کے ساتھ ساتھ ملکی کمپنیوں کے لئے 30 فی صد اور غیر ملکی کمپنیوں کے لئے 40 فی صد کی کارپوریٹ ٹیکس شرح رہی ہے۔ سویڈن میں یہ ملکی اور غیر ملکی دونوں کمپنیوں کے لئے 22 فی صد اور چین میں 25 فی صد تھی۔ زیادہ ٹیکسوں سے ٹیکس کی چوری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

ٹھوس ای۔تجارت پالیسی: ملک میں ایک ٹھوس ای تجارت ضابطہ ہونا چاہئے جس سے بغیر نقد رقم والی ادائیگیوں کے سلسلے میں گاہک کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

مختصر یہ کہ ہندوستانی حکومت نے 'کم نقد رقم والی معیشت' کی جانب آگے بڑھنے کے سلسلے میں صحیح قدم اٹھایا ہے لیکن دیگر ملکوں کے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ کم نقد رقم والی معیشت کے لئے بنیادی ڈھانچے اور معاون ضابطوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کم نقد رقم والی معیشت کی جانب آگے بڑھنے کے لئے حکومت مالی اداروں اور کاروباری اداروں کو ایک ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ مزید برآں ملک میں کم اور آسان ٹیکس کا ڈھانچہ ہونا چاہئے۔ 2017-18 کا مرکزی بجٹ 'کم نقد رقم والی معیشت' سے متعلق سرکاری پالیسیوں کو آگے لے جانے کے سلسلے میں ایک کلیدی ذریعہ ثابت ہوگا۔

☆☆☆

ٹمسے جے پوریا

نقدی سے مبرا معیشت:

کالے دھن پر کاری ضرب

جیسا کہ حکومت ہند نے 8 نومبر کو متوازی معیشت کے خلاف ایک فیصلہ کن جنگ کا اعلان کیا ہے۔ اس سے لوگوں کو اپنے روزمرہ کے لین دین کے معاملات میں نقدی کا متبادل استعمال کرنے میں مدد ملے گی۔ ملک میں لوگوں نے کریڈٹ/ ڈیبٹ کارڈ، الیکٹرانک ویلٹ، موبائل بینکنگ وغیرہ کے ذریعے اپنی ادائیگیوں کا ایک نیا راستہ اختیار کرلیا ہے۔ اس سے ملک میں نقدی کے چلن کی سب سے زیادہ حوصلہ شکنی ہوگی۔

موجودہ حکومت نے ایک زیادہ شفاف اور بدعنوانی سے پاک سماج کی تشکیل کے لئے ضروری تمام اقدامات کے ساتھ جو پیش قدمی کی ہے، اس کا مقصد کالے دھن کی لعنت کو جڑ سے ختم کرنا اور ایک ایسی نقدی سے مبرا معیشت کی جانب پیش قدمی کرنا ہے جہاں تمام لین دین کی آسانی کے ساتھ نشاندہی ہوسکے۔ اس سے نہ صرف ٹیکس وصولی میں اضافہ ہوگا بلکہ مستفیدین کی زیادہ مدد ہوسکے گی۔

''پرائس واٹر ہاؤس کوپرس،، کے ذریعے تیار سال 2015 کی ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں قدر کے اعتبار سے نقدی کے ذریعے صارفین کے لین دین کی شرح 98 فی صد اور تعداد و مقدار کے اعتبار سے 68 فی صد ہے جو کہ قابل موازنہ معیشتوں مثلاً چین، برازیل اور جنوبی افریقہ کے مقابلے بہت زیادہ ہے۔

ماہرین اقتصادیات مالی امور میں نقد لین دین کو ایک بڑی رکاوٹ تسلیم کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں نقدی کے چلن کی ایک اس اونچی شرح کے ساتھ نقد سودوں پر پیسے اور وسائل کا ایک بڑا حصہ بھی خرچ ہوتا ہے۔

لیکن ڈیجیٹل ٹرانزکشن کو فروغ دینے کے لئے تمام کوششوں کا مقصد کالے دھن کی لعنت کا خاتمہ ہے۔

ملک میں متوازی معیشت جو کہ غیر شفاف ہے اور کالے دھن میں معاون ہے، اسے ایک بڑا دھکا لگا ہے کیوں کہ لوگ ایسا نقدی سے مبرا لین دین کا راستہ اختیار کررہے ہیں۔

اگر ملک میں تمام لین دین الیکٹرانک طریقے سے ہوں تو ان تمام لین دین کی نگرانی، اندراجات اور جانچ بہ آسانی ہوسکتی ہے۔ اور اس کالے دھن کی لعنت کو جڑ سے ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے کیوں کہ کالے دھن کی لعنت ٹیکس کی بنیاد اور ٹیکس کی وصولی پر اثر انداز ہورہی ہے اور دہشت گردی کی مالی اعانت، منشیات کی اسمگلنگ، جعلی کرنسی اور دیگر برائیوں کو پیدا کررہی ہے۔

علاوہ ازیں کالے دھن کے خلاف کارروائی سے جائیداد وزمین کی قیمتوں میں کمی واقع ہوگی کیوں کہ زمین و جائیداد کی خرید وفروخت کے بزنس میں بڑے پیمانے پر کالے دھن کی سرمایہ کاری ہوتی ہے جس سے زمین و جائیداد کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہندوستان میں نقدی کا چلن بڑے پیمانے پر جاری ہے جہاں الیکٹرانک

وزیر اعظم نے لوگوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سیکھیں کہ ڈیجیٹل معیشت کیسے کام کرتی ہے جہاں کوئی بھی اپنے موبائل فون کو بینکنگ ڈیوائس اور ادائیگی کے طور پر استعمال کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے بینک کھاتوں کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنا سیکھیں، انٹرنیٹ بینکنگ کی مکمل جانکاری حاصل کریں۔ جانئے کہ اپنے فون پر مختلف بینکوں کے ایپ کو کس طرح موثر طریقے سے استعمال کریں۔ سیکھیں کہ اپنے بزنس کو نقدی سے مبرا کیسے چلائیں۔ کارڈ کے ذریعے ادائیگی اور ادائیگی کے دیگر الیکٹرانک طریقوں کی جانکاری حاصل کریں۔ کسی بھی تبدیلی کی شروعات خود سے کرنی ہوگی۔ اس سے ملک کو کالے دھن کی لعنت سے نجات ملنے میں مدد ملے گی۔

مضمون نگار سی این بی سی ٹی وی 18 کے خصوصی نمائندہ ہیں۔
jaipuria@gmail.com

کی بنیاد پر لین دین میں ادائیگی کی شرح صرف پانچ فی صد ہے تاہم وزیر مالیات نے سال 2016 کے اپنے بجٹ خطاب میں کالے دھن پر پابندی کے لئے ہندوستان کو ایک نقدی سے مبری سماج بنانے کا عزم کیا تھا۔

بڑی قدر کے نوٹوں کی منسوخی کے وقفے کے دوران ملک کے سب سے بڑے بینک ریزرو بینک آف انڈیا نے اب اسی ایجنڈے کو آگے بڑھاتے ہوئے ہندوستان کو وسط اور طویل مدتی بنیاد پر ایک نقد مبری سماج یا معیشت کی جانب گامزن کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ بندی اور الیکٹرانک ادائیگیوں کو فروغ دینے کی حکمت عملی مرتب کی گئی ہے۔

ریزرو بینک آف انڈیا نے سال 2015 میں کرنسی کے اجرا اور انتظام وانصرام کی سرگرمیوں پر 27 بلین روپے خرچ کئے۔ ماہرین اقتصادیات کا ماننا ہے کہ ایک ایسے وقت جب دنیا ڈیجیٹل پےمنٹ میکنزم کو اختیار کررہی ہے، اس وقت کرنسی پر ہندوستان کے اخراجات اسے رجعت پسندی کے راستے پر لے جا رہے ہیں۔

جیسا کہ وزیر مالیات کا کہنا ہے کہ نقدی سے مبری معیشت سب کو بینکنگ خدمات کی مالی دستیاب کی بھی راہ ہموار کرے گی کیوں کہ ڈیجیٹل کے علاوہ کسی دیگر مادی ڈھانچہ بندی کی ضرورت نہیں پڑے گی جو کہ حکومت بہ آسانی فراہم کرسکتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کے اور بھی فائدے ہیں جو کالے دھن کی لعنت پر ضرب لگا سکتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ ڈیجیٹل پےمنٹ فلاح و بہبود کے پروگراموں میں معاون ہوں گے کیوں کہ اس کے توسط سے پیسہ سیدھے وصول کرنے والے کے کھاتے میں جائے گا۔ پس بینک کھاتے میں رقم پہنچنے کے ساتھ یہ سارا عمل شفاف ہوجائے گا۔ ادائیگیوں کی آسانی کے ساتھ نگرانی اور وصولی ہوسکے گی اور بدعنوانی از خود کم ہوجائے گی۔ اس لئے لوگ اپنے حق کے لئے ادائیگی نہیں کریں گے۔

تبدیلی کی اس لہر کا آغاز کرتے ہوئے وزیر اعظم نے لوگوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سیکھیں کہ ڈیجیٹل معیشت کیسے کام کرتی ہے جہاں کوئی بھی اپنے موبائل فون کو بینکنگ ڈیوائس اور ادائیگی کے طور پر استعمال کرسکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اپنے بینک کھاتوں کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنا سکھیں، انٹرنیٹ بینکنگ کی مکمل جانکاری حاصل کریں۔ جانئے کہ اپنے فون پر مختلف بینکوں کے ایپ کو کس طرح موثر طریقے سے استعمال کریں۔ سیکھیں کہ اپنے بزنس کو نقدی سے مبریٰ کیسے چلائیں۔ کارڈ کے ذریعے ادائیگی اور ادائیگی کے دیگر الیکٹرانک طریقوں کی جانکاری حاصل کریں۔

انہوں نے کہا کہ کسی بھی تبدیلی کی شروعات خود سے کرنی ہوگی۔ اس سے ملک کو کالے دھن کی لعنت سے نجات ملنے میں مدد ملے گی۔

☆☆☆

اے آئی آئی ایم ایس کے تحت رہائشی اکائیوں کی تعداد تین گنا ہوگی

این بی سی سی نے اے آئی آئی ایم ایس کے ساتھ مفاہمتی عرضداشت پر دستخط کئے

☆ شہری ترقیات کی وزارت کے تحت این بی سی سی (انڈیا) لمیٹڈ نے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (اے آئی آئی ایم ایس) کے ساتھ ایک مفاہمتی عرضداشت پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت مغربی انصاری نگر کیمپس اور آیورو گیان نگر کیمپس میں 4 ہزار 698 کروڑ روپے کی مجموعی لاگت سے رہائشی کوارٹروں کا از سر نو ترقی دی جائے گی۔ مذکورہ مفاہمتی عرضداشت پر شہری ترقیات کے وزیر جناب ایم وینکیا نائیڈو اور صحت اور کنبہ بہبود کے وزیر جناب جے پی نڈا کی موجودگی میں دستخط کئے گئے ہیں۔ اس موقع پر شہری ترقیات کے وزیر جناب وینکیا نائیڈو نے کہا کہ این بی سی سی اور اے آئی آئی ایم ایس کے مابین طے پانے والی مفاہمتی عرضداشت کے نتیجے میں انسٹی ٹیوٹ کی توسیع ہوسکے گی اور پورے ادارے کی شکل وصورت بدل جائے گی اور پروفیسروں اور ادارے کے دیگر اسٹاف ممبروں کیلئے رہائشی اکائیاں فراہم ہوسکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ صحت اور تعلیم دو ایسے شعبے ہیں جن پر توجہ مرکوز کی جانی ضروری ہے اور مرکزی اور ریاستی حکومتیں دونوں اپنے طور پر اس شعبے کیلئے بجٹ تخصیص میں اضافہ کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں علم اور دانش کی داخلی قوت مضمر ہے تاہم اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں اسے ترقی دے کر آگے بڑھانا ہے اور لوگوں کیلئے واجب لاگت پر فراہم کرانا ہے۔ صحت وکنبہ بہبود کے وزیر جناب جے پی نڈا نے کہا کہ سہ سطحی حفظان صحت کے شعبے میں یہ سب سے بڑی سرمایہ کاری ہے جو پہلی مرتبہ ہندوستان میں عمل میں آئی ہے۔ انہوں نے شہری ترقیات کی وزارت کی جانب سے سرگرمی سے اپنا تعاون فراہم کرنے کیلئے وزارت کا شکریہ ادا کیا، جس کے نتیجے میں خوابوں کو حقیقت میں بدلا جاسکا ہے۔ اے آئی آئی ایم ایس اور این بی سی سی کے مابین طے پانے والی مفاہمتی عرضداشت کیخصوصی نکات درج ذیل ہیں: ☆ موجودہ رہائشی اکائیوں کو جن کی تعداد ایک ہزار 444 ہے بڑھا کر تین ہزار 928 کردیا جائے گا۔ ☆ از خود مالیہ بہم پہنچانے کا ماڈل۔ ☆ ہمہ گیر اور اسمارٹ سٹی فیچرز کی حامل عمارتیں، مثلاً بارانی پانی کو بروئے کار لانے کا انتظام، مستعمل پانی کی ری سائیکلنگ، شمسی توانائی کا استعمال، جدید ترین بجلی کے میٹر، دانشمندانہ عمارتی انتظامات وغیرہ۔ ☆ یہ پروجیکٹ مرحلے وار طریقے سے پانچ برسوں کی مدت مکمل کرلیا جائے گا۔ ☆ این بی سی سی اگلے 30 برسوں تک تمام تر اثاثوں کے رکھ رکھاؤ کی ذمہ داری قبول کرے گی۔

☆☆☆

ڈی ایس ملک

نوٹ بندی:

کم نقدی معیشت کی سمت ایک قدم

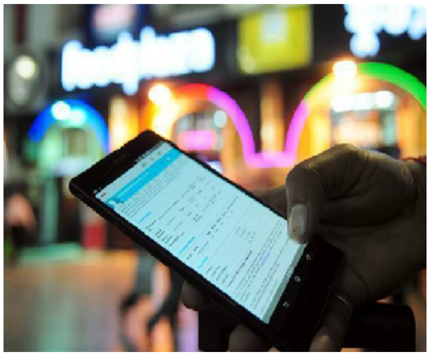

حکومت ہند نے ایک طرف جہاں کالے دھن کے خلاف جنگ چھیڑ رکھی ہے وہیں دوسری طرف یہ ڈیجیٹل بینکنگ اور ای ادائیگی کو فروغ دینے پر بھی زور دے رہی ہے۔

بدعنوانی، کالے دھن، منی لانڈرنگ اور دہشت گردی وغیرہ کے خلاف منظّم کارروائی کے تحت حکومت ہند نے 8 نومبر 2016 کی نصف شب سے

ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل (ایم اینڈ سی)
dprfinance@gmail.com

نوٹ بندی کی ایک بڑی مہم کا آغاز کیا۔ 8 نومبر 2016 کی نصف شب سے پانچ سو اور ایک ہزار روپے کی کرنسی کی قانونی حیثیت ختم کردی گئی۔ اس فیصلے کا ایک اور مقصد جعلی ہندوستانی کرنسی نوٹوں (ایف آئی سی این) کے ذریعہ دہشت گردی کو مالی امداد فراہم کرنے، جاسوسی جیسی تخریبی کارروائیوں، ہتھیاروں، منشیات اور دیگر ممنوعہ اشیاء کی ہندوستان میں اسمگلنگ کو روکنے اور کالے دھن کو ختم کرنا بھی ہے، جس نے ہماری حقیقی یا باضابطہ معیشت کے مقابلے میں ایک متوازی معیشت کھڑی کردی ہے۔

حکومت نے دو ہزار اور پانچ سو روپے کے نئے نوٹ جاری کرنے کی ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی سفارشات بھی تسلیم کرلیں۔ چیکوں، ڈیمانڈ ڈرافٹوں، ڈیبٹ یا کریڈٹ کارڈوں اور الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر وغیرہ جیسے غیر نقدی ادائیگیوں پر کسی طرح کی پابندی عائد نہیں کی گئی ہے۔

کسانوں کی بہبود کو یقینی بنانے کے لئے کسانوں کو خاطر خواہ فنڈ فراہم کئے گئے ہیں تاکہ وہ ربیع کی فصل کے لئے اچھے معیار کے بیج، کھاد اور جراثیم کش دوائیں وغیرہ خرید سکیں۔ اسی طرح کے اقدام تاجروں کے لئے بھی کئے گئے ہیں۔ انہیں اپنے کرنٹ اکاونٹ سے ہر ہفتہ رقم نکالنے کی حد بڑھا کر 50000 روپے کردی گئی ہے تاکہ وہ اپنے یومیہ مزدوروں کی اجرت دے سکیں اور روزانہ کے دیگر اخراجات پوری کرسکیں۔

موجودہ حکومت نے کالے دھن کے خلاف اپنی لڑائی کا آغاز مئی 2014 میں ہی کردیا تھا جب اس نے کالے دھن پر ایک ایس آئی ٹی تشکیل دی تھی۔

غیر ملکی بینک کھاتوں کی اعلان کے سلسلے میں 2015 میں ایک قانون منظور کیا گیا۔ اگست 2016 میں بے نامی لین دین پر روک لگانے کے لئے سخت ضابطے بنائے گئے۔ اسی مدت کے دوران آمدنی انکشاف اسکیم (آئی ڈی ایس) 2016 کا اعلان کیا تھا تاکہ لوگ گھریلو کالے دھن کا انکشاف کرسکیں۔ یہ اسکیم جون 2016 سے 30 ستمبر 2016 تک جاری رہی۔ آئی ڈی ایس 2016 کے تحت 67000 کروڑ روپے سے زیادہ کا اعلان کیا گیا۔

ان تمام اقدامات کے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ گذشتہ تقریباً ڈھائی برس کے دوران 1.25 لاکھ کروڑ روپے کے کالے دھن کو سامنے لایا گیا۔

حکومت ہند نے ایک طرف جہاں کالے دھن کے خلاف جنگ چھیڑ رکھی ہے وہیں دوسری طرف یہ ڈیجیٹل بینکنگ اور ای ادائیگی کو فروغ دینے پر بھی زور دے رہی ہے۔

حکومت نے ایک اور پہل کرتے ہوئے ڈیجیٹل ادائیگیوں کا عمل شروع کیا۔ سرکاری ادائیگیوں کو پوری طرح ڈیجیٹائز کرنے کا ہدف حاصل کرنے کے لئے وزارت خزانہ نے سپلائرس وغیرہ کے لئے ای ادائیگیوں کی موجودہ حد دس ہزار روپے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس حد کو کم کرکے اسے پانچ ہزار روپے کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں پچھلی مرتبہ اگست میں نظر ثانی کی گئی تھی۔ اس طرح اب حکومت ہند کی تمام وزارتوں اور محکموں کو ہدایت

دی گئی ہے کہ وہ سپلائرس، ٹھیکیداروں، گارنٹی/ قرض دینے والے اداروں وغیرہ کو پانچ ہزار روپے سے زیادہ کی رقم کو صرف ای پیمنٹ کے ذریعہ ادائیگی کو فوری طور پر یقینی بنائیں۔

الیکٹرانک ادائیگی کی طرف آگے بڑھنے کی اس کوشش کے تحت مرکزی حکومت کی تمام وزارتیں اور محکمے اب اپنے بیشتر ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر ادائیگیاں الیکٹرانک طریقے سے کر رہی ہیں اور یہ رقومات ملازمین کے مخصوص بینک کھاتو ں میں براہ راست منتقل کئے جا رہے ہیں۔ بینکنگ ٹکنالوجی میں ہونے والی ترقی کو دیکھتے ہوئے ہر ملازم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس کے پاس کوئی نہ کوئی ڈیبٹ یا اے ٹی ایم کارڈ ہوگا جو اس کے بینک کھاتے سے جڑا ہوگا۔ سرکاری ملازمین کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے ذاتی لین دین میں نقدی کا استعمال کرنے کے بجائے ڈیبٹ کارڈوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اس سے سرکاری ملازمین جہاں ڈیجیٹل معیشت کو آگے بڑھانے میں 'سفیر' کا کام کریں گے وہیں عوام کو متحرک اور ان کی حوصلہ افزائی بھی کر سکیں گے۔ تمام وزارتوں اور محکموں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو ذاتی لین دین میں نقدی کے بجائے ڈیبٹ کارڈ استعمال کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کریں۔ وزارتوں اور محکموں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس کام میں تعاون کے لئے اپنے منظور شدہ بینکوں کے کیمپ اپنے دفاتر میں لگائیں تاکہ جن ملازمین کے پاس ڈیبٹ کارڈ نہ ہو انہیں کارڈ بنوانے میں سہولت ہو۔ وزارتوں اور محکموں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اسی طرح کی ایڈوائزری اپنے متعلقہ یا ذیلی دفاتر، پی ایس یو، آٹونومس اداروں وغیرہ کو بھی جاری کریں۔

وزیر خزانہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فزیکل کرنسی میں کمی آنی چاہئے جب کہ معیشت میں وسعت ہونی چاہئے اور ڈیجیٹل کرنسی پر زیادہ سے زیادہ توجہ مرکوز کی جانی چاہئے۔ پانچ سو اور ایک ہزار روپے کے کرنسی نوٹوں کو واپس لینے کا ایک اور اہم مقصد ہندوستانی معیشت کو ڈیجیٹل لین دین کی طرف لے جانا بھی ہے۔ بیشتر بینکوں نے تشہیری اقدامات کے تحت دسمبر 2016 کے اواخر تک ایم ڈی آر چارجز ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بینک اب این ای ایف ٹی، موبائل بٹوا، پری پیڈ کارڈ، کیو آر کوڈ، پے رول کارڈ، ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈ اور یونیفائیڈ پیمنٹ انٹرفیس (یو پی آئی) جیسے متبادل بینکنگ چینلوں کے ذریعہ لین دین کو مشن کے طور پر آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ بینک اب شہری علاقوں کے علاوہ نیم شہری اور دیہی علاقوں میں بھی

اپنے ان اقدامات کو بڑھانے پر توجہ دیں گے۔ اس کے لئے انڈین بینکرس ایسوسی ایشن (آئی بی اے) اشتہاری مہم چلائے گی۔ جس میں ویڈیو کے ذریعہ لوگوں کو کارڈ اور نقدی سے مبرا لین دین کے دیگر ذرائع کے بارے میں بتایا جائے گا۔

یہ اور اس طرح کے دیگر اقدامات جو شروع ہو چکے ہیں، تمام شہریوں کے لئے ڈیجیٹل ٹرانزکشن کی طرف بڑھنے کا راستہ زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ اس سے بینکنگ خدمات کو آسان بنانے نیز مالی شمولیت کا ہدف حاصل کرنے کا وسیع تر مقصد حاصل ہو سکے گا، حکومت نے جس کا تہیہ کر رکھا ہے۔

پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) مشینوں کا استعمال ادائیگی اور رقومات حاصل کرنے دونوں ہی طرح کے نقدی سے مبرا لین دین کے لئے ہوتا ہے۔ پی او ایس پر کوئی کسٹم ڈیوٹی نہیں دینی پڑتی ہے۔ اس طرح کے آلات کی لاگت کو مزید کم کرنے اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے حکومت نے اس طرح کے آلات کو سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی سے بھی مستثنیٰ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی کے ساتھ ان آلات کو ایڈیشنل کسٹم ڈیوٹی (جسے سی وی ڈی بھی کہا جاتا ہے) اور ایڈیشنل ڈیوٹی آف کسٹم (جسے پہلے سی اے ڈی کہا جاتا تھا) سے بھی مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس طرح مشینوں کی تیاری کے لئے گھریلو مینوفیکچرس کی حوصلہ افزائی کے خاطر پی او ایس آلات کی تیاری کے لئے ضروری تمام چیزوں کو ایکسائز ڈیوٹی نیز سی وی ڈی اور ایس اے ڈی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ یہ چھوٹ 31 مارچ 2017 تک جاری رہے گی۔

ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ایکو سسٹم کی توسیع اور نقدی سے مبرا لین دین میں سہولت کے منصوبے کے حصہ کے طور پر حکومت نے 31 مارچ 2017 تک دس لاکھ نئے اضافی پی او ایس ٹرمنل نصب کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں بینکوں نے چھ لاکھ پی او ایس مشینوں کے لئے آرڈر دے دئے ہیں اور مزید چار لاکھ مشینوں کے آرڈر بھی اگلے چند دنوں کے اندر دے دئے جائیں گے۔ اس وقت ملک بھر میں کارڈ پر مبنی ادائیگیوں کے لئے مختلف کاروبار میں تقریباً پندرہ لاکھ پی او ایس مشینوں کا استعمال ہو رہا ہے۔

وزارت محنت اور روزگار اور ریاستوں کی انتظامیہ نے غیر منظم سیکٹر میں کام کرنے والے مزدوروں کے بینک اکاونٹ کھولنے کے لئے مشترکہ طور پر مہم شروع کی ہے اور اس کے لئے مختلف مقامات پر کیمپ لگائے جارہے ہیں۔ اب تک 2,73,919 کیمپ لگائے جا چکے ہیں اور تقریباً 24.54 لاکھ بینک اکاونٹ کھولے جا چکے ہیں۔

اب تک تیس کروڑ روپے (RuPay) ڈیبٹ کارڈ جاری کئے جا چکے ہیں، ان میں جن دھن اکاونٹ رکھنے والوں کو جاری کردہ کارڈ بھی شامل ہیں۔ بارہ دنوں کے اندر روپے کارڈ کے استعمال میں تقریباً 300 فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس ڈیبٹ کارڈ کے استعمال کو آسان بنانے کے لئے بینکوں نے 31 دسمبر 2016 تک ایم ڈی آر چارجز کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیشنل پیمنٹ کاونسل آف انڈیا (این پی سی آئی) روپے کارڈ پر لگنے والے سوئچنگ چارجز کو پہلے ہی ختم کر چکا ہے۔ اس طرح کے اقدامات سے مختلف اداروں میں ڈیبٹ کارڈوں کو تسلیم کرنے کی صورت حال میں بہتری آئے گی۔

ڈیبٹ کارڈوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو فروغ دینے کے لئے سرکاری بینکوں اور کئی پرائیوٹ بینکو ں نے بھی 31 دسمبر 2016 تک ایم ڈی آر چارج نہیں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے کہ بقیہ پرائیوٹ بینک بھی ایسا ہی کریں گے۔ اس طرح ٹرانزکشن چارج بشمول سوئچنگ سروسز کے لئے لگنے والی فیس 31 دسمبر 2016 تک معاف رہے گی۔

ای بٹوا کے ذریعہ ادائیگیوں کو فروغ دینے کے لئے آئی بی آئی نے افراد کے لئے ماہانہ ٹرانزکشن کی حد دس ہزار روپے سے بڑھا کر بیس ہزار روپے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاجروں کے لئے بھی آر بی آئی کی طرف سے اسی طرح کے اعلانات کئے گئے ہیں۔

مسافروں کی سہولت کے لئے ہندوستانی ریلوے نے ای ٹکٹوں پر 31 دسمبر 2016 تک سیکنڈ کلاس پر عائد ہونے والا بیس روپے اور اپر کلاسوں پر عائد ہونے والا چالیس روپے سروس چارج نہیں لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے مسافروں کی ٹکٹ کھڑکیوں پر جا کر نقدی سے ٹکٹ خریدنے کے بجائے ای ٹکٹ خریدنے کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

اس وقت ملک میں آن لائن ای ٹکٹ خریدنے والے مسافروں کی تعداد 58% فیصد اور ٹکٹ کھڑیوں پر جا کر ٹکٹ خریدنے والوں کی تعداد 42% ہے۔ نئے اقدامات میں ای ٹکٹ کے خریداروں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ امید ہے کہ مذکورہ تمام اقدامات سے لوگوں کی نقد سے مبرا ٹرانزکشن کے لئے حوصلہ افزائی ہوگی۔

پانچ سو اور ایک ہزار روپے کے کرنسی نوٹوں کو واپس لینے کا موجودہ حکومت کا فیصلہ آنے والے دنو ں میں کافی سود مند ثابت ہوگا اور اس سے بہت کم وقت میں ڈیجیٹل بینکنگ کے عمل کو نئی بلندیو ں تک لے جانے میں مدد ملے گی نیز جدید ٹکنالوجی کے استعمال اور مالیاتی خواندگی کی سطح کو بڑھانے میں بھی مدد ملے گی۔

ٹرائی نے بینکنگ اور ادائیگی سے متعلق لین دین کے لئے یو ایس ایس ڈی کی موجودہ چارج 1.50 روپے فی سیشن سے گھٹا کر 50 پیسے فی سیشن کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے موجودہ اسٹیج کو پانچ سے بڑھا کر آٹھ کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ ٹیلی کوم کمپنیوں نے بھی 31 دسمبر 2016 تک مذکورہ 50 پیسہ فی سیشن یو ایس ایس ڈی چارج کو ختم کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ اس طرح 31.12.2016 تک کوئی بھی یو ایس ایس ڈی چارج نہیں دینا پڑے گا۔ اس سے ڈیجیٹل فائنانشیل ٹرانزکشن ایک نہایت سستا طریقہ ثابت ہوگا اور بالخصوص فیچر فون رکھنے والے غریب افراد کو فائدہ ہوگا (اس وقت ملک میں تمام فون کا 65% فیچر فون ہیں)

گاڑیوں کا کافی وقت چیک پوسٹوں اور ٹول پلازہ پر برباد ہوجاتا ہے۔ جی ایس ٹی کے نافذ ہونے سے چیک پوسٹوں کا مسئلہ تو حل ہوجائے گا تاہم قومی شاہراہوں پر ٹول پلازہ پر ادائیگی میں سہولت پیدا کرنے کے لئے بعض اقدامات ضروری ہیں۔ اس کے پیش نظر روڈ ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت نے آٹو موبائل بنانے والی کمپنیوں سے درخواست کی ہے کہ وہ تمام نئی گاڑیوں میں ای ٹی سی والے آر ایف آئی ڈی نصب کریں۔

تمام سرکاری تنظیموں، پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ اور دیگر سرکاری اداروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے تمام پارٹیوں اور ملازمین کو ادائیگی کے لئے انٹرنیٹ بینکنگ، یو پی آئی، آدھار پر مبنی سسٹم وغیرہ جیسے ڈیجیٹل ادائیگی طریقوں کا ہی استعمال کریں۔ ادائیگی کے وقت حکام کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ کارڈوں، انٹرنیٹ بینکنگ، یو پی آئی' کارڈ، آدھار پر مبنی ادائیگی نظام وغیرہ کا متبادل فراہم کریں۔

کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈوں اور موبائل فون اپلی کیشن یا ای بٹوا وغیرہ کے استعمال کے ذریعہ ڈیجیٹل لین دین کے عمل کو مزید تیز کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے ملک میں ڈیجیٹل اور نقدی سے مبرا معیشت کو فروغ دینے کے لئے مراعات اور اقدامات کے ایک پیکج کا بھی اعلان کیا ہے۔

یہ مراعات /اقدامات درج ذیل ہیں:

1۔ مرکزی حکومت کی پٹرولیم پی ایس یو ڈیجیٹل طریقوں سے پٹرول یا ڈیزل خریدنے والوں کو قیمت خرید کے 0.75 فی صد کی شرح سے مراعات دے گی۔

اس اسکیم سے ملک بھر میں ان تقریباً ساڑھے چار کروڑ صارفین کو فائدہ ہوگا جو روزانہ پٹرول پمپوں سے پٹرول یا ڈیزل خریدتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق یومیہ 1800 کروڑ روپے کا پٹرول یا ڈیزل فروخت ہوتا ہے اور ان میں سے تقریباً 20 فی صد ڈیجیٹل طریقو ں سے ادائیگی کرتے ہیں۔ نومبر 2016 میں اس میں اضافہ ہوکر 40 فی صد تک پہنچ گیا اور نقدی سے مبرا خریداری یومیہ 360 کروڑ روپے تک پہنچ گئی تھی۔ نئی

مراعات اسکیم سے امید ہے کہ مزید 30 فی صد صارفین ڈیجیٹل طریقہ خریداری استعمال کریں گے، جس سے پٹرول پمپوں پر سالانہ دو لاکھ کروڑ روپے نقدی کی ضرورت میں کمی آئے گی۔

2۔ دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل ادائیگی انفرااسٹرکچر کو توسیع کے لئے مرکزی حکومت نبارڈ کے ذریعہ ہر اہل بینک میں دو پی او ایس لگانے کے لئے مالی مدد دے گی۔ دس ہزار سے کم آبادی والے ایسے ایک لاکھ گاؤں میں اس طرح کے پی او ایس مشینیں لگائی جائیں گی۔ یہ پی او ایس مشینیں پرائمری کوآپریٹیو سوسائٹیوں، دودھ سوسائٹیوں، زرعی اشیاء فروخت کرنے والے اداروں میں لگائی جائیں گی۔

اس سے ایک لاکھ گاؤں کے کسانوں کو فائدہ ہوگا، جو مجموعی طور پر تقریباً 75 کروڑ آبادی کا احاطہ کرتی ہے۔ اس سے گاؤں میں لوگوں کو ان کی زرعی ضرورتوں کے لئے نقدی سے مبرا لین دین میں آسانی ہوگی۔

3۔ مرکزی حکومت نبارڈ کے ذریعہ 4.32 کروڑ کسان کریڈٹ کارڈ رکھنے والوں کو 'روپے کسان کارڈ' جاری کرنے میں دیہی علاقائی بینکوں اور کوآپریٹیو بینکوں کی مدد کرے گی تاکہ کسان پی او ایس مشینوں، مائیکرو اے ٹی ایم اور اے ٹی ایم کے ذریعہ ڈیجیٹل ادائیگی کر سکیں۔

4۔ ریلوے اپنے سب اربن ریلوے نیٹ ورک کے ذریعہ یکم جنوری 2017 سے ڈیجیٹل طریقوں سے ادائیگی کرنے پر ماہانہ یا سیزنل پاس بنوانے والوں کو 0.5 فیصد تک کی رعایت دے گی۔

سب اربن ریلوے پر تقریباً 80 لاکھ مسافر سیزنل یا ماہانہ پاس استعمال کرتے ہیں اور اس کے لئے وہ سالانہ تقریباً دو ہزار کروڑ روپے نقدی رقم ادا کرتے ہیں۔ چونکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ڈیجیٹل طریقوں کا استعمال شروع کریں گے جس سے مستقبل قریب میں نقدی کی ضرورت گھٹ کر سالانہ ایک ہزار کروڑ روپے تک رہ جائے گی۔

5۔ آن لائن ٹکٹ خریدنے والے تمام ریلوے مسافروں کو دس لاکھ روپے تک کا مفت حادثاتی انشورنس فراہم کیا جائے گا۔

روزانہ تقریباً چودہ لاکھ ریلوے مسافر ٹکٹ خریدتے ہیں جن میں سے 58 فیصد ڈیجیٹل ذرائع سے آن لائن ٹکٹ کی خریداری کرتے ہیں امید ہے کہ ڈیجیٹل ادائیگی سے ٹکٹ خریدنے والوں کی تعداد میں مزید 20 فیصد کا اضافہ ہوگا۔ اس طرح حادثاتی انشورنس اسکیم کے تحت یومیہ تقریباً گیارہ لاکھ مسافروں کا احاطہ کیا جائے گا۔

6۔ قیمت ادا کرنے پر ریلوے کے ذریعہ مسافروں کو فراہم کی جانے والی خدمات مثلاً کیٹرنگ، رہائش، ریٹائرنگ روم وغیرہ کے لئے ڈیجیٹل ادائیگی کرنے پر ان خدمات پر پانچ فیصد کی رعایت دی جائے گی۔

ریلوے کا سفر کرنے والے تمام مسافران خدمات کا استعمال کرتے ہیں اور وہ اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

7۔ سرکاری سیکٹر کی انشورنس کمپنیاں، جو کسٹمر پورٹل کے ذریعہ اپنے پروڈکٹ فروخت کرتی ہیں، ڈیجیٹل طریقہ سے ادائیگی کرنے کی صورت میں جنرل انشورنس پالیسیوں کی پریمیم میں دس فیصد تک اور لائف انشورنس پالیسیوں کی پریمیم میں آٹھ فیصد تک کی رعایت یا چھوٹ دیں گی۔ 8۔ مرکزی حکومت کے محکمے اور سنٹرل پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ڈیجیٹل طریقوں سے ادائیگی کرنے والے صارفین کو ٹرانزکشن فیس یا ایم ڈی آر دینا نہ پڑے۔ اس طرح کے تمام اخراجات کمپنیاں اور محکمے خود برداشت کریں گے۔ ریاستی حکومتوں کو بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ ریاستی حکومت اور اس کے محکمے ڈیجیٹل ادائیگی کی صورت میں ٹرانزکشن فیس یا ایم ڈی آر چارج خود برداشت کریں اور یہ بوجھ صارفین پر نہ ڈالا جائے۔

9۔ سرکاری سیکٹر کے بینکوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ کاروباریوں سے پی او ایس ٹرمنل / مائیکرو اے ٹی ایم / موبائل پی او ایس استعمال کرنے کا ماہانہ کرایہ 100 روپے سے زیادہ نہ لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ چھوٹے کاروباریوں کو ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام میں شامل کیا جا سکے۔

اس وقت سرکاری سیکٹر کے بینکوں کی طرف سے تقریباً ساڑھے چھ لاکھ پی او ایس مشینیں کاروباریوں کو جاری کئے گئے ہیں، کرایہ کو کم کرنے سے ڈیجیٹل لین دین کو فروغ حاصل ہوگا۔ کم کرایہ کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ کاروباری اپنے یہاں اس طرح کی مشینیں نصب کروا سکیں گے اور ڈیجیٹل لین دین کو فروغ ملے گا۔

10۔ دو ہزار روپے تک کے ہر ٹرانزکشن کے لئے ڈیجیٹل ٹرانزکشن یا ایم ڈی آر پر کوئی سروس ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ 11۔ آر ایف آئی ڈی کارڈ/فاسٹ ٹیگ استعمال کرنے والوں کو قومی شاہراہوں پر ٹول پلازہ پر سال 17-2016 میں ٹول کی ادائیگی میں 10 فیصد کی چھوٹ دی جائے گی۔

ان تمام مذکورہ اقدامات کے مدنظر اس بات کی پوری امید ہے کہ پانچ سو اور ایک ہزار روپے کے کرنسی نوٹوں کو واپس لینے کا موجودہ حکومت کا فیصلہ آنے والے دنوں میں کافی سود مند ثابت ہوگا اور اس سے بہت کم وقت میں ڈیجیٹل بینکنگ کے عمل کو نئی بلندیوں تک لے جانے میں مدد ملے گی نیز جدید ٹکنالوجی کے استعمال اور مالیاتی خواندگی کی سطح کو بڑھانے میں بھی مدد ملے گی۔

☆☆☆

ہند۔ قزاخستان نے دوہرے ٹیکس سے بچنے کے کنونشن میں ترمیم کے لئے پروٹوکول پر دستخط کئے

☆ ہندوستان اور قزاخستان نے قومی راجدھانی میں ایک پروٹوکول پر دستخط کئے ہیں، جس کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان دوہرے ٹیکس سے بچنے کے موجودہ کنونشن ڈی ٹی اے سی میں ترمیم کرنا ہے۔ اس سے پہلے اس پر 9 دسمبر 1996 کو دستخط کئے گئے تھے، جس کا مقصد دوہرے ٹیکس سے بچنا اور آمدنی پر ٹیکس کے سلسلے میں ٹیکس سے بچنے کے رجحان کی روک تھام کرنا ہے۔ پروٹوکول کی کچھ خاص باتیں اس طرح ہیں۔ یہ پروٹوکول ٹیکس کے سلسلے میں معلومات کے موثر لین دین کے لئے، بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ معیارات فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیکس کے مقاصد سے قزاخستان سے موصولہ معلومات کو قانون نافذ کرنے والی دیگر ایجنسیوں کو فراہم کرنا ہے۔ یہ کام دونوں ملکوں کے متعلقہ حکام کو با اختیار بنا کر کیا جائے گا۔ پروٹوکول میں فائدے والی چیزوں کی حد بندی سے متعلق ایک شق کا اضافہ کیا گیا ہے جس کا اصل مقصد ڈی ٹی اے سی کے غلط استعمال کو روکنا ہے۔ نیز گھریلو قانون کو لاگو کرنے کی اجازت دینا اور ٹیکس سے بچنے یا اس کی چوری کی روک تھام کے لئے اس کے اطلاق کی اجازت دینا ہے۔ اس پروٹوکول میں ٹیکسوں کی وصولیابی میں مدد سے متعلق موجودہ شق کی جگہ ایک نئی شق رکھی گئی ہے تاکہ اسے بین الاقوامی معیارات کے مطابق بنایا جا سکے۔

سندیپ داس

ڈیجیٹل اکنامی سے دیہی معیشت کا فروغ

حال ہی میں وزیر اعظم نے تسلیم کیا تھا کہ سماج کو نقدی سے فوراً پاک نہیں کیا جاسکتا اور انہوں نے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اس کے حصول کے لئے نقدی کے استعمال کو کم کرنے کے لئے کام کریں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ڈیجیٹل معیشت کیسے کام کرتی ہے، سیکھیں۔ آپ اپنے بینک کھاتوں کا مختلف کاموں کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔ آپ انٹرنیٹ بینکنگ کیسے استعمال کرسکتے ہیں، سیکھیں۔ آپ اپنے موبائل فونوں پر مختلف بینکوں کے اپلی کیشنز کا استعمال کس طور سے کرسکتے ہیں۔ اب تک ہوئی کارکردگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیہی ہندوستان کو بنانقد معیشت بنانے کی سمت میں معقول آغاز ہوچکا ہے۔

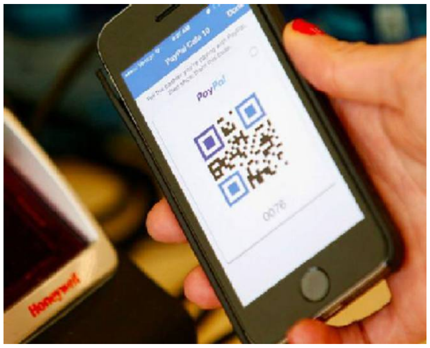

گزشتہ برس نومبر میں 500 اور 1000 روپے کے نوٹ منسوخ کئے جانے کے بعد وزیر اعظم نے کہا تھا کہ نوٹوں کی تبدیلی سے بنا نقد معیشت کو صرف مہمیز ہی نہیں ملے گا بلکہ اس سمت میں اس کو خاطر خواہ فروغ حاصل ہوگا۔ نوٹوں کی منسوخی کے دوماہ سے زیادہ مدت کے بعد دیہی علاقوں میں بنا نقدی مالی لین دین کے طریقے اپنانے سے دیہی علاقوں میں یکسر تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ لین دین کے ان طریقوں میں موبائل کے ذریعہ یا دیگر طریقوں سے مثلاً آدھار سے منسلک ادائیگی نظام، نیشنل یونیفائڈ یو ایس ایس ڈی (انسٹرکچر ڈسپلمنٹری سروس ڈاٹا) پلیٹ فارم، پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) مشین جو ڈیبٹ کریڈٹ کارڈوں کے توسط سے زیر استعمال رہتی ہے اور موبائل اپلی کیشنز پر مبنی پروگرام مثلا ای والٹ وغیرہ۔

حکومت کی تمام تر توجہ اس بات پر مرکوز رہی ہے کہ دیہی علاقوں کی ایک بڑی آبادی مختلف سرگرمیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ بنا نقد لین دین کا استعمال کرے۔ ان سرگرمیوں میں مہاتما گاندھی نیشنل رورل امپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منیریگا) میں کام کے عوض بینک کھاتوں کے ذریعے اجرت کی وصولی، امداد باہمی تنظیموں یا نجی شعبے کو دودھ فروخت کرنے کے لئے نقد رقوم کے ذریعے فراہم کئے گئے روپے کارڈ کے ذریعہ رقوم کی ادائیگی شامل ہیں۔ جن دھن یوجنا کے تحت اب تک 26.5 کروڑ بینک کھاتے کھولے جاچکے ہیں۔ اس اسکیم کے تحت نئے جن دھن کھاتہ داروں کو روپے کارڈ بھی فراہم کئے جارہے ہیں۔ اب تک 19.5 کروڑ کارڈ جاری کئے جاچکے ہیں۔ وزارت خزانہ کے اہل کاروں کا کہنا ہے کہ حکومت کا ہدف جن دھن کھاتہ داروں کے توسط سے دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل تبدیلی کو یقینی بنانا ہے۔

بنا نقد لین دین میں دودھ کے شعبے کی امتیازی کارکردگی

حکومت کی طرف سے نوٹوں کی منسوخی کے اعلان کے بعد تجارت کے مختلف شعبوں میں ڈیجیٹل لین دین میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے اور اس کارکردگی میں دودھ کا شعبہ بھی پیچھے نہیں رہا ہے۔ ریاستی اور نجی کمپنیوں سے منسلک دودھ فروخت کرنے والے کسانوں نے دس لاکھ سے زیادہ نئے کھاتے کھلوائے ہیں اور 10 نومبر کے بعد سے ان کھاتوں میں رقوم بھی وصول کی ہیں۔ گزشتہ برس

مصنف دہلی میں مقیم ایک صحافی ہیں۔ ان سے sandipdas2005@gmail.com موبائل نمبر 9871198823 اور 47 بی (فرسٹ فلور) انڈیا مون سٹی، اہنسا کھنڈ۔ II اندرا پورم، غازی آبادی' یوپی 201014 کے پتہ پر رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

کے وسط سے دودھ پیدا کرنے والے کسانوں کے کھولے گئے کھاتوں کی تعداد 30 لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے۔

وزارت زراعت کے ماتحت مویشی پروری کے محکمے نے حال ہی میں ایک سرکلر میں ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ (این ڈی ڈی بی) دہلی ملک اسکیم (ڈی ایم آئی) اور ریاستی سطح کی تمام ڈیری فیڈریشنوں کو ہدایات دی ہیں کہ وہ آئندہ ایک دو ماہ کے اندر دودھ فروخت کرنے والے کسانوں کے کھاتوں میں براہ راست رقم منتقل کرنے کو یقینی بنائیں۔ حکومت نے ملک کی سب سے بڑی ڈیری فیڈریشن گجرات کوآپریٹو ملک مارکیٹنگ نے تقریباً 29 لاکھ کسانوں کو دودھ کی فروخت کے عوض ادا کی جانے والی رقوم کے لئے بینک کھاتے کھلوائے۔

جی سی ایم ایم ایف کے منیجنگ ڈائریکٹر آر ایس سودھی نے بتایا کہ جب سے نوٹ منسوخی کا اعلان ہوا ہے، ہم نے دودھ کا کاروبار کرنے والے 8 لاکھ کسانوں کے کھاتے کھلوائے ہیں۔ آج کل 19 لاکھ دودھ فروخت کرنے والے کسانوں کی ملک کوآپریٹیو سوسائٹی کو فروخت کئے گئے دودھ کے عوض رقم کی ادائیگی بینک کھاتوں کے ذریعہ کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ البتہ فیڈریشن نے بینکوں سے کہا ہے کہ وہ گجرات کے قبائلی علاقوں میں اپنی شاخیں کھولیں تاکہ باقی کے تمام کسان بھی بینک کھاتے کھلواسکیں۔ امول دودھ کی خرید کے لئے کسانوں میں منتقل کئے جارہے ہیں جو منسوخی کے اعلان سے پہلے کے مقابلے دوگنا ہے۔ اس کے علاوہ 75 کروڑ روپے 3 لاکھ دودھ پیدا کرنے والے کسانوں کو ہر عشرے چنئی کی نجی ڈیری میجر ہٹسن ایگرو پروڈکٹس کی طرف سے منتقل کئے جارہے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ نجی شعبے میں بی ای۔ ادائیگی مقبول ہورہی ہے۔

اہل کاروں کا کہنا ہے کہ دودھ کا کاروبار کرنے والے کسانوں کو جو امداد باہمی تنظیموں سے منسلک ہیں، یومیہ 120 کروڑ روپے ہفتہ وار یا عشرہ وار دیئے جاتے ہیں جو ایک بڑی نقد ادائیگی ہے۔ فی الحال تقریباً 22 امداد باہمی اداروں سے وابستہ تقریباً ایک کروڑ کسانوں کے 60 تا 70 فی صد کے پاس بینک کھاتے ہیں۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ گزشتہ چند ماہ سے ہم ریاستی فیڈریشنوں کی بنا نقد لین دین کے لئے حوصلہ افزائی کررہے ہیں اور حکومت کے نوٹ منسوخی کے فیصلے نے ہماری کوششوں کو تقویت بخشی ہے۔ نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ (این ڈی ڈی بی) نے جو امداد باہمی کا ممتاز ادارہ ہے، تمام ریاستی فیڈریشنوں مثلاً جی سی ایم ایم ایف کرناٹک کو آپریٹو ملک پروڈیوسرز فیڈریشن، راجستھان کوآپریٹو ڈیری فیڈریشن وغیرہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کسانوں کو جو ابھی تک نقد ادائیگی کی جارہی ہے، جلد از جلد بینک کھاتے کھلوائیں۔

وزارت خوراک عوامی تقسیم اسکیم (پی او ایس) دکانوں پر بنا نقد ڈیجیٹل لین دین کی حوصلہ افزائی کررہی ہے۔ اس کے علاوہ وزارت خوارک نے ملک بھر میں تمام پانچ لاکھ کے قریب مناسب دکانوں پر جن سے قومی خوراک تحفظ قانون (این ایف ایس اے) کے تحت مستفید ہونے والے آدھار سے منسلک بینک کھاتوں یا روپے کارڈ کے ذریعہ رعایتی شرح پر خریداری ماہانہ تقریباً 75 سے 90 روپے اناج پر سبسڈی پارہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اتنی چھوٹی رقم بھی نقد ادا نہ کی جائے۔ قومی خوراک تحفظ قانون (این ایف ایس اے) کے تحت مستفید ہونے والے ہر فرد کو ماہانہ پانچ کلوگرام چاول یا گیہوں بالترتیب تین روپے/ دو روپے فی کلوگرام کی شرح سے ملتا ہے۔ البتہ کئی ریاستوں مثلاً اڈیشہ، چھتیس گڑھ اور تمل ناڈو میں اناج میں اور زیادہ رعایت دی جاتی ہے۔

آندھرا پردیش نے اپنی تمام 29082 مناسب دودکانوں پر پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) مشینیں نصب کردی ہیں جو این ایف ایس اے کے مستفیدین کے بینک کھاتوں سے منسلک ہیں۔ اہلکار کے مطابق مستفید ہونے والے پی او ایس مشینوں پر کارڈ استعمال کرکے بنا نقد ادائیگی کے این ایف ایس اے کے تحت اناج خرید سکتے ہیں۔ فی الحال ملک بھر میں 527750 مناسب دو دکانوں میں 33 فی صد کے پاس اے پی مشینیں دستیاب ہیں۔ یہ مشین این ایف ایس اے کے تحت اناج کی خرید و فروخت کا ریکارڈ رکھتی ہیں۔ اہلکار نے بتایا کہ ان مشینوں کو مستفیدین کے بینک کھاتوں سے جوڑا جاتا ہے۔ کرناٹک کے علاوہ مہاراشٹر، ہریانہ، راجستھان اور اڈیشہ نے عوامی نظام تقسیم میں آدھار پر مبنی ادائیگی کا استعمال شروع کردیا ہے۔ ریاست کی 20778 مناسب دکانوں پر آدھار سے منسلک مشینوں میں 85 کروڑ خط افلاس سے نیچے (بی پی ایل) والے راشن کارڈ رکھنے والے افراد کو این ایف ایس اے کے تحت اعلیٰ رعایت پر اناج مہیا کرانے کے لئے بایومیٹرک شناختی نظام استعمال کیا جائے گا۔ ریاستی حکومت کارڈ ہولڈروں کے جن دھن کھاتوں کو آدھار سے منسلک کردے گی۔

مہاراشٹر حکومت نے 84 مناسب دکانوں پر بزنس کرسپونڈنٹ ماڈل یا یو ایس ایس ڈی اور ای والٹ کے ذریعہ ادائیگی کے طریقے کو نقدی سے پاک لین دین کے لئے استعمال کرنے کی غرض سے پائلٹ پروجیکٹ شروع کیا ہے۔ مناسب دکانیں اب پی او ایس مشینوں کے توسط سے لین دین کریں گی۔ مناسب دکانوں پر راشن کارڈ رکھنے والے اور خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والے افراد کو رعایتی شرح پر اشیاء فراہم کی جارہی ہیں۔ مہاراشٹر حکومت اپنی تمام 50,000 مناسب دکانوں پر نقدی سے پاک لین دین کا اہتمام کرنے کی خواہاں ہے۔

جب سے نوٹ منسوخی کا اعلان ہوا ہے، این ایف ایس اے کے تحت اناج مہیا کرانے کی وجہ سے کوئی تاخیر نہیں ہوئی ہے۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ 24 کروڑ راشن کارڈ ہولڈروں کے 71 فی صد سے زائد افراد کو آدھار سے جوڑ دیا گیا ہے اور ان دکانوں کے انسلاک سے بینک کھاتوں اور پی او ایس مشین نصب کرنے سے نقدی سے پاک نظام قائم کیا جاسکتا ہے۔ آجکل این ایف ایس اے کے تحت آنے والی 82 کروڑ کی آبادی کو پانچ سے 55 کروڑ ٹن کے قریب گیہوں فراہم کیا جارہا ہے۔

خوراک اور صارفین کے معاملوں کی وزارت نے اپنے تمام اہلکاروں کو سرکاری کام کاج میں بنا نقدی لین دین کو یقینی بنانے کی ہدایات دی ہیں۔ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کسانوں سے کم از کم امدادی قیمت پر اناج کے حصول میں بینک کھاتوں کا استعمال کرتی ہے۔ جب کہ پنجاب اور ہریانہ میں کم از کم امدادی قیمت آڑھتیوں یا کمیشن ایجنٹوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جاتی ہے۔

اسی طرح صارفین کے معاملوں سے متعلق محکمے نے حال ہی میں ختم ہونے والے خریف موسم میں 703 کروڑ روپے کی دالیں کسانوں سے آن لائن ادائیگی کر کے حاصل کی ہیں۔ وزارت نے اپنے اہلکاروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ معاہدے کے تحت کرائے گئے کاموں کے لئے کی جانے والی ادائیگی میں صرف بنانقد نظام کا استعمال کریں۔

منریگا (ایم این آر ای جی اے) کارکنوں کو اجرت کی ادائیگی بینک کھاتوں کے ذریعے کی جارہی ہے۔ برسوں پہلے شروع کئے گئے مالی شمولیت پروگرام کی بدولت مہاتما گاندھی نیشنل رورل امپلائمنٹ گارنٹی قانون کے تحت کام کرنے والے افراد کو ادائیگی نقد سے بالکل پاک ہوگئی ہے۔ بیشتر مستفیدین کی اجرت ان کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جاتی ہے۔ حالیہ مالی سال 2016-17 کے دوران 25 کروڑ مستفیدین کو اب تک 32000 کروڑ سے زیادہ کی رقم منتقل کی گئی ہے۔

حکومت کا ایک کروڑ افراد کو ڈیجیٹل تعلیم سے آراستہ کرنے پر زور

حکومت ایک کروڑ دیہی باشندوں کو ڈیجیٹل تعلیم سے آراستہ کرنے کی خواہاں ہے۔ اس کے تحت لوگوں کو صارفین کو دستیاب تمام ادائیگی متبادلوں کے استعمال کی تربیت دی جائے گی تاکہ وہ جو اس کے لئے مناسب ہو، وہ طریقہ کار استعمال کر سکیں۔ اس پروگرام کے تحت 40 لاکھ سے زیادہ باشندوں اور تقریباً 1.2 لاکھ تاجروں کا اندراج کیا جا چکا ہے۔

ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے بتایا کہ ہم بیداری پیدا کرنے کے مرحلے سے آگے بڑھ کر اس مرحلے پر پہنچ گئے ہیں جہاں لوگ ادائیگی کے الیکٹرانک طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ وزارت الیکٹرانک اطلاعاتی ٹکنالوجی کے ذریعہ قائم کئے گئے اجتماعی خدمات مراکز اس کو پھیلانے میں مدد کرتے ہیں۔

حال ہی میں وزیراعظم نے تسلیم کیا تھا کہ سماج کو نقدی سے فوراً پاک نہیں کیا جا سکتا اور انہوں نے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اس کے حصول کے لئے نقدی کے استعمال کو کم کرنے کے لئے کام کریں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ڈیجیٹل معیشت کیسے کام کرتی ہے، سیکھیں۔ آپ اپنے بینک کھاتوں کا مختلف کاموں کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ انٹرنیٹ بینکنگ کیسے استعمال کر سکتے ہیں، سیکھیں۔ آپ اپنے موبائل فون پر مختلف بینکوں کے ایپلی کیشنز کا استعمال کس طور سے کر سکتے ہیں۔ اب تک ہوئی کارکردگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیہی ہندوستان کو بنانقد معیشت بنانے کی سمت میں معقول آغاز ہو چکا ہے۔

☆☆☆

امداد باہمی پر مبنی وفاق کے سچے جذبے کے تحت سب کے لئے چوبیس گھنٹے بجلی کی فراہمی کے منصوبے

☆ بجلی کی مرکزی وزارت نے اُجول ڈسکام ایشورینس یوجنا کے لئے تمل ناڈو کے ساتھ نئی دہلی میں ایک مفاہمت نامے پر دستخط کئے ہیں۔ چوبیس سب کے لئے بجلی (پی ایف اے) روڈ میپ کی دستاویز پر ریاست کے دستخط کرنے کے ساتھ ہی ملک ایک کو چھوڑ کر سبھی 28 ریاستوں اور ساتوں مرکزی علاقوں منصوبے کو قطعی شکل دے دی گئی ہے اور اب اس کا نفاذ ہو رہا ہے۔ تعاونی وفاق کے اصولوں پر قائم اس پہل میں یہ ایک اہم سنگ میل ہے۔ ملک کے لئے وزیراعظم نریندر مودی کا نظریہ ہے کہ 2019 تک تمام شہریوں کو قابل بھروسہ اور معیاری بجلی فراہم کی جائے اور بجلی کی وزارت کا 24x7 پی ایف اے پروگرام اسی کو عملہ جامہ پہنانے میں لگا ہوا ہے۔ یہ پروگرام وزارت کی اُس وجہ کو بھی نمایاں کرنے میں کامیاب رہا ہے جس کے تحت وزارت توانائی اثر انگیزی اور مطالبے کے پہلو سے متعلق انتظامات کے سلسلے میں دخل اندازی کرنے کے لئے کمربستہ رہی ہے۔ اس پروگرام کے نتیجے میں اُجالا/ ڈی ای ایل پی اور دیگر ای ایس ایل سے وابستہ اسکیموں میں تیز رفتاری سے پیش رفت دیکھی گئی ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ اُجالا دنیا کا سب سے بڑا اور از حد کامیاب ایل ای ڈی بلبوں والا پروگرام ثابت ہوا ہے۔ مرکزی شعبے کی ایجنسیوں کے روز افزوں کردار مثلاً این ٹی پی سی کی وجہ سے، جس نے راجستھان میں ریاست کی ملکیت والے جنریشن اثاثوں کے حصول کے لئے عملی افادیت کے پہلو کو نمایاں کر کے پیش کیا ہے، تیزی صلاحیت سازی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس طریقے سے جھارکھنڈ میں پٹارتو پروجیکٹ بھی 24x7 پی ایف اے پروگرام کے تحت اپنائے گئے جامع طریقہ کار کا نتیجہ ہے جس سے ریاست کے مخصوص مسائل حل ہوئے ہیں۔

رگھوراج

"کم نقدوالی معیشت" چلانے کے ذرائع

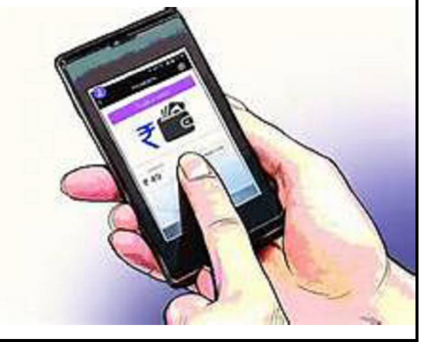

استعمال کنندگان اپنی ادائیگیاں ایک کھاتے یا ویلیٹ سے دوسرے کھاتے یا ویلیٹ میں منتقل کرنے کے سلسلے میں اسے بہت مفید اور آسان پائیں گے۔ بلاشبہ استعمال کنندگان کوکسی کے بھی ساتھ اپنے پاس ورڈس اور پن کی ساجھے داری نہ کرکے نیز پردہ دری سے بچنے کے لئے لین دین کی رقموں کوسب سے کم رکھ کران اپلی کیشن کا استعمال کرنے کے سلسلے میں محتاط اور چوکس رہنا ہوگا۔

مصنف ریزروبینک آف انڈیا میں کیریئر بینکر سرونگ ہیں۔فی الحال وہ انسٹی ٹیوٹ فارڈیولپمنٹ اینڈ ریسرچ بینکنگ ٹکنالوجی میں مامور ہیں۔
graghuraj@drbt.ac.in

ادائیگی کرنے کا نظام جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے، ایک اصطلاح ہے جو ایک ایسے نظام کو سمجھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے، جس سے مخصوص طور پر نقد رقم یا قانونی زر کی نقل وحمل کئے بغیر ایک قرض یا ذمہ داری کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔نقد رقم سے ادائیگی کرنے کے معاملے میں ادائیگی ایک ''نظام'' کے ذریعے کئے جانے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔نقد رقم کی نقل وحرکت کے بغیر ادائیگی کرنے کی غرض سے ادائیگی کرنے والے شخص اور ادائیگی موصول کرنے والے شخص کو''ادائیگی کے ایک نظام'' کے دائرے میں آنا ہوگا۔

کاغذ پر مبنی ادائیگی کرنے کے روایتی نظام میں اپنی مختلف شکلوں میں ایک چیک (کھاتے دار کا چیک، ڈیمانڈ ڈرافٹ، پے منٹ آرڈر، بینکرس چیک، ڈیویڈنڈ وارنٹ، انٹریسٹ وارنٹ، ٹریولرس چیک، گفٹ چیک، ڈیبٹ نوٹ، ری فنڈ آرڈر وغیرہ) بین بینک ادائیگی کے ایک نظام کے ذریعے بغیر نقد رقم کے فنڈ کی منتقلی کے ایک لین دین کا اولین ذریعہ تھا۔ چیکوں پر بینکرس چیک کی کلیئرنگ کرنے والے خانہ جاتی نظام کے ذریعے کارروائی کی جاتی ہے۔ بین بینک بغیر نقد رقم کی ادائیگی کرنے کے ایک نظام پر عمل کرنے کے لئے چیک کلیئرنگ کرنے کے ایک نظام کی بنیادی ضروریات اس کے ظہور میں آنے کے دو صدیوں سے بھی زیادہ کے عرصے کے بعد بھی اب تک موزوں ہیں۔

بینک کاری کے نظاموں میں الیکٹرانک اور مواصلاتی ٹکنالوجیوں کے ظہور میں آنے سے ادائیگی کرنے کے گوناگوں نظام وجود میں آئے ہیں۔ نیز اس کی وجہ سے ٹیلی کوم آپریٹروں جیسے غیر بینکنگ ادارے ادائیگی کرنے کے نظاموں کے ڈھانچے میں آتے ہیں۔

بین بینک ادائیگی کرنے کا نظام کیوں؟

- ☆سہولت؟
- ☆تحفظ؟
- ☆کھاتوں کی برقراری؟
- ☆سود کی آمدنی؟
- ☆کریڈٹ
- ☆آگے کا کاروبار/لین دین؟

ادائیگی کرنے کے نظاموں میں خطرات

- ☆کریڈٹ کا خطرہ
- ☆تغیر پذیری کا خطرہ
- ☆قانونی خطرہ
- ☆عملی خطرہ
- ☆منظّم خطرہ

متعین کردہ بینک نوٹوں کے چلن کو بند کئے جانے کی وجہ سے بغیر نقد رقم کے لین دین کے سلسلے میں سب سے زیادہ حالیہ واقعات سے گزشتہ کچھ مہینوں میں ادائیگی کرنے کے کچھ الیکٹرانک نظاموں میں 35سے 40فی صد تک کے اضافے کا پتہ چلتا ھے۔

الیکٹرونکس کے ذریعے میکانی عمل شروع کرنے کے سلسلے میں پہلا قدم 1986 میں چیکوں پر کارروائی کرنے کے لئے ایم آئی سی آر (میگنیٹک ایک کیریکٹر ریگولیشن) کی شروعات تھا۔ چوں کہ اس سے بینکوں کے کام کاج میں کمپیوٹرکاری اور میکانکی کارروائی شروع کرنے کا عمل قائم ہوا تھا، ریزرو بینک آف انڈیا کے اقدامات اور سرگرم زور سے دیگر طریقے بھی شروع ہونے لگے تھے۔

آر بی آئی نے 1990 کے دہے کے وسط میں بغیر کاغذ کے الیکٹرانک کلیئرنگ خدمات (ای سی ایس۔ سی آر) شروع کی تھیں، جو کریڈٹ کی منتقلیوں کے لئے اولین خدمات تھیں جس میں ادائیگی کرنے والا شخص یا ادارہ ایک بینک کے ذریعے الیکٹرانک وسیلے سے ادائیگی کرتا ہے۔ اس کے بعد الیکٹرانک کلیئرنگ خدمات (ای سی ایس۔ ڈی آر) شروع ہوئی تھیں جن میں ادائیگی کرنے والا شخص یا ادارہ اپنے بینک کو اپنے کھاتے سے ڈیبٹ کرنے اور ادائیگی کرنے اور ادائیگی موصول کرنے والے شخص یا ادارے کو ادا کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ یہ عمل مخصوص طور پر ٹیلی فون، بجلی، پانی نیز پریمیم وغیرہ بھی جیسے افادیتی خدمات کے بلوں کی ادائیگی کرنے کے لئے ہے۔ اس کے بعد فنڈ کی الیکٹرانک منتقلی (ای ایف ٹی) کا عمل شروع ہوا، جس میں ایک بینک کا گاہک ایک الیکٹرانک ہدایت سے ایک دوسرے بینک کے گاہک کو ادائیگی کرسکتا ہے۔ ابتداء میں یہ عمل صرف تقریباً پندرہ بڑے شہروں میں دستیاب تھا لیکن 2004 کے بعد اسے این ای ایف ٹی (قومی الیکٹرانک فنڈس منتقلی) کے طور پر فروغ دیا گیا تھا۔ چوں کہ بینک کاری کے قلبی نظاموں کی جانب آگے بڑھتے تھے جو بینک کی تمام شاخوں اور دکانوں کا مرکز کاری حساب کتاب ہے، اس لئے مزید آن لائن حل پیش کرنے کے امکانات کھلے تھے۔ کارڈ پر مبنی لین دین نے کسی بھی جگہ ادائیگیاں کرنے کے سلسلے میں ایک افق کھولا تھا۔ بینکوں کے تمام اے ٹی ایم کا رابطہ ایک دوسرے سے جوڑنے سے ملک میں کسی بھی اے ٹی ایم سے نقد رقم نکالی جاسکنے لگی جو ایک اہم سنگ میل اختراع ثابت ہوا کیوں کہ اس کی وجہ سے پیسہ نکالنے کی غرض سے بینکوں میں گاہکوں کے آنے میں کافی طور سے کمی واقع ہوئی۔ اے ٹی ایم کارڈ کو ڈیبٹ کارڈ میں وسعت دی گئی جو کہ ایک ہمہ گیر کارڈ بن گیا کیوں کہ اس کا استعمال نقد رقم نکالنے، ایک پی او ایس (فروخت کی جگہ) مشین کے ذریعہ خریداری کرنے نیز انٹرنیٹ کے ذریعہ آن لائن ادائیگی کا ہر قسم کا لین دین کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔

جب کہ این ای ایف ٹی ادائیگی کی خردہ ضروریات پوری کرتی ہے، اس لئے ریزرو بینک آف انڈیا نے مارچ 2004 میں بڑی مالیت کی ادائیگی کا ایک نظام قائم کیا تھا یعنی آر ٹی جی ایس۔ رئیل ٹائم گروس سیٹلمنٹ نظام۔ اس کا استعمال مخصوص طور پر بڑی مالیت کے فنڈس کی منتقلیوں کے لئے بینکوں اور مالیاتی کمپنیوں کے فنڈس منتظمین کے ذریعے نیز گاہکوں کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے، یہ آن لائن بین بینکنگ ادائیگی کا واحد نظام ہے جس کا تصفیہ مجموعی بنیاد پر کیا جاتا ہے تاکہ گردشی سلسلہ بہت تیزی سے چل سکے۔

بین بینکنگ ادائیگی کے کسی بھی نظام کے لئے ایک مرکزی بھروسے مند مقابل فریق ہونا چاہئے جو دو شرکاء کے درمیان لین دین کا تصفیہ کرے۔ روایتی طور سے اس ملک کا مرکزی بینک، جو کہ اس معاملے میں ریزرو بینک آف انڈیا ہے، تصفیہ جاتی ایجنسی ہے۔ یہ شعبہ ادائیگی اور تصفیے کے نظاموں سے متعلق قانون اور تصفیے کا نظاموں سے متعلق قانون 2007 کے منظور کئے جانے سے شروع کیا گیا تھا جس کے تحت ریزرو بینک کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ ادائیگی کرنے کے ایسے نظاموں کو مجاز بنائے جو شرکاء میں ادائیگیوں کا تصفیہ کرسکیں۔

نیشنل پے منٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اور کلیئرنگ کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (سی سی آئی ایل) ادائیگی کرنے کے نظام پیش کرنے کے سلسلے میں ریزرو بینک کے ذریعے اجازت دی گئی بڑی مجاز کردہ تنظیموں میں سے دو تنظیمیں ہیں۔ این پی سی آئی، جو خردہ ادائیگیوں کی سب سے بڑی تعداد سے نمٹتی ہے، تمام بینکوں کے ہراے ٹی ایم کا رابطہ جوڑنے والے این این ایس) قومی مالیاتی سوئچ) کو برقرار رکھتی ہے۔ این پی سی آئی نے ادائیگی کرنے کے گوناگوں ذرائع شروع کئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل ذرائع شامل ہیں:

☆آئی ایم پی ایس۔ فوری ادائیگی کا نظام

☆این اے سی ایچ۔ قومی خودکردہ کلیئرنگ ہاؤس۔

☆سی ٹی ایس۔ چیک ٹرنکیشن نظام (شبیہ پر مبنی عمل کے ذریعے چیک کی کلیئرنگ۔

☆اے ای پی ایس۔ آدھار پر مبنی ادائیگی کا نظام

☆یو پی آئی۔ متحدہ ادائیگی انٹرفیس

☆ #99*۔ یو ایس ایس ڈی۔ ان اسٹرکچرڈ دسپلمنٹری سروس ڈاٹا پر مبنی۔

☆روپے ڈیبٹ کارڈ۔

☆یو پی آئی۔ متحدہ ادائیگی انٹرفیس ایک چینل کے ذریعے تمام بینک کھاتوں کے لئے ایک فرنٹ اینڈ۔

این پی سی آئی ایک خردہ بل ادائیگی نظام ''بی بی پی ایس۔ بھارت بل پے منٹ سسٹم بھی قائم کر رہی ہے۔ اس سے استعمال کنندگان ملک میں کسی بھی جگہ سے سرکاری واجبات، ٹیکس وغیرہ سمیت کسی بھی سروس سے متعلق بلوں کی ادائیگی کرسکیں گے۔

ان کے علاوہ ادائیگی کرنے کی سروس کے بہت سے فراہم کنندگان بھی ہیں جو وولیٹ خدمات پیش کر رہی ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں: پے ٹی ایم، بل ڈیسک، سی سی ایوینو، انسٹا موجو، پے پل، سٹرس پے، ڈائریکٹ پے، پے یو منی، ای پے، بے نیٹز وغیرہ۔ اس کے علاوہ ادائیگی کرنے کے محدود نظام ہیں جو ٹرانسپورٹ سروس، مارکیٹنگ کو گلوموریٹ، ڈیلیوری سروس وغیرہ جیسے ماحول کے اندر کام کرتے ہیں جو کہ محدود مقصدی پیشگی ادائیگی کردہ کارڈوں کے حامل بھی ہوسکتے ہیں۔

ادائیگی اور تصفیے کے نظاموں سے متعلق قانون کی دفعہ (i)2 میں ادائیگی کرنے کے نظام کی توضیح

''ادائیگی کرنے کے نظام'' کا مطلب ایک ایسا نظام ہے جس میں ادائیگی کرنے والے شخص یا ادارے اور مستفید ہونے والے شخص یا ادارے کے درمیان ہونے والی ادائیگی کی جاسکے جس میں کلیئرنگ، ادائیگی یا تصفیے کی سروس یا ان میں سے سب شامل ہیں۔ لیکن ایک اسٹاک ایکس چینج شامل نہیں ہوتا ہے۔

توضیح: اس دفعہ کے اغراض ومقاصد کے لئے ''ادائیگی کرنے کے نظام'' میں وہ نظام شامل ہیں جن سے کریڈٹ کارڈ کے عمل 'ڈیبٹ کارڈ کے عمل، اسمارٹ کارڈ کے عمل، پیسہ منتقل کرنے کے عمل یا اسی طرح کے عمل کئے جاسکیں۔

ادائیگی کرنے کے ایک نظام کو ریزرو بینک آف انڈیا کے ادائیگی کے تصفیے کے نظاموں سے متعلق محکمے کے ذریعے مجاز بنایا جانا چاہئے۔ ادائیگی کرنے کا ایک نظام چلانے نیز ان لوگوں کے لئے اجازت کی نگرانی جو ادائیگی کرنے کے ایک میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ ان اصولوں کے ذریعے کی جاتی ہے، جو شرکا کی صلاحیتوں کا لازمی طور سے اندازہ لگاتے ہیں نیز اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ آیا ان کے عمل اس نظام کے لئے کسی ذمہ داری یا منظّم امور کا سبب بنیں گے۔ اگر بینک کے ذریعے ادائیگی کرنے کے نظام کی پیش کش کی جاتی ہے تو بینک کے گاہک یا حتمی استفادہ کنندہ کو اپنے بینک میں ادائیگی کرنے کے کسی نظام کے استعمال کے لئے اندراج کرانا ہوگا۔

ریزرو بینک آف انڈیا آر ٹی جی ایس، این ای ایف ٹی اور ای سی ایس (ڈی آر اور سی آر) نظام براہ راست چلاتا ہے جب کہ ادائیگی کرنے کے نظام کی سروس کے فراہم کنندگان کے ذریعے چلائے گئے ادائیگی کرنے کے دیگر تمام نظام جن میں چیک کی کلیئرنگ بھی شامل ہے، ان ہی کے ذریعے چلائے جاتے ہیں نیز ان کا بالآخر اندراج ریزرو بینک کے کھاتوں میں کیا جاتا ہے۔

چوں کہ نئ مصنوعات بازار میں آچکی ہیں جو آئی سی ٹی۔ اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹکنالوجی کے پلیٹ فارم کو بروئے کار لاتی ہیں، ملک کے غیر بینک شدہ علاقوں کے لئے بینک کاری اور مالی خدمات کی توسیع کرنے کے مقصد نے شکل اختیار کی ہے۔ بینکوں سے اس جگہ بینک کاری کی جوابی اکائی کی توسیع کی ہے، جہاں غیر بینک شدہ علاقے تک پہنچنے کے لئے ایک مکمل شاخ قائم کرنا قابل عمل نہیں ہے تا کہ مالی شمولیت کے نشانے حاصل کرنے کے لئے بینک کاری کی کم سے کم خدمات فراہم کی جاسکیں۔

موبائل ٹیلی فون کے آلات کے فروغ سے سب کے لئے قابل رسائی بغیر نقد رقم والی ادائیگیاں کرنے کا ایک ذریعہ کھلا ہے۔ یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ ہندوستان میں بینک کھاتوں سے زیادہ موبائل ٹیلی فون ہیں۔ اس سے ایسا سافٹ ویئر تیار کرنے کے سلسلے میں ادائیگی کرنے کے تمام نظاموں اور موبائل ویلٹوں کے لئے ایک پلیٹ فارم ملا ہے، جس کا استعمال اپنا لین دین کرنے کے لئے موبائل ٹیلی فون یا دیگر دستی کمپیوٹر آلات میں کیا جاسکے۔ استعمال کنندگان اپنی ادائیگیاں ایک کھاتے یا ویلیٹ سے دوسرے کھاتے یا ویلیٹ میں منتقل

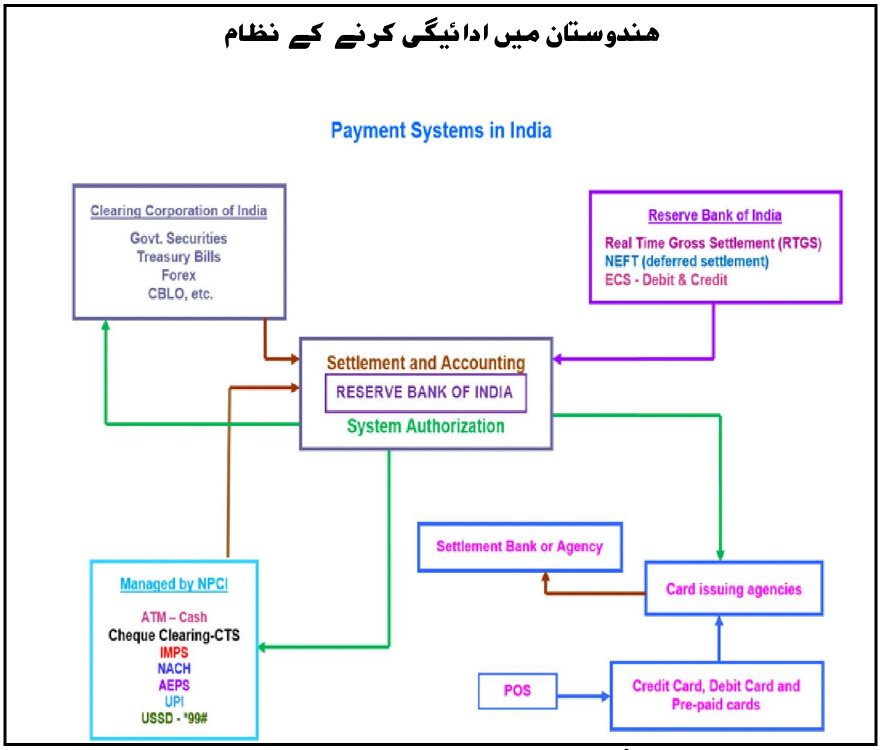

ریزرو بینك آف انڈیا کا ادائیگی کرنے کے نظاموں کا تصور 2015-16
اثرپذیر پر ضابطے، مضبوط بنیادی ڈھانچے، موثرنگرانی اورگاهك كی مرکزیت کے ذریعے ایك "کم نقد" والے هندوستان کے لئے ادائیگی اور تصفیه کرنے کے بهترین درجے کے نظاموں کا قیام۔

کرنے کے سلسلے میں اسے بہت مفید اور آسان پائیں گے۔ بلاشبہ استعمال کنندگان کو کسی کے بھی ساتھ اپنے پاس ورڈس اور پن کی ساجھے داری نہ کرکے نیز پردہ دری سے بچنے کے لئے لین دین کی رقموں کو سب سے کم رکھ کر ان اپلی کیشن کا استعمال کرنے کے سلسلے میں محتاط اور چوکس رہنا ہوگا۔

ادائیگی کرنے کے مذکورہ بالا نظاموں سے نقد رقم کی ادائیگیوں میں کمی آئی ہے نیز چیکوں کے ذریعے لین دین تک بھی ان سطحوں تک نہیں بڑھ رہا ہے جو اس سے پہلے دیکھنے میں آیا تھا۔ادائیگی کرنے کے نظام ایک ’’کم نقد والی معیشت‘‘ کی جانب آگے بڑھنے کی صف اول میں ہیں۔

☆☆☆

ادائیگی کرنے کے نظاموں کے حجم۔ملین لین دین 2015-16

1 تا4 یس آئی ایف ایم آئی	
آر ٹی جی ایس یکس سی بی ایل او، جی	101.4
5ً تا7 پیپر۔سی ٹی ایس۔ایم آئی سی آر، غیر ایم آئی سی آر	1096.4
8۔ای سی ایس ڈی آر	224.8
9۔ای سی ایس سی آر	39.0
10۔این ای ایف ٹی	1252.9
11۔فوری ادائیگی کرنے کی سروس (آئی ایم پی سی)	220.8
12۔قومی خودکار کردہ کلیئرنگ ہاؤس (این اے سی ایچ)	14.4.1
13۔کریڈٹ کارڈ	785.7
14۔ڈیبٹ کارڈ	1173.5
15۔پہلے سے ادا کردہ ادائیگی کے ذرائع (پی پی آئی)	748.0
کل میزان (1 تا15)	7046.6

سرکار کرگھوں کی خریداری کیلئے تنگلیا بنکروں کی مدد کرے گی

☆ حکومت ہند کرگھوں کی قیمت کی 90 فیصد کے بقدر ادائیگی کرکے کرگھوں کی خریداری کیلئے تنگلیا بنکروں کی مدد کرے گی۔ ٹیکسٹائل کے محکمے کی مرکزی وزیر محترمہ اسمرتی زوبن ایرانی نے گجرات کے سندر نگر ضلع کے تنگلیا بنکروں کے ساتھ گفتگو کے دوران یہ اعلان کیا۔ وزیر موصوفہ نے تنگلیا بنکروں کے خدشات کو سننے کے بعد یہ اعلان بھی کیا کہ تنگلیا بنکر مزدوروں کی ایک خصوصی ایسوسی ایشن قائم کی جائے گی جو ان کے مفادات کیلئے کام کرے گی۔تنگلیا زردوزی کے کام کی ستائش کرتے ہوئے محترمہ ایرانی نے کہا کہ اس فن کے فن پاروں کی نمائش اور فروخت بین الاقوامی پلیٹ فارموں پر کی جانی چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ضلع انتظامیہ سے یہ گزارش بھی کی کہ اس کام کیلئے معقول انتظامات کیے جائیں۔محترمہ ایرانی نے فیشن کے ڈیزائن بنانے والوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے فیشن کے ملبوسات کیلئے تنگلیا کے فن کا استعمال کریں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بنکروں سے پردھان منتری مدرا یوجنا کے ذریعے کام کرکے اس

کے فائدے اٹھانے کی اپیل بھی کی۔ وزیر موصوفہ احمد آباد میں واقع احمد آباد ٹیکسٹائل انڈسٹری ریسرچ ایسوسی ایشن کے دفتر بھی گئیں جہاں انہوں نے اس ادارے کی کامیابیوں کی ستائش کی اور افسران کو ہدایت کی کہ اس اسکیم کا نمونہ چھوٹے اور مجھولے درجے کے صنعت کاروں کے فائدے کے لئے وضع کیا جائے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سکہ رائج الوقت

قانون کے تحت کسی بھی ملک کی کرنسی کی قدر ایک واجب الادا رقم کے مبادلے اور ادائیگی کے توسط کے طور پر قبول کرنی ہوتی ہے۔ حالاں کہ عام طور پر چلنے والے تمام قدر کے کاغذ کے نوٹوں کو سکہ رائج الوقت کہا جاتا ہے تاہم سکوں میں مروج ہر قدر کی رقم کو بھی سکہ رائج الوقت کہا جاتا ہے جو ہر ملک میں مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اسے قانونی پیسہ بھی کہا جاتا ہے۔

سکہ رائج الوقت دو طرح کے ہوتے ہیں:

(i) محدود سکہ رائج الوقت: یہ پیسے کی ایک ایسی شکل ہے جسے ایک مخصوص مدت کے بعد کوئی بھی شخص اس شکل میں ادائیگی وصول کرنے سے انکار کرسکتا ہے اور اس کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی بھی نہیں کی جاسکتی ہے۔ ہندوستان میں سکے اسی زمرے میں آتے ہیں۔

(ii) لامحدود سکہ رائج الوقت: پیسے کی یہ ایک ایسی شکل ہے جسے ایک واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس زمرے کے سکہ رائج الوقت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ کاغذ کے نوٹ/کرنسی ہندوستان میں لامحدود سکہ رائج الوقت ہیں۔

سکہ رائج الوقت وہ پیسہ ہے جسے کسی بھی ملک کے قانون کے ذریعے واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لئے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسے واجب الادا رقم کی ادائیگی کے لئے منظور کیا جانا لازمی ہے۔ آر بی آئی قانون 1934 کے تحت سنٹرل بینک کو بینک نوٹ جاری کرنے کا کلی اختیار دیا گیا ہے۔ اس قانون میں تشریح کی گئی ہے کہ ہندوستان میں ہر جگہ ہر بینک نوٹ کو اس میں ظاہر کی گئی رقم کے مساوی ادائیگی کے لئے سکہ رائج الوقت کا درجہ حاصل ہوگا۔

سکہ رائج الوقت کو قانونی حیثیت دینا یا منسوخی بہت اہم ہے کیوں کہ کاغذ کے نوٹ کی تمام قدر کو متعلقہ ملک کی حکومت کی منظوری حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں پیسے کی قدر کو ایک کاغذ کے مخصوص ٹکڑے کے توسط سے ایک مبادلے، اسٹور کرنے کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسے عوام کو رضامندی کے ساتھ قبول کرنا ہوتا ہے۔ اس کو ریزرو بینک آف انڈیا یا مرکز کی جانب سے اس وعدے کے ساتھ کہ جب یہ کاغذات کے سامنے پیش کیا جائے گا تو حامل ہذا کو اس قدر کے مساوی ادائیگی کی جائے گی، اس لئے اس کاغذ کے ٹکڑے کو کرنسی نوٹ قرار دیا جاتا ہے۔

غیر سکہ رائج الوقت پیسہ: یہ پیسے کی ایک ایسی شکل ہے جو عمومی طور پر منظور کی جاتی ہے تاہم آئینی طور پر اسے قبول کرنا لازمی نہیں ہے۔ ان میں چیک، بینک ڈرافٹ، بینک ڈرافٹ، بل آف ایکس چینج، پوسٹل آرڈر وغیرہ سکہ رائج الوقت نہیں ہیں اور انہیں قرض خواہ، فروخت کرنے والے کے اختیار پر ہی قبول کیا جاسکتا ہے۔ اسے اقتصادی پیسہ بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اسے آئین کی حمایت حاصل نہیں ہوتی اور ان کی منظوری اختیاری ہوتی ہے۔

مرتب: منوگیان آر پال۔ ایڈیٹر یوجنا انگریزی

بی کے پٹنائک

کرنسی منسوخی: نقد سے پاک معیشت اور ترقی

آٹھ نومبر 2016 کی رات بھارتی حکومت کی طرف سے بڑی قدر والی کرنسیوں کی منسوخی، بھارت کی مالی معیشت کی تاریخ میں ایک واٹرشیڈ ہے۔ اقتصادی ماہرین، دانشور، سماجی سائنسدان، سیاستدان اور عام آدمی، کالے دھن، جعلی کرنسی، کرپشن اور دہشت گردی کی مالی امداد اور پھر اقتصادی بہتری اور ترقی پر اس کے اثرات کے حجم کے حوالے سے الجھن میں ہیں۔ کرنسی کی منسوخی ایک عمل ہے جس کے ذریعے کسی ملک کی حکومت کسی خاص قدر کی کرنسی کو چلن سے ہٹا لیتی ہے۔ اس عمل کے دوران یا تو کرنسی پوری طرح چلن سے ہٹا لی جاتی ہے یا پھر جو کرنسی استعمال سے ہٹائی جاتی ہے اس کے قدر کی نئی کرنسی متعارف کرائی جاتی ہے۔ کرنسی کی منسوخی کا عمل بڑی حد تک یہ بات ذہن میں رکھ کر کیا جاتا ہے کہ کرپٹ ذرائع سے جمع کالے دھن کو باہر لایا جائے۔ جان ایٹاویل پالگریف کی سیاسی معاشیات کی ڈکشنری میں کرنسی منسوخی کو کسی حکومت کی جانب سے ایک سکّے کے استعمال کو معطل کرنے اور اس کو سرکاری طور سے چلن سے ہٹانا بتایا گیا ہے۔ این بی Ghodke، کی انسائیکلو پیڈیا ڈکشنری آف اکنامکس کے مطابق کاغذی کرنسی معیار کے تحت، اصطلاح "demonetization" یعنی کرنسی کی منسوخی کا مطلب ہے کرنسی نوٹوں کو استعمال سے یا چلن سے ہٹانا۔ Thorpe اور Thorpe (2010) کی رائے کے مطابق کرنسی منسوخی، بلیک مارکیٹ کرنسی اور بغیر حساب کتاب والے پیسے پر حملہ کرنے کے لیے کرنسی کو چلن سے ہٹانے کے مترادف ہے۔ صرف بھارت میں ہی نہیں بلکہ کئی دیگر ممالک کا نام اس ضمن میں آتا ہے جیسے امریکہ میں 1969 میں، Zaire میں 1990 میں، 1996 میں آسٹریلیا؛ 2010ء میں زمبابوے اور 2010 میں شمالی کوریا نے کرنسی منسوخی کی، جبکہ امریکہ اور آسٹریلیا کے ترقی یافتہ آزاد معیشت کو اس کے نتیجے میں کامیابی ملی جبکہ پسماندہ افریقی ممالک میں کسی بھی طرح کی ترقی کو یہ یقینی نہ بنا سکی۔ آزاد بھارت میں پہلی بار کرنسی منسوخی سال 1946 میں کی گئی تھی اور دوسری نوٹ منسوخی سال 1978 میں کی گئی۔ اس وقت چلن سے ہٹائے گئے بڑے نوٹ، اس وقت موجود کرنسی کا صرف تین فیصد تھے۔ 1946 میں منسوخ کیے گئے نوٹوں کی قدر مجموعی 143 اعشاریہ 97 کروڑ تھی جبکہ اس کے مقابلے 123593 کروڑ کی قدر کی کرنسی جاری کی گئی تھی۔ ایک بار پھر سال 1978 میں، اعلی مالیت کے نوٹ یعنی 1000، 5000 اور 10000 روپے کے نوٹ چلن سے ہٹائے گئے جنہیں 1948 میں منسوخ کرنے کے بعد 1954 میں دوبارہ شروع کیا گیا تھا۔ اس دن بھی منسوخ کی گئی کرنسی کی کل مالیت 146 کروڑ روپے تھی۔ لہذا اس کی وجہ سے ہونے والی تکلیفوں کا اثر کم سے کم تھا۔ ڈائریکٹ ٹیکسز انکوائری کمیٹی نے اپنی عبوری رپورٹ میں اعتراف کیا اس وقت کرنسی منسوخی کا عمل کامیاب نہیں رہا تھا کیونکہ چلن میں رہنے والے کل نوٹوں کی صرف ایک بہت چھوٹے سے حصے کو منسوخ کیا گیا تھا۔ جہاں تک نومبر 2016 کی کرنسی منسوخی کا تعلق ہے، تو 2016 میں چلن میں جو کرنسی ہے اس کا 86 فیصد 500 اور 1000 روپے کے نوٹ ہیں۔ مارچ 2016 تک کے ریزرو بینک کے اعداد و شمار کے مطابق، جو کرنسی چلن میں ہے اس کی مجموعی مالیت 16415 بلین ہے، جس میں 47.8 فیصد 500 کے نوٹ ہیں اور 1000 روپے کے نوٹوں کا حصہ 38.6 فیصد ہے اور دونوں کو ملا کر ان کی قدر 86 فیصد سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ دوم، معیشت کا حجم، معیشت کی شرح ترقی اور اقتصادی ترقی اور ترقی میں نجی شعبے اور خدمات کے شعبے کا کردار سال 1946 اور 1978 میں 2016 کے بالمقابل بہت معمولی تھا۔ سوم، 1946 اور 1978 کے دوران انکم ٹیکس کے تحت آنے والے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں تھی۔ جبکہ اب 11 کروڑ سے زائد PAN کارڈ ہولڈرز ہیں اور ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چہارم، سال 1946 اور 1978 کے عوام بڑی حد تک آگاہ تھے کہ حکومت کی

مضمون نگار اسکول آف ایکسٹنسن اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹڈیز، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

bkpattnaik@ignou.ac.in

طرف سے دیر سویر کرنسی نوٹوں کی منسوخی کی جائے گی۔

اس وجہ سے، اس وقت کی گئی نوٹ منسوخی معیشت کو کسی بھی طرح کا کوئی خاطر خواہ نفع نہیں پہنچا سکتی تھی۔ 2016 میں ہونے والی کرنسی منسوخی کی ایک اہم خصوصیت ہے، جو 1946 اور 1978 کی پہلی کی کرنسی منسوخی سے مختلف ہے، وہ یہ ہے کہ اس اعلان کو بہت ہی خفیہ رکھا گیا تھا تا کہ کالے دھن کے ذخیرہ اندوزوں کو اپنے پیسوں کو سفید کرنے کے لیے کوئی بھی وقت نہ مل سکے۔

اس کرنسی منسوخی کے پیچھے اہم مقاصد ہیں: (i) معیشت سے کالے دھن کو نکالنا (II) بدعنوانی پر ضرب لگانا، اور (iii) ملک میں دہشت گرد اور انتہا پسندوں کی سرگرمیوں کو فنڈنگ کرنے کے لیے ہمسایہ ممالک کی طرف سے استعمال جعلی کرنسی تباہ کو تباہ کرنا۔ کرنسی منسوخی کے اعلان کے دوران تقریر کرتے ہوئے، بھارت کے وزیر اعظم نے کہا کہ "برسوں تک، اس ملک نے محسوس کیا ہے کہ کرپشن، کالا دھن اور دہشت گردی کے ناسور پنپ رہے ہیں جو اسے ترقی کی دوڑ میں پیچھے کی طرف کھینچتے ہیں۔" انہوں نے مزید واضح کیا کہ "بدعنوانی اور کالے دھن کی گرفت کو توڑنے کے لئے، ہم نے 500 اور 1000 روپے کے نوٹ، جو فی الحال چلن میں ہیں اب آٹھ نومبر کی آدھی رات سے اب کسی بھی طرح کے لین دین کے لیے قابل قبول نہیں ہوں گے۔''

اوپر بیان کیے گئے مقاصد کے علاوہ ایک مقصد یہ تھا کہ اس مشق سے حاصل قابل ٹیکس آمدنی کو اقتصادی ترقی کو رفتار دینے اور ترقیاتی سرگرمیوں اور اسی طرح غریبوں کو معاشی سطح پر اوپر اٹھانے کے لیے خرچ کی جائے گی۔ کرنسی منسوخی کا مقصد شفاف ترقی اور ترقی میں مساوات کے ارادے سے ہوئی۔

کالے دھن کو مختلف ناموں جیسے "سیاہ آمدنی"، " گندی رقم"، "بغیر حساب کتاب کی آمدنی" "جعلی کرنسی" ناموں سے جانا جاتا ہے جو کرپشن، رشوت، بلیک مارکیٹ اور ہورڈنگ، ہتھیاروں کی اسمگلنگ، دہشت گردی، اسمگلنگ، کالعدم ادویہ اور منی لانڈرنگ میں غیر قانونی تجارت کے ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ غیر منصفانہ آمدنی اور مال و دولت جو انکم ٹیکس کے نیٹ ورک کے تحت نہیں آتی ہے اور بڑی حد تک کرپٹ اور جرائم پیشہ افراد کی گرفت میں ہوتی ہے، جن کی تعداد بہت تھوڑی سی ہوتی ہے، وہ بھارت کی معاشی ترقی کی راہ میں حائل ہوتے آئے ہیں۔ مختصراً، کالا دھن "بغیر حساب کتاب کی رقم" اور وہ رقم ہے، جس پر ٹیکس ادا نہیں کیا گیا ہے، جو نقد کی صورت میں جمع کی گئی ہو یا پھر جسے قیمتی اثاثوں جیسے زمینی املاک، گھر، سونا، زیورات اور دیگر قیمتی پائیدار اثاثوں کی صورت میں رکھا جاتا ہے۔ کالے دھن کا وجود، ملک میں اعلی اقتصادی عدم مساوات، غربت اور بے روزگاری کے لئے بنیادی وجوہات میں سے ایک ہے۔

NIPFP کے مطابق کالا دھن وہ ہے جس پر ٹیکس عائد ہوتا ہے لیکن اس کی اطلاع ٹیکس اتھارٹی کو نہیں دی جاتی۔ بلیک منی - 1971 پر اپنی رپورٹ میں Wanchoo کمیٹی نے کالے دھن کو "ملک کی معیشت میں کینسر کی ترقی" قرار دیا تھا، جس کی بروقت جانچ پڑتال نہیں ہو تو اس کی بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔" کمیٹی کی رپورٹ نے وضاحت کی کہ کالا دھن نہ صرف بغیر حساب کتاب کی کرنسی ہے جو جمع کی گئی ہو یا پھر باہر منکشف تجارتی چینلز کے تحت چلن میں ہو بلکہ کالا دھن وہ بھی ہے جس کی سونا، زیورات اور قیمتی پتھروں کی شکل میں خفیہ سرمایہ کاری کی گئی ہو اور اس کے علاوہ زمین اور عمارتوں اور کاروباری اثاثہ جات میں بھی سرمایہ کاری ہو، جو کہ کھاتوں میں دکھائی گئی آمدنی سے زیادہ ہو۔" کمیٹی نے بڑی قدر والی کرنسی نوٹوں کو منسوخ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ وزارت خزانہ، ریونیو کے محکمے اور براہ راست ٹیکسز کے مرکزی بورڈ نئی دہلی کی مشترکہ کوششوں سے، مئی 2012 میں جاری کیے گئے وائٹ پیپر میں زور دیا گیا کہ کالا دھن، ہماری زندگیوں کے سماجی، اقتصادی اور سیاسی خلا کا مظہر ہے جو حکمرانی کے اداروں اور ملک میں پبلک پالیسی کے انعقاد پر تباہ کن اثرات ڈالتا ہے۔ اسی وجہ سے رپورٹ نے وکالت کی ہے کہ ایک جامع ترقیاتی حکمت عملی کی کامیابی، بدعنوانی اور کالے دھن کی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑنے کی ہمارے معاشرے کی صلاحیت پر منحصر ہے۔

نقد سے پاک معیشت

نقد سے پاک معیشت کا مطلب ادائیگی کے لیے زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹل طریقے اور کم سے کم نقد کا استعمال ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اس کا مطلب نقد کی قلت یا نقد کی فراہمی میں کمی نہیں بلکہ نقد کا کم سے کم استعمال اور ڈیجیٹل ادائیگی کے طریقوں یعنی ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ، انٹرنیٹ بینکنگ اور موبائل فون اپلیکیشنز کے ذریعے ادائیگی کا زیادہ استعمال ہے۔ یہ ایک اقتصادی نظام ہے جس میں لین دین بنیادی طور پر اصل نقد کے بدلے میں نہیں کی جاتی۔ نقد ادائیگی ترقی پذیر ممالک میں تمام چیزوں اور خدمات کی خریداری کے دوران ادائیگی کے اہم اور بڑے طریقوں میں سے ایک ہے۔ تاہم، یورپ کے بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں اور امریکہ میں بھی ڈیجیٹل ادائیگی، اشیاء اور خدمات کی خریداری کے دوران ادائیگی کا اہم ذریعہ ہے۔ Humphrey کے لیے (2004) دنیا کے ترقی یافتہ ممالک ایک بڑی حد تک کاغذ والے ادائیگی کے آلات سے الیکٹرانک آلات کی جانب، خصوصاً کارڈ والے آلات کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں۔ عالمی بینک کی ورلڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ-2016 کے مطابق بیشتر واقعات میں، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے ترقی کو رفتار دی ہے، مواقع کو وسعت اور بہتر خدمات کی فراہمی کی ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں ڈیجیٹل معیشتوں کا بڑا حجم ہی وہاں ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں کرپشن کے کم ہونے کے اہم عوامل میں سے ایک ہے۔ دوسری طرف، ترقی پذیر ممالک میں یہ کالے دھن، غیر رسمی معیشت کے بڑے حجم کے وجود، دہشت گردانہ سرگرمیوں کی کارروائی اور ٹیکس چوری کا اہم ذریعہ ہے۔ لہذا بدعنوانی اور کالے دھن کی لعنت سے بچنے اور سماجی انصاف کے ساتھ زیادہ شفاف اقتصادی نمو حاصل کرنے کے لیے کم نقد کے استعمال کا مشورہ، اہم اقدامات میں سے ایک ہے۔ دوسرے لفظوں میں، کم نقد والا معاشرہ نہ صرف یہ کہ حکومت پر کرنسی نوٹوں کی چھپائی اور عوام پر اسے ڈھونے کا بوجھ کم کرے گا بلکہ کالے دھن، بدعنوانی، جیب کٹنے، لوٹ، ٹیکس کی چوری اور اہم ترین یہ کہ ترقی پذیر ممالک میں غیر رسمی معیشت کے حجم میں بھی

کمی کرے گا۔نقد کا استعمال کالے دھن کے لیے ایک سہولت ہے کیونکہ نقد لین دین کی صورت میں آڈٹ ٹرائل کے لیے کوئی صورت نہیں ہوتی۔اس کے برعکس، بینک ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈز کا استعمال کالے دھن اور بغیر حساب کتاب کے لین دین کی حوصلہ شکنی کرے گا کیونکہ اس صورت میں آڈٹ کے لیے کافی کچھ باقی رہتا ہے دوسرے لفظوں میں، کرنسی منسوخی، کالے دھن اور اس کے ذرائع کو بے پردہ کرے گی، جبکہ، ڈیجیٹل لین دین سے معاشرے میں کالے دھن کے فروغ کی حوصلہ شکنی ہو گی۔سویڈن جہاں 89 فیصد ادائیگی بغیر نقد کی ہے، وہ کرپشن پرسپشن انڈیکس میں تیسرے مقام پر ہے۔ بھارت میں، ایک اندازے کے مطابق 22 فیصد بغیر نقد والی ادائیگی ہوتی ہے اور بھارت کرپشن پرسپشن انڈیکس میں 76 ویں مقام پر ہے۔ یہ تفاوت بتاتا ہے کہ نقد سے پاک ٹرانزیکشن اور کرپشن کے درمیان ایک مضبوط منفی تعلق ہے۔ اس کا مطلب زیادہ بغیر نقد والی ادائیگی کا مطلب کم سے کم بدعنوانی اور اس کے برعکس صورت میں معاملہ الٹا ہوگا۔بغیر نقد کے لین دین کا ایک اور اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے پرنٹنگ، نقل وحمل اور کرنسی کی تیاری میں ہونے والے دیگر اخراجات کا بوجھ بھی کم ہوگا۔ یہ شمار کیا گیا ہے کہ ریزرو بینک آف انڈیا اور کمرشیل بینک سالانہ 21 ہزار کروڑ (تین اعشاریہ پانچ بلین ڈالر) کرنسی کی تیاریوں میں خرچ کرتے ہیں۔

نقد سے پاک معیشت کا دوسرا اشارہ GDP کے تناسب کا نقد ہے۔سویڈن میں، جی ڈی پی کا تناسب صرف 1.73 فیصد ہے۔ بھارت میں نقد رقم اور جی ڈی پی کا تناسب 10.86 ہے جو نو گنا زیادہ ہے۔ کرنسی کی منسوخی زیادہ قیمت والی کرنسی کو چلن سے ہٹانا نقد اور جی ڈی پی کے تناسب کو کم کرے گا۔سومیا کانتی گھوش، گروپ چیف ماہر اقتصادیات، اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے مطابق، "دوبارہ کرنسی متعارف کیے جانے کے بعد، کرنسی کی سطح جی ڈی پی کے دس فیصد سے تھوڑا کم ہوسکتی ہے۔

نقد سے پاک معیشت کی بنیادی ضروریات میں سے ایک مالیاتی شمولیت ہے۔ مالیاتی شمولیت کا مطلب لوگوں کو منسلک کرنا ہے اور ان کا ملک کے مالیاتی نظام کا حصہ ہونا ضروری ہے۔ مالیاتی اداروں جیسے بینک اور ڈاک خانوں میں اکاؤنٹس کھولنے کے ذریعے لوگوں کو ادارہ جاتی مالیاتی نظام کے مرکزی دھارے میں شامل کیا جائے گا۔ عالمی بینک کے اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2014 تک، بھارت کے صرف 52.8 فیصد بالغ آبادی کا مالیاتی اداروں میں اکاؤنٹس ہے۔جس مجموعی تعداد کے صرف 10.7، 3.4 اور 1.2 فیصد لوگ ہی ادائیگی کرنے کے لئے ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ اور انٹرنیٹ بینکنگ نظام کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بھارت میں ڈیجیٹل طریقہ بہت معمولی ہے۔اس میں بڑی تیزی سے بہتری کی ضرورت ہے۔

ٹیبل ۔۱: منتخب ممالک میں بغیر نقد لین دین اور بدعنوانی کا تناسب

ممالک	بغیر نقد والی ادائیگی کا فیصد*	کرپشن پرسپشن انڈیکس (2015)**	کرپشن پرسپشن انڈیکس میں درجہ (2015)**
بیلجیئم	93	77	15th
فرانس	92	70	23rd
کناڈا	90	83	9th
یوکے	89	81	10th
سویڈن	89	89	3rd
آسٹریلیا	86	79	13th
دی نیدرلینڈ	85	87	5th
یوایس اے	80	76	16th
جرمنی	76	81	10th
جنوبی کوریا	70	56	37th
ہندوستان	22***	38	76th

ٹیبل–2: منتخب ممالک میں جی ڈی پی اور نقد کا تناسب (فی صد)

ملک	فی صد
سویڈن	1.73
جنوبی افریقہ	2.39
برطانیہ	3.72
برازیل	3.82
کینیڈا	4.08
امریکہ	7.9
سنگاپور	9.55
روس	10.56
ہندوستان	10.86

کرنسی منسوخی اور نقد سے پاک معیشت کے فوائد سے متعلق موقف

کرنسی منسوخی کے فوائد کے تعلق سے پائے جانے والے موقف اس طرح ہیں: (اول) یہ پیسے کی ذخیرہ اندوزی کو چیک کرے گی اور اس کے نتیجے کے طور پر زیادہ سے زیادہ پیسہ کرنٹ یا بچت اکاؤنٹس کی شکل میں بینکاری

ٹیبل–3: بھارت میں مالیاتی شمولیت (بالغ عمر > 15 کا فیصد)، 2014

قسم	فیصد
مالیاتی ادارے میں اکاؤنٹ	52.8
ڈیبٹ کارڈ	22.1
ATM پیسے نکالنے کا اہم ذریعہ ہے	33.1
ادائیگی کے لئے ڈیبٹ کارڈ کا استعمال	10.7
ادائیگی کے لئے کریڈٹ کارڈ کا استعمال	3.4
بل کی ادائیگی یا خریداری کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال	1.2
مالیاتی ادارے میں بچت جمع	14.4
مالیاتی ادارے سے قرض	6.4

نظام میں آئے گا۔ بچت، سرمایہ کاری کو رفتار دے گی اور معیشت میں سرمایہ بنانے کی راہ پیدا کرے گی؛ (II) بند کی گئی کرنسیاں جمع کرنے کے لئے نئے بینک اکاؤنٹس کھولنے کے عمل سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے عام آبادی کے درمیان بینکاری خواندگی کو فروغ دیا اور بینکاری نظام کے جال سے باہر رہنے والے عام لوگوں کو بینکاری نظام سے منسلک کردیا ہے؛ (II) جن دھن بینک کھاتوں میں پیسے کی بڑی رقم کا جمع کیا جانا اور اس کے لیے نئے جن دھن اکاؤنٹس کھولے جانے کی ایک بڑی تعداد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے اس نے بینک نظام سے خوفزدہ رہنے والے یا جنہیں بینکاری نظام کی کم عادت تھی، اس عام آدمی کو بینکنگ نظام کے تحت لاکر کھڑا کردیا ہے۔ ایک عام آدمی نے ایک نیوز چینل سے کہا کہ "اس سے قبل میں بینک کے پاس آنے سے خوفزدہ رہتا تھا؛ کم سے کم اس نوٹ بندی نے میرا وہ خوف تو دور کردیا۔ اب ہم اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں، پیسے نکالنے کے فارم بھر سکتے ہیں اس لیے اب کوئی خوف نہیں ہے۔"

اعداد وشمار کے مطابق جن دھن اکاؤنٹس، جن میں سے اکثر پہلے زیرو بیلینس والے تھے ان میں نومبر 2016 کے رقم 45 ہزار 636 کروڑ سے بڑھ کر نومبر کی 23 تاریخ تک 72 ہزار 843 کروڑ رقم جمع ہوگئی۔ (III) اس نے بینکاری نظام کو مضبوط کیا ہے، کیونکہ کئی بینک این پی اے (غیر فعال اثاثے) کے شدید مسئلہ کا سامنا کررہے تھے۔ بینکوں کی قرضے دینے کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا جس سے معیشت میں سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوگا۔ بینکوں میں بچت میں اضافہ، ان کی کریڈٹ کی صلاحیت کو بہتر بنائے گا اور اس طرح معیشت میں سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا؛ (iv) بینکوں میں جمع اضافی آمدنی حکومت کے لئے قابل ٹیکس آمدنی پیدا کرسکتی ہے، جو معیشت کے مختلف شعبوں میں غریبوں کے لئے مختلف فلاحی پروگراموں پر خرچ ہوسکتی ہے؛ (v) دوبارہ نوٹ متعارف کرانے کے عمل کے دوران مارکیٹ میں پیسہ اور لیکویڈیٹی کے بہاؤ کی فراہمی سست ہو جائے گی۔ اس سے معیشت میں افراط زر کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی؛ (vi) کرنسی منسوخی کے ذریعے حاصل کیے گئے پیسے کو اگر سچائی اور حکمت اور ایمانداری کے ساتھ غریبوں کے بہبود کے لئے خرچ کیا جائے تو وہ سماج سے عدم مساوات اور غربت کو کم کرنے میں معاون ہوگی۔ (VII) جن لوگوں نے کرپشن اور غیر قانونی ذرائع کے ذریعے کالا دھن کمایا ہے ان کو بے نقاب کیا جائے اور ان کو سزا دی جائے، جو ایک کرپشن سے پاک معاشرے کی راہ ہموار کرے گی۔ اس سے ملک میں کرپشن سے پاک انتظامی اور سیاسی ماحول پیدا کرنے میں مدد ملے گی؛ (viii) کالے دھن کے انکشاف کے ذریعے اور بدعنوان تاجروں، سیاستدانوں اور بیوروکریٹس پر چھاپے کے ذریعے ہونے والے کمائی ، مالیاتی خسارے کو کم کرے گی۔ جیسا کہ نیتی آیوگ کے نائب چیر پرسن اروند پانا گڑیا نے توقع ظاہر کی کرنسی منسوخی سے اہم ٹیکس فوائد حاصل ہوں گے جو آنے والے برسوں میں معیشت کے تیز رفتار سے ترقی کرنے میں معاون ہوگا؛ (ix) یہ معیشت میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے بہاؤ میں اضافہ کرے گا کیونکہ غیر ملکی سرمایہ کاری کو کرپشن سے پاک ماحول کی ضرورت ہوتی ہے؛ (X) جیسا کہ اس مرحلے میں کالے دھن کی پیداوار کو چیک کیا جائے گا تو ایسی صورت میں یہ دیگر ترقی یافتہ ممالک کے خارجہ بینک اکاؤنٹس میں غیر قانونی پیسے کے اخراج کو کنٹرول کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

کالا دھن رکھنے والوں پر چھاپے سے "منی لانڈرنگ" اور "حوالہ" لین دین کا پردہ فاش ہوگا اور ان پر کنٹرول کیا جاسکے گا؛ (XI) کرنسی منسوخی سے دہشت گردوں اور نکسلیوں کی فنڈنگ کو بڑا دھچکا پہنچا ہے کیونکہ یہ لوگ ہتھیاروں اور گولہ بارود خریدنے اور دہشت گرد کیمپس منعقد کرنے، انہیں تربیت دینے اور دہشت گردانہ حملوں کے لئے جعلی کرنسیوں کا استعمال بہت کرتے تھے۔ بغیر نقد لین دین سے جعلی کرنسی کے استعمال کی جانچ پڑتال ہو سکے گی اور دہشت گردی کی مالی مدد کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ (XII) کرنسی کی منسوخی اگر باقاعدہ وقفوں میں کیا جائے تو انتخابات کے دوران سیاسی کرپشن اور غیر قانونی خرچ پر روک لگ سکے گی؛ (XIII) کرنسی منسوخی اور نقد سے پاک لین دین، ملک میں غیر رسمی معیشت کے حجم کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ (XIII) اس سے معاشرے میں سماجی اور ثقافتی ترقی کو فروغ ملے گا۔ بدعنوانی اور کالا دھن سماجی اور ثقافتی نظام کو تباہ کرتا ہے۔ شادی میں بڑی رقم کا خرچ، مندر میں مذہبی رسومات اور دیگر مذہبی اداروں کے اخراجات، سماجی اور ثقافتی بگاڑ کی قیادت کرتے ہیں۔ یہ غیر اخلاقی سماجی ترقی پر لگام کسے گا (XIV) یہ ایک حقیقی اور شفاف اقتصادی ترقی کی شرح حاصل کرنے میں معاون ہوگا نہ کہ ایک مصنوعی اور گندی اقتصادی ترقی کی شرح حاصل کرنے میں مددگار رہوگا جو کالے دھن کی مدد سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ملک 1991 کے بعد سے ترقی کے اعلی کی شرح کا حاصل کررہا ہے، لیکن ترقی کہاں ہے؟ نمو کی شرح زیادہ ہے لیکن ترقی کی رفتار سست اور تھکن سے بھرپور ہے۔ اعلی اقتصادی شرح ترقی اگر ترقی کو فروغ دینے میں ناکام رہتی ہے یا رفتار ترقی کو سست کرنے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے تو یہ غریبوں کے لیے ان کا معیار زندگی بہتر بنانے میں مددگار نہیں ہوگی۔ انصاف پر مبنی اور کم اقتصادی عدم مساوات کے ساتھ حاصل کی گئی ترقی کی شرح بھارت جیسے ترقی پذیر ملک کے لئے دراصل حقیقی ترقی کی شرح ہے۔ کم غربت کے ساتھ کم شرح ترقی اور آمدنی میں عدم مساوات کی کمی زیادہ مطلوب ہے اور خوشی کے انڈیکس کے لئے زیادہ بہتر ہے بنسبت اس اعلی شرح نمو کے جس کے ہوتے ہوئے بھی خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی کثیر تعداد ہو اور امیر اور غریب کے درمیان آمدنی کا بڑا فرق ہو۔ ملک اپنی آزادی کی سات دہائیوں سے تجاوز کرگیا ہے اور اب اس بات کی مزید اجازت نہیں دے سکتا کہ اقتصادی ترقی اور ترقی کا لطف بس چند لوگوں کے حصے میں آئے اور ایک بڑی اکثریت اقتصادی اور سماجی پسماندگی سے دوچار رہے۔ یہ نہایت مناسب وقت ہے کہ ملک اپنی اقتصادی ترقی اور ترقی کی حکمت عملی کو تبدیل کرے۔

تجاویز: (ا) حکومت کی طرف سے یہ ایک مسلسل کی جانے والی کارروائی ہونی چاہئے کہ وہ نقد کی شکل میں جمع کالے دھن کی حوصلہ شکنی کے لیے مناسب وقفوں میں کرنسی منسوخی کے عمل کو دہراتی رہے۔ یہ لوگوں

کے درمیان ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دے گی اور ان میں بیکنگ کی عادت ڈالے گی اور اس سے بینکاری نظام میں بہتری بھی آئے گی۔ راجیش چکرورتی کے مطابق "اس مداخلت اب تک کے جمع کالے دھن کے موجودہ اسٹاک پر ایک ہی وقت میں کیا جانے والا حملہ ہے ......اسے باقاعدگی سے بار بار کیے جانے کی ضرورت ہے۔"

(۲) ٹیکس کے جال میں اضافہ کیے جانے کی ضرورت ہے۔ سادہ ترقی پسند ٹیکسیشن مناسب ہوگا۔غریب، نچلے اور متوسط آمدنی والے طبقے کے علاوہ پانچ لاکھ روپے سے کم کی سالانہ آمدنی والوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے گھریلو سہولیات کی خریداری میں سرمایہ کاری کرسکیں۔ یہ خود کا روزگار بنانے اور چھوٹی کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ایک سادہ ٹیکس وصولی کے طریقہ کار کے طور پر، ٹیکس کے منبع پر کٹوتی کیا جانا ضروری ہے۔ یہ بہتر ہے کہ ٹیکس کی ادائیگی کا نظام بہت سادہ ہونا ضروری ہے۔ واپس لینے کے لیے کارروائی کا عمل نہ صرف یہ کہ صرف سادہ ہونا چاہیے بلکہ کسی بھی ادائیگی کے دوران منبع پر ٹیکس کی کٹوتی نہیں ہونی چاہئے۔

(۳) غیر رسمی معیشت کے حجم میں کمی کیے جانے کی ضرورت ہے۔ کاروبار، ٹھیکیداروں، زمینداروں، اور دوسرے امیر اور اعلی متوسط طبقے کے گھروں کے ساتھ غیر رسمی شعبے میں کام کرنے والے کارکنوں کو تمام ادائیگی ڈیجیٹل میں ہونی چاہئے۔ ملازمین کی بینک اکاؤنٹس کھولنے کے لئے حوصلہ افزائی کی جائے اور آجروں کو انہیں ادائیگی یا تو الیکٹرانک ٹرانزیکشن کے ذریعے یا چیک میں کرنے کی ضرورت ہے۔

(۴) زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹل ادائیگی کو فروغ دینے کے لئے، حکومت کو ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈز اور خاص طور پر کریڈٹ کارڈ پر چارجز کو کم کرنے کے لئے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ خط افلاس سے نیچے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے بی پی ایل آدھار کارڈ لنک پر سود کی کم شرح سے غریب لوگوں میں ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈ کے استعمال کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ چھوٹے کاروباریوں، وینڈرز اور چھوٹی چھوٹی دکان کے مالکوں، چائے اور برنگ فروخت کنندگان، وغیرہ کو خصوصی مراعات دیے جانے کی ضرورت ہے۔

(۵) دیہی علاقوں میں مناسب تعداد میں بینک شاخوں کو کھولنے کی ضرورت ہے۔ بھارت میں فی لاکھ آبادی پر بینکوں کی تعداد صرف 0.01 ہے، جبکہ جرمنی میں یہ تناسب 2.3 ہے، جو کہ بھارت کے مقابلے 230 گنا زیادہ ہے۔ لائف انشورنس کارپوریشن اور صحت کی انشورنس کمپنیوں، جنرل انشورنس کمپنیوں کی طرز کے دیگر غیر بینکنگ مالیاتی ثالثی اداروں کو حکومت کے دوبارہ کرنسی متعارف کرانے کے عمل میں شامل کیا جانا چاہیے۔ نجی اور کوآپریٹیو بینکاری نظام، چٹ فنڈ، وغیرہ کے لئے ایک مضبوط ریگولیٹری نظام ہونا چاہیے تاکہ وہ کالے دھن کی مذموم سرگرمیوں میں ملوث نہ ہوں۔

(٦) ڈیجیٹل معیشت کے فروغ کے لئے ضروری شرائط میں سے ایک محفوظ ڈیجیٹل لین دین ہے۔ ڈیجیٹل سیکورٹی کے لئے کافی انتظامات کیے جانے کی ضرورت ہے۔ ڈیجیٹل جرائم کی روک تھام کے لیے سخت کارروائی کی ضرورت ہے ساتھ ہی اگر کوئی عام آدمی میں ڈیجیٹل کرائم کے سبب اپنا اثاثہ کھوتا ہے تو اسے معاوضہ دینے کا بھی انتظام کیا جانا چاہیے۔ ڈیجیٹل تحقیقات اور انشورنس کا ایک نظام تشکیل دیا جائے۔

(۷) دیہی علاقوں میں سیلف ہیلپ گروپ SHGs ڈیجیٹل بینکاری نظام کے فروغ میں لوگوں کی بہت مدد کرسکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ SHGs کو دوبارہ کرنسی متعارف کرانے کے عمل کے دوران بینک مترا (دوست) کا چارج دیا جانا چاہیے، جو بینکوں، ڈاکخانوں اور بینکوں کے نمائندوں کو اپنی سہولیات مہیا کراسکیں۔ اس کے علاوہ دیہی سماجی بنیادی ڈھانچے جیسے یوتھ کلب اور مہیلا منڈلوں اور پنچایتی راج اداروں کی ڈیجیٹل دیہی معیشت کی تبلیغ کے لئے حوصلہ افزائی کی جائے۔ " گرام سبھا' اور " وارڈ سبھا' کو گاؤں کی سطح پر ڈیجیٹل معیشت کے معاملے لے کر آگے بڑھنا چاہیے۔

(۸) ضروری ہے کہ اسکول کے اساتذہ، صحت کے کارکنوں، گاؤں کی ترقی کے افسران، آنگن واڑی کارکنوں، وغیرہ تمام محکموں کے عمال کو مالیاتی شمولیت اور ڈیجیٹل معیشت کے بارے میں عوام کو تعلیم دیں۔ حکومت کے پاس گاؤں کی سطح کے کارکنوں اور اداروں کا ایک بڑا نیٹ ورک ہے، جو ڈیجیٹل بھارت کے فروغ کے چیلنج کو شرمندۂ تعبیر کرسکتے ہیں۔

(۹) پلس پولیو مہم کی طرح، سال میں دو یا تین مرتبہ ایک بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل بھارت مہم ملک میں منعقد کی جاسکتی ہے۔ یہ دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں ڈیجیٹل بھارت مہم کے پروموشن کا مناسب طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کو بھی بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۰) دنیا کی ابھرتی ہوئی معیشت میں سے ایک ہونے کیے ناطے بھارت کو اعلی "شفاف اور تقسیم کی ترقی کی شرح" حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں، ڈیجیٹل لین دین کی مدد سے غریب نواز اور شفاف شرح نمو کا ہونا ضروری ہے۔ کالے دھن کی مدد سے حاصل کی جانے والی اعلی شرح ترقی غربت اور اقتصادی عدم مساوات کو کم کرنے میں مددگار نہیں ہوسکتی۔

(۱۱) حکومت اور اپوزیشن دونوں جماعتوں کے درمیان، ملک میں اقتصادی اصلاحات سمیت کرنسی منسوخی اور نقد سے پاک معیشت کے نفاذ کے لیے مضبوط سیاست کا ہونا ضروری ہے۔

اختتامیہ۔ کرسل رپورٹ کے مطابق ''کرنسی منسوخی کا اقدام ہندوستانی معیشت کا چہرہ تبدیل کرسکتا ہے'' Mauro F Guillen کے مطابق "یہ اقدام کچھ کاروبار جو قانونی اور صحیح ہیں، کا گلا گھونٹ سکتا ہے ہے اگر وہ نقد رقم والی ادائیگی کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔لیکن ہر کوئی ایڈجسٹ کرے گا۔ اور جبکہ یہ کچھ چھوٹے کاروبار اور افراد کو نقصان پہنچا سکتا ہے، تو نہ کرنے کے مقابلے میں اس کا کرنا بہتر ہے''۔ آئی ایم ایف کے مطابق "ہم بدعنوانی اور بھارت میں غیر قانونی مالیاتی بہاؤ کے خاتمے کے لئے ان اقدامات کی حمایت کرتے ہیں۔'' بھارت ایک عظیم جمہوریت ہے جہاں لوگوں نے تکلیف کے باوجود بڑے پیمانے پر کالے دھن

اورجعلی کرنسی کا جال ختم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے کی گئی کرنسی منسوخی کی حمایت کی ہے۔ بھارت کی کرنسی منسوخی سے متاثر ہوکر وینیز ویلا میں ہوئی کرنسی منسوخی عوامی حمایت کے فقدان کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوسکی۔ بھارت کے عوام کا مالا مال سماجی اور ثقافتی پس منظر ایک اہم ذریعہ ہے جس نے کئی دہائیوں سے بھارتی جمہوریت کو مضبوط کیا ہے۔ بھارت کا مخلوط معاشی نظام سماجی اور نجی شعبے کے مناسب امتزاج کے ساتھ روز بروز زیادہ شرح ترقی کرنے میں معیشت کی مدد کررہا ہے۔ ایک مضبوط حکومت متحرک نجی اور کارپوریٹ سیکٹر کی مدد سے قوم وملک کو ایک عظیم تر بلندی پر لے جاسکتی ہے۔ نجی شعبوں کو کیش سے پاک معیشت کے مقصد کے حصول میں حکومت کو مدد فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

کرنسی منسوخی اور نقد سے پاک معیشت کا طویل مدتی تناظر میں کالے دھن پر منفی اور اقتصادی ترقی اور ترقی پر مثبت اثر پڑے گا۔ کالے دھن پر کنٹرول کے ذریعے، یہ دو اقدامات یعنی کرنسی منسوخی اور نقد سے پاک لین دین کی ترویج و اشاعت، کالے دھن سے پاک، ایک صاف ستھری اور شفاف شرح نمو کے حصول میں ملک کی مدد کریں گے۔ کرنسی منسوخی کے ذریعے حاصل آمدنی کو اگر مختلف ترقیاتی سرگرمیوں جیسے سڑکوں، صحت و صفائی، صحت، تعلیم، روزگار، اور دوسرے ذرائع معاش کے منصوبوں اور پروگراموں پر خرچ کیا جائے تو اس لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ☆☆☆

ہندوستان میں شہری نشأۃ ثانیہ کا سلسلہ جاری ہے ، ملک غیر معمولی ترقی کی سمت میں گامزن

☆ شہری ترقیات، ہاؤسنگ اور شہری انسداد غربت اور اطلاعات ونشریات کے مرکزی وزیر وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ہندوستان میں شہری نشاۃ ثانیہ کا دور جاری ہے اور یہ کہ اب ملک غیر معمولی ترقی کی سمت میں گامزن ہے۔ وہ گجرات کے گاندھی نگر میں جاری وائبرینٹ گجرات سمٹ میں اسمارٹ اینڈ لیوایبل سیٹیز کے موضوع پر منعقدہ سمینار سے خطاب کررہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کی توجہ شہری ترقی پر مرکوز ہے، کیونکہ مجموعی گھریلو پیداوار، جی ڈی پی کا 65 فیصد شہروں سے آتا ہے، چونکہ یہ ترقی کے انجن ہیں۔ تاہم حکومت کی منشا یہ ہے کہ اس عمل سے غریبوں کو بھی فائدہ ہو۔ ابتدائی مرحلے میں حکومت نے ایک سو شہروں کی نشاندہی کی ہے۔ ان میں سے فی الحال احمد آباد اور سورت سمیت ساٹھ شہروں میں ترقیاتی کام تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہیں۔ انھوں نے کہا کہ احمد آباد کے اے اے درجہ بندی والا اور سورت کے بھی اعلیٰ درجہ بندی والا شہر ہونے کے ناطے انھوں نے اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے اسپیشل پرپز وہیکل (ایس پی وی) کا آغاز کرچکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ گجرات کے مزید چار شہروں میں کام جلد ہی شروع ہونے کی توقع ہے۔ ان شہروں میں گاندھی نگر اور ودودرہ شامل ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ احمد آباد میں میٹرو ریل پروجیکٹ کے پہلے مرحلے کا کام تقریباً 11 ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ اس مرحلے میں 32 کلومیٹر میٹرو لائن بچھائی جائے گی۔ اس کام کے 2018 تک مکمل ہوجانے کی توقع ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ فی الحال 20 لاکھ سے زیادہ آبادی والے 31 شہروں میں میٹرو ریل پروجیکٹوں کا نفاذ کیا جارہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بعد میں دس لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں کو اس میں شامل کیا جائے گا۔ جناب نائیڈو نے کہا کہ اُن کی حکومت مستقبل میں اسمارٹ سٹی پروگرام کے تحت ایسے مزید 500 شہروں کا انتخاب کرے گی جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ بغیر کسی رکاوٹ کے ایسے پروگرام چلتے رہیں، اس کے لئے حکومت نے ایس پی وی نظام کو اپنایا ہے، جس کے لئے پانچ سو کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس پروگرام کا مقصد ہر شہر میں بہتر سہولتیں دستیاب کرانا ہے جن میں دیگر چیزوں کے علاوہ صاف ستھرا پانی، بجلی اور بہتر ٹریفک بندوبست شامل ہیں۔ انھوں نے سابق وزیراعظم جناب اٹل بہاری واجپئی کے نام پر چلائی جارہی امرُت (اے ایم آر یو ٹی) سیٹیز اور ہیریٹیج سیٹیز سے متعلق اسکیموں کا بھی ذکر کیا۔ جناب نائیڈو نے کہا کہ وزیراعظم مفت کی ریوڑیاں تقسیم کرنے کا تصور نہیں رکھتے، بلکہ ان کا یقین پوپلزم کی بجائے 'پیپلزم' یعنی لوگوں کے لئے بہتر زندگی فراہم کرانے میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس سلسلے میں گجرات ماڈل منفرد رہا ہے اور بہار، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، آندھرا پردیش اور تلنگانہ سمیت دوسری سبھی ریاستی اب اس ترقیاتی ماڈل کو اپنا رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اب توجہ بنیادی ڈھانچے کے فروغ پر ہے تاکہ شہری علاقوں میں میٹرو ریل، بی آر ٹیز اور علیحدہ سائیکلنگ ٹریکس وغیرہ کو متعارف کراکر بڑی تبدیلی لائی جاسکے۔ انھوں نے کہا کہ جناب نریندر مودی کی خواہش لوگوں کے برتاؤ میں تبدیلی لانے اور میک ان انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا اور کلین انڈیا جیسی دیگر پالیسیوں کے توسط سے شمولیت پر مبنی ترقی کی راہ اپنانے کی بھی ہے۔ انھوں نے اشارہ کیا کہ 'بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ' پروگرام اور ایک کروڑ 30 لاکھ سے زیادہ افراد کے ذریعے رضا کارانہ طور پر ایل پی جی گیس سلینڈروں پر ملنے والی سبسڈی ترک کردینے جیسے تصورات سے ہمارے سماج میں ایک قسم کی نفسیاتی تبدیلی آرہی ہے۔ جناب نائیڈو نے 500 اور 1000 روپے کے نوٹوں کو بند کئے جانے کے اقدام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے سماج کی کچھ برائیوں کو دور کرنے کے لئے ایک کڑوی گولی جیسا ہے۔ انھوں نے اس اقدام کو ایک بڑی تبدیلی لانے والا اقدام قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ لوگوں نے کالے دھن کے خلاف وزیراعظم نریندر مودی کے ذریعے کئے گئے اس اقدام سے پیدا شدہ چیلنج پر انتہائی صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا۔ وزیر موصوف نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اس اقدام سے کالا دھن جمع کرنے والوں کی نشاندہی میں مدد ملے گی، جس سے ٹیکس کی بنیاد وسیع ہوگی۔ جناب نائیڈو نے کہا کہ وزیراعظم لوگوں کو ایک بڑی تبدیلی کے لئے تیار کررہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے ہاؤسنگ لون کے لئے شرح سود میں جس کمی کا اعلان کیا تھا، اس کا اثر دیکھنے میں آیا ہے اور کئی بینکوں نے شرح سود میں کمی کی ہے، جس سے یہ امید بندھتی ہے کہ 2022 تک ہر شخص کے پاس اپنا گھر ہونے کا سپنا پورا ہوسکے گا۔ انھوں نے کہا کہ زیادہ تر معیشتیں فی الحال زوال کا شکار ہیں لیکن ہندوستان ایسا واحد ملک ہے، جس کی معیشت آگے بڑھ رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ موڈی سمیت سبھی ریٹنگ ایجنسیاں اب ہندوستان کو بہت اونچی ریٹنگ دے رہی ہیں۔ انھوں نے عالمی سرمایہ کاروں کو مدعو کیا کہ وہ گجرات میں مزید سرمایہ کاری کریں، جو کہ ہندوستان میں اقتصادی ترقی کا ایک پاور ہاؤس ہے۔ انھوں نے ہندوستان کی دیگر ریاستوں میں بھی سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ انھوں نے کہا کہ گجرات بہت ہی پرامن اور سرمایہ کاری کے لئے سازگار جگہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہاں توانائی، ترغیب اور مہاتما گاندھی، سردار ولبھ بھائی پٹیل، مرارجی دیسائی اور جناب نریندر مودی جیسے دیگر رہنماؤں کی وجہ سے ترغیباتی ماحول بھی موجود ہے۔

محمد رضوان

ڈیجیٹل ادائیگی اور اس کے فوائد

حکومت نے اپنے ایک اہم فیصلہ میں گزشتہ 8 نومبر 2016 کو پانچ سو اور ایک ہزار کے نوٹوں کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کر کے جس جرات مندانہ اقدام کا مظاہرہ کیا ہے، اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ایسا کرنا حکومت کے لئے بہت ضروری ہو گیا تھا کیوں کہ کالا دھن کسی بھی ملک کی معیشت کو دیمک کی طرح چاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ کالے دھن کا استعمال مختلف غیر قانونی سرگرمیوں کے ہوتا ہے جس کا اثر ملک کی معیشت پر پڑتا ہے۔ حکومت کے اس قدم سے لوگوں کو کچھ پریشانی تو ضرور ہوئی لیکن بہت سے لوگ جو اپنے پیسوں کو گھروں میں دبا کر رکھتے تھے اور ٹیکس سے بچنا چاہتے تھے، بالآخر انہیں اپنے پیسوں کو بینک میں جمع کرنا پڑا۔ اس قدم سے ایک تو یہ کہ غیر حسابی لین دین سے نجات ملے گی اور دوسرے ان پیسوں کو غیر قانونی سرگرمیوں اور دہشت گردانہ مقاصد کے لئے استعمال ہوتا تھا، اس سے بھی بڑی حد تک قابو پایا جا سکا ہے۔ کالا دھن ایک طرح سے متوازی معیشت کی طرح کام کر رہا تھا، اس پر حکومت نے کاری ضرب لگائی ہے۔

دوسرے یہ کہ اب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹل ادائیگی کا طریقہ کار اپنایا جائے کیوں کہ اس سے شفافیت کے ساتھ ساتھ غیر احتسابی لین دین سے بھی نجات ملے گی نیز ریزرو بینک کو کرنسی چھاپنے پر جو صرفہ آتا ہے، اس میں بھی کمی آئے گی۔ حکومت نے ڈیجیٹل ادائیگی کے لئے کئی اسکیمیں شروع کی ہیں تا کہ لوگ کیش لیس کی طرف متوجہ ہوں۔ وزیر اعظم نے نئے سال میں ڈیجیٹل لین دین کو ایک تحریک بنانے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے ملک کی معیشت کو کیش لیس بنانے کے لئے لوگوں سے ڈیجیٹل لین دین کو ایک تحریک بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آدھار پر مبنی موبائل ادائیگی ایپ 'بھیم، اس میں انقلابی رول ادا کرے گا۔ مسٹر مودی نے ڈیجی دھن میلہ میں بھارت انٹرفیس منی (بھیم) کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ نوٹ بندی کے بعد ملک کے عوام نے اپنی برائیوں سے خود لڑنے کے لئے مصیبت برداشت کی۔ وہ دیمک کی طرح پھیلی ہوئی بیماری کو روکنے کے لئے آگے آئے تا کہ ایماندارانہ زندگی گزاری جا سکے۔ انہوں نے ڈیجیٹل لین دین کے لئے بھیم کو اپنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پہلے ناخواندہ افراد کو انگوٹھا چھاپ کہا جاتا تھا لیکن اب یہی انگوٹھا آپ کی شناخت بنے گا اور آنے والے دنوں میں تمام کاروبار اسی سے ہوگا۔ یہ بھیم دنیا کے لئے سب سے بڑا عجوبہ ہوگا۔ اس کا استعمال آسان ہے اور کوئی بھی شخص اسے ڈاؤن لوڈ کر کے اس کا استعمال کر سکتا ہے۔ مسٹر مودی نے بتایا کہ بھیم ایپ کی سیکورٹی جانچ ہو رہی ہے اور دو ہفتہ کے اندر یہ پوری طرح کام کرنے لگے گا۔ بھیم 2017 کے لئے سب سے بہترین تحفہ ہے جو وہ ملک کے عوام کے لئے لے کر آئے ہیں۔ یہ ایپ آنے والے دنوں میں بہترین خاندانوں کے لئے اقتصادی طاقت بننے والا ہے۔ کیش لیس لین دین کے بارے میں سوال اٹھانے والوں کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسے مایوس افراد کو ان کی مایوسی مبارک ہو۔ ایسے لوگوں کی زندگی مایوسی سے شروع ہوتی ہے اور مایوسی پر ختم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مایوسی میں پلے بڑھے لوگوں کے لئے میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے لیکن امید رکھنے والوں کے لئے میرے پاس ہزاروں مواقع ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کو دنیا کافی حیرت سے دیکھ رہی ہے۔ ملک میں الیکشن کا عمل اتنا تیز ہو گیا ہے کہ ووٹوں کی گنتی شروع ہونے کے دو گھنٹے کے اندر ہی نتائج آنے لگتے جبکہ دیگر ملکوں میں اس میں ہفتوں لگتا ہے۔ اس سے ان ملکوں کو کافی حیرانی ہوتی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کچھ کمیوں اور غلطیوں کی وجہ سے غریب ملکوں کی فہرست میں آ گیا ہے لیکن ایمانداری کو اگر پھر سے زندگی کی اعلی قدروں میں جگہ دی جائے تو ملک ایک بار پھر سونے کی چڑیا بن سکتا ہے۔ انہوں نے شاعر مشرق علامہ اقبال کے مشہور شعر کے حوالے سے کہا کہ یونان، مصر، روم اور اس دنیا سے مٹ گئے لیکن کچھ بات تو ہے جس کی وجہ سے ہماری ہستی قائم ہے۔ اگر ہم اپنے اندر کی برائیوں کو ختم کر دیں تو ملک سنہرے دور کی طرف گامزن ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوٹ بندی نے ثابت کر دیا کہ ملک کے عوام ایمانداری کی زندگی جینا چاہتے ہیں وہ اپنی برائیوں کو ختم

مضمون نگار ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (ایم بی اے) ہیں۔

کرنے کے لئے پہلی مرتبہ خود آگے آئے ہیں۔ وزیراعظم نے جو اپیل کی ہے، اگر اس پر لوگوں نے عمل کرلیا تو واقعی ملک کی ترقی کو پنکھ لگ جائیں گی۔

وزیراعظم جناب نریندر مودی نے محض دس دنوں کی مدت کے اندر، زائداز دس ملین افراد کے ذریعہ 'بھیم ایپ' کو ڈاؤن لوڈ کرنے پر اظہار مسرت کیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ دس دنوں کی مدت کے اندر دس ملین سے زائد افراد نے بھیم ایپ ڈاؤن لوڈ کیا ہے۔ بھیم ایپ نے لین دین کو تیز رفتار اور آسان بنا کر نوجوانوں میں کافی مقبولیت حاصل کرلی ہے۔ یہ ایپ تاجروں کے لئے بھی کافی مفید ہے۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ بھیم ایپ میک -ان- انڈیا اور تکنالوجی کا استعمال کس طرح سے بدعنوانی اور کالے دھن کے خاتمے کے لئے کیا جاسکتا ہے، کی ایک بہترین مثال ہے۔

عوام کو اس طرف راغب کرنے کے لئے نیتی آیوگ نے لکی گراہک یوجنا اور ڈیجی دھن بیوپار یوجنا شروع کی ہے۔ خیال رہے کہ حکومت نے گزشتہ ڈھائی سال کے دوران بدعنوانی اور کالے دھن کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ مرکزی کابینہ نے فروری 2016 میں بہت سے اقدامات کو منظوری دی تھی تاکہ ڈیجیٹل ادائیگیوں کی حوصلہ افزائی کی جاسکے اور ایک اسٹریٹجک ڈھنگ سے بغیر نقدی والے لین دین کی معیشت کو آگے بڑھایا جاسکے۔ وزیراعظم نے مئی 2016 میں اپنے من کی بات کے خطاب میں ان اقدامات کو اجاگر کیا تھا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی تھی کہ وہ بغیر نقدی والے لین دین کو فروغ دیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہم بغیر نقدی والے لین دین کو اپنائیں گے تو پھر ہم کو نوٹوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کاروبار خود بخود آگے بڑھے گا جس کے نتیجے میں یقینی طور پر شفافیت آئے گی اور کالے دھن کا اثر ختم ہوگا۔ نمبر دو کے لین دین ختم ہوں گے۔ اس سمت میں حکومت نے جن دھن کھاتے کھول کر آدھار کو ایک قانونی بنیاد دے کر مالی شمولیت کی ایک بڑی مہم شروع کی تھی۔ اس کے لئے روپے کارڈ شروع کرنے کے علاوہ فائدے کی براہ راست منتقلی کے نفاذ، بغیر حساب کتاب والی رقم کے لئے رضا کارانہ طور پر رقم کا انکشاف کرنے کی اسکیم بھی شروع کی گئی تھی جبکہ 500 اور 1000 روپے کے بڑے نوٹوں کی منسوخی اس سمت میں ایک اور اہم سنگ میل تھا۔ بڑے نوٹوں کی منسوخی کے بعد 9 نومبر کے بعد سے ملک بھر میں ڈیجیٹل ادائیگیوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور ڈیجیٹل طریقوں کے ذریعہ رقم کے لین دین ہوئے ہیں۔

نیتی آیوگ نے لکی گراہک یوجنا اور ڈیجی دھن بیوپار یوجنا اسکیمیں شروع کرنے کا اعلان کیا ہے تاکہ ان صارفین اور تاجروں کو نقدی انعامات دیئے جاسکیں جنہوں نے ذاتی کھپت اخراجات کے لئے ڈیجیٹل ادائیگی کی ہیں۔ اس اسکیم میں اس بات پر خاص توجہ دی گئی ہے کہ غریبوں، کم متوسط طبقے کے لوگوں اور چھوٹے کاروباریوں کو ڈیجیٹل ادائیگی کے دائرے میں لایا جائے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ نیشنل پے منٹ کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اس اسکیم کے لئے نافذ کرنے والی ایجنسی ہوگی اور یہ کہ یہ بات بتانا سودمند ہوگا کہ این پی سی آئی منافع کمپنی کے لئے نہیں ہے۔ ان اسکیموں کا اہم مقصد ڈیجیٹل لین دین کو ترغیب دینا ہے تاکہ سماج کے سبھی طبقوں خصوصاً غریبوں اور متوسط طبقے کے ذریعے الیکٹرانک ادائیگیاں اپنائی جاسکیں۔ یہ سماج کے تمام طبقات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر غریب سے غریب بھی یو ایس ایس ڈی استعمال کرکے انعام کے لئے اہل ہوں گے۔ دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ اے ای پی ایس کے ذریعے اس اسکیم میں شامل ہوسکتے ہیں۔ یہ اسکیم 25 دسمبر 2016 کو پہلے ڈرا کے ساتھ نافذ العمل ہوگئی ہے۔ 14 اپریل 2017 کو بابا صاحب امبیڈکر جینتی پر بڑا ڈرا ہوگا۔ یہ دو بڑے کمپونینٹس پر مشتمل ہوگا۔ ایک صارفین کے لئے اور دوسرا تاجروں کے لئے۔

(اے) لکی گراہک یوجنا (صارفین) 1۔ ایک ہزار روپے کا روزانہ ایوارڈ 100 دنوں کی مدت کے لئے 15 ہزار خوش قسمت صارفین کو دیا جائے گا۔ 2۔ ان صارفین کے لئے ایک لاکھ روپے، 10 ہزار روپے اور 5 ہزار روپے مالیت کا ہفتہ وار انعام ہے جو ڈیجیٹل ادائیگیوں کے متبادل طریقوں کو استعمال کرتے ہیں۔ (بی) ڈیجی دھن بیوپار یوجنا (تاجروں) 1۔ تجارتی اداروں میں کئے گئے تمام ڈیجیٹل لین دین کے لئے تاجروں کے لئے انعامات۔

2۔ 50 ہزار، 5 ہزار اور ڈھائی ہزار روپے مالیت کے ہفتہ وار انعامات۔ (سی) 14 اپریل۔ امبیڈکر جینتی پر میگا ایوارڈ 1۔ 8 نومبر 2016 اور 13 اپریل 2017 کے درمیان ڈیجیٹل لین دین کے لئے صارفین کے واسطے ایک کروڑ، 50 لاکھ، 25 لاکھ روپے مالیت کے تین بڑے انعامات کا اعلان 14 اپریل 2017 کو کیا جائے گا۔ 2۔ 8 نومبر 2016 اور 13 اپریل 2017 کے درمیان ڈیجیٹل لین دین کے لئے تاجروں کے واسطے 50 لاکھ، 25 لاکھ، 12 لاکھ روپے مالیت کے تین بڑے

انعامات کا اعلان 14 اپریل 2017 کو کیا جائے گا۔

ہمارے ملک کی تاریخ میں یہ ایک تاریخی لمحہ ہے جب ہماری قوم پرانی عادتوں کو چھوڑ رہی ہے اور تیزی سے نئے طریقے اپنا رہی ہے جو ہم کو ایک جدید دور کی طرف لے جائیں گے۔

زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کی وزارت نے پورے ملک میں نقدی کے بغیر لین دین کو فروغ دینے کے لئے بہت سے فیصلے کئے ہیں۔ زراعت اور کسانوں کی فلاح و بہبود کی وزارت میں ڈی اے آر ای/ آر سی اے آر کے اعلیٰ افسروں کی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مخصوص وقت کی حدود کے تحت نقدی کے بغیر کاروبار پورا کرانے والے اداروں/ کے وی کے ایس/ یونیورسٹیوں کی ایوارڈ عطا کئے جائیں گے۔ وزارت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ آئی سی اے آر کے لئے ایوارڈ پانچ لاکھ کا ہوگا اور ایک لاکھ روپے کا ایوارڈ کے وی کے کے لئے ہوگا۔ یہ ایوارڈ ایک ہفتے میں سو فیصد نقدی ہونے پر دیا جائے گا۔ اسی طرح دو ہفتے کے اندر 100 فیصد نقدی کے بغیر نشانے کو حاصل کرنے پر ترغیبات کی شکل میں آئی سی اے آر کو 3 لاکھ روپے اور کے وی کے کو 50 ہزار روپے دیئے جائیں گے اور اسی طرح تین ہفتوں کے اندر بغیر نقدی کے لئے آئی سی اے آر کو 2 لاکھ روپے اور کے وی کے کو 25 ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کے وزیر مملکت آزادانہ چارج جناب وجے گوئل نے میجر دھیان چن نیشنل اسٹیڈیم سے امبیڈکر اسٹیڈیم تک کھلاڑیوں کے ایک مشعل مارچ کی قیادت کی۔ یہ مشعل مارچ کالے دھن اور بدعنوانی کے خلاف وزیر اعظم نریندر مودی کی لڑائی اور بڑے نوٹوں کی منسوخی کے تاریخی قدم کے علاوہ ڈیجیٹل بینکنگ کی حمایت میں نکالا گیا تھا۔ مشعل مارچ سے قبل اس مقام پر کھلاڑیوں کے لئے موبائل بینکنگ پر ڈیجیٹل تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ مشعل مارچ میں جن کھلاڑیوں نے شرکت کی ان میں پرویندر اوانا، بلون سنگھ، دیپک ہڈا، انکت چند، سندیپ تومر، امن سینی، ہمزہ مصطفی، راجیش چوہان، سریندر کندو، روشن اور پون نیگی شامل ہیں۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ کھلاڑی اس ملک کے نوجوانوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور وہ جذبہ خیر سگالی اور مثبت طرز عمل کے برانڈ ایمبیسڈر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کا ملک کے نوجوانوں پر اٹوٹ یقین اور اعتماد ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ نوجوان، ڈیجیٹل معیشت کو فروغ دینے میں زبردست رول ادا کریں گے۔ جناب گوئل نے امید ظاہر کی کہ کھلاڑی ڈیجیٹل معشیت کے فوائد کے پیغام کو مزید پھیلائیں گے اور یہ مشعل مارچ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزارت کی طرف سے ایک چھوٹی سی دین ہے تاکہ ڈیجیٹل بینکنگ کے فوائد کے بارے میں بیداری پیدا کی جا سکے۔ جناب گوئل نے کہا کہ لین دین میں کم نقدی کے استعمال کی سمت میں حکومت نے جو قدم اٹھایا ہے، اس سے ملک بلندیوں کو چھوئے گا۔ جناب گوئل نے کہا کہ حکومت کے بڑے نوٹوں کی منسوخی کے قدم کی نکتہ چینی کرنے سے پہلے کسی کو بھ اس پہل کے دوررس نتائج اور فوائد کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت کی اس پہل سے بدعنوانی ختم ہوگی اور معاشرے سے کالا دھن ختم ہوگا۔ ڈیجیٹل بینکنگ سے نہ صرف عام آدمی کو مدد ملے گی بلکہ حکومت بھی غریبوں کے لئے مختلف فلاحی اسکیمیں شروع کرنے کے لئے بہتر طریقے سے اپنے وسائل استعمال کر سکے گی۔

نقدی سے مبرا لین دین کی حوصلہ افزائی کے لئے

اقلیتی امور اور پارلیمانی امور کے وزیر مملکت مختار عباس نقوی نے مراد آباد کے دلپت پور میں بلا نقدی چوپال کا انعقاد کیا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ اتر پردیش کے مراد آباد میں بغیر نقدی والی معیشت، ڈجیٹل لین دین، انٹرنیٹ اور موبائل بینکنگ کے لئے یہ مہم صاف ستھری، ایماندار اور شفافیت پر مبنی اقتصادی نظام کے لئے نہایت موثر مشن ہے۔ واضح رہےکہ مراد آباد کے دلپت پور میں اقلیتی امور کی وزارت کے ذریعہ ایک 'بلا نقدی چوپال' کا انعقاد کیا گیا جس میں ہزاروں لوگوں نے ڈجیٹل لین دین کے نظام میں شرکت کی۔ جناب نقوی نے وہاں موجود لوگوں کو ڈجیٹل لین دین، آن لائن ادائیگی اور بینکنگ کے فوائد کے بارے میں جانکاری دی۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر منوصوف نے کہا کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہندستان میں جہاں ووٹنگ کے لئے الیکٹرانک نظام سو فی صد کامیاب رہا ہے اسی طرح ڈیجیٹل لین دین، آن لائن اور موبائل بینکنگ کا نظام بھی صد فی صد کامیاب ہوگا۔ جس طرح الیکٹرانک ووٹنگ نظام کو ہندستان میں بڑی کامیابی ملی ہے اور اس سے انتخابات میں شفافیت کو یقینی بنایا گیا ہے اسی طرح ڈیجیٹل لین دین کی مہم بھی عنقریب کامیاب ہوگی۔ بینکوں کے افسران نے 'بلا نقدی چوپال میں' موجود لوگوں کو ڈیجیٹل ادائیگی، انٹرنیٹ اور موبائل بینکنگ سے متعلق موبائل ایپس کو ڈاؤن لوڈ کرنے میں تعاون اور مدد فراہم کی۔ علاوہ ازیں ان افسران نے ان موبائل ایپس کے بارے میں لوگوں کو جانکاری دی۔ انہوں نے ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام پر لوگوں کو پریزینٹیشن بھی پیش کیا۔ جناب نقوی نے کہا کہ ڈجیٹل لین دین کے نظام کے بعد ملک میں ٹیکس کا نظام مزید مستحکم ہوگا اور اس کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگ آمدنی ٹیکس نظام کے تحت آئیں گے۔ بلا نقدی نظام سے ملک کے کسانوں اور چھوٹے تاجروں کو کافی فائدہ حاصل ہوگا۔

جناب مختار عباس نقوی نے مسلمانوں اور دیگر طبقے کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں شامل ہوں اور بدعنوانی کے کینسر کو ختم کرنے میں مدد اور تعاون کریں۔ انہوں ں نے مزید کہا کہ اقلیتی امور کی وزارت ڈجیٹل ادائیگی اور آن لائن لین دین کو فروغ دے رہی ہے۔ وزارت نے تین کروڑ طلبہ کو 6715 کروڑ روپے کی اسکالرشپ براہ راست ان کے بینک اکاؤنٹس میں منتقل کی ہیں۔ جناب نقوی نے کہا کہ چھوٹے دکاندار اور تاجر ڈجیٹل ادائیگی نظام اپنا کر بڑی کمپنیوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈجیٹل لین دین اور بغیر نقدی والی معیشت سے ملک میں بینکنگ نظام کا بوجھ بھی کم ہوگا۔

پٹرولیم اور قدرتی گیس (آزادانہ چارج) کے وزیر مملکت جناب دھرمیندر پردھان نے نئی دہلی کے نیتی مارگ پر واقع آٹو کیئر سینٹر پر ایچ پی سی ایل کے ریٹیل آؤٹ لیٹ اور موتی باغ میں بی پی سی ایل کے آؤٹ لیٹ پر ڈیجیٹل لین دین کے لیے گاہک بیداری مہم کا آغاز کیا۔ گاہک بیداری مہم کا مقصد ڈیجیٹل بیداری پیدا کرنا اور عام آدمی کے لیے بغیر نقد ادائیگی کے متبادل کے استعمال کی راہ ہموار کرنا ہے۔ کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ، پی او ایس ٹرمنلس ای ویلٹ جیسے بغیر نقدی ادائیگی کے متبادل کے متعارف ہونے سے اس حقیقت کو تقویت حاصل ہوتی ہے کہ آج کے دور میں بغیر نقدی ادائیگی میں ہی سہولت ہے۔ اس موقعے پر ڈیجیٹل ادائیگی کے متعدد متبادل کو ظاہر کیا گیا۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے جناب پردھان نے کہا کہ اس مہم سے ڈیجیٹل لین دین کا مقصد حاصل ہوگا۔ اس سے کم نقدی اور پھر بغیر نقدی کی جانب منتقلی ہوگی۔ اس مقصد کے لیے خدمات فراہم کرنے والی تمام ایجنسیوں اور اداروں کو ساتھ لیا گیا ہے اور عام خدمات کے مراکز کے ساتھ ایک مفاہمت کا سمجھوتہ کیا گیا ہے۔

نوٹ بندی کے اقدام کے فوراً بعد بڑے پاورلوم کلسٹروں میں پاورلوم اکائیوں کا فوری سروے کیا گیا تاکہ ڈی سینٹرلائزڈ یعنی غیر مرکوز پاورلوم سیکٹر پر نوٹ بندی کے اثرات کا جائزہ لیا جاسکے۔ نئی کرنسی یا نوٹوں کی قلت کے مسئلے کا ازالہ کرنے کے لئے حکومت نے فوری اقدامات کئے تاکہ ٹیکسٹائل کے شعبے میں مزدوری کی ادائیگی کے لئے نقدی سے پاک (کیش لیس) لین دین کا انتظام کیا جاسکے۔ ڈیجیٹل ادائیگی اور ورکروں کے بینک کھاتے کھلوانے کے لئے ایک مشن موڈ مہم کا آغاز کیا گیا۔ اس کے لئے ٹیکسٹائل سے متعلق متعدد کلسٹروں میں بڑی تعداد میں کیمپ لگائے گئے۔ ان کلسٹروں میں سینئر افسروں کو تعینات کیا گیا تاکہ وہ میکنگ کے شعبے کے اشتراک سے ان کیمپوں کی نگرانی کرسکیں۔ صنعتی تنظیموں اور کاؤنسلوں کو بھی مشورہ دیا گیا کہ وہ نقدی سے پاک لین دین کے لئے ڈیجیٹل ادائیگی کو فروغ دیں۔

ڈیجیٹل ادائیگی کو تحریک دینے کے لئے مواصلات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اور قانون اور انصاف کے محکمے کے وزیر روی شنکر پرساد نے ڈیجیٹل ایوارڈ 2016 پیش کیا۔ واضح ہو کہ حکومت ہند نے ''کم سے کم سرکار اور زیادہ سے زیادہ انتظامیہ'' کے تحت ''ڈیجیٹل انڈیا ایوارڈس'' کا زبردست پروگرام شروع کیا ہے۔ سرکاری مشینری میں زیادہ سے زیادہ مستعدی اور شفافیت پیدا کرنے کے لئے ورلڈ وائڈ ویب کے استعمال اور ڈیجیٹل انڈیا کی سمت میں تیز رفتاری پیدا کرنے کی غرض سے حکومت ہند نے ان ایوارڈس کا پروگرام شروع کیا ہے۔ یہ ایوارڈس انڈیا پورٹل (indiaportal.gov.in//:http) کے پہلے دور کے ایوارڈز ہیں۔

ملک بھر میں سرکاری وزارتوں اور محکموں میں ای۔گورننس کی پیش رفت کے ساتھ ڈیجیٹل جدت طرازی کی اندازہ کاری کے لئے یہ ایوارڈس پیش کیے جارہے ہیں۔

اس سلسلے میں اس زمرے کے تحت موصول ہونیوالی انٹریوں سے منتخب کیے جانے والے ہر زمرے کے افراد کو پلیٹنیم، گولڈ اور سلور ایوارڈ پیش کیے گئے۔ ان زمروں میں ایگزیمپلری آن لائن سروس، اوپین ڈاٹا چمپیئن، موسٹ اینوویٹیو سیٹزین انگیجمنٹ، مقامی اداروں میں آؤٹ اسٹینڈنگ ڈیجیٹل اقدامات، بیسٹ موبائل ایپ، ویب رتن/ ڈپارٹمنٹ، ویب رتن۔ اسٹیٹ/ یوٹی اور ویب رتن ڈسٹرکٹ شامل ہیں۔ ایگزیمپلری سروس کٹیگری پلیٹنیم ایوارڈ اتر پردیش کے ڈپارٹمنٹ آف کمرشیل ٹیکسیز کے وانجیہ کر آٹومیشن سسٹم (وی وائی اے ایس) کو پیش کیا گیا۔

اس کے ساتھ ای۔پرمٹ کمرشیل ٹیکس ڈپارٹمنٹ گجرات کو بھی یہ ایوارڈ پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں پنجاب بیورو آف انویسٹمنٹ پروموشن کے ون اسٹاپ کلیرنس سسٹم کو علی الترتیب گولڈ اور سلور ایوارڈ پیش کیے گئے۔

اوپن ڈاٹا چمپیئن کٹیگری کا پلیٹنیم ایوارڈ رجسٹرار جنرل آف انڈیا کے دفتر نے حاصل کیا۔ صحت اور خاندانی بہبود اور ڈائریکٹوریٹ آف مارکیٹنگ اینڈ انسپیکشن کو گولڈ ایوارڈ پیش کیا گیا۔ جبکہ سلور ایوارڈ راجیہ سبھا اور نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کو پیش کیا گیا۔ موسٹ اینوویٹیو سٹیزن انگیجمنٹ، مائی گوو کو پلیٹنیم ایوارڈ سے نوازا گیا جبکہ پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایس وائی) کے آن لائن مینجمنٹ، مانیٹرنگ اینڈ اکاؤنٹنگ سسٹم (او ایم ایم اے ایس) کو گولڈ ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ دوسری طرف کوئمبٹور سٹی میونسپل کارپوریشن نے سلور ایوارڈ حاصل کیا۔

مقامی اداروں کے ذریعے ڈیجیٹل انیشیٹیو کے زمرے میں پلیٹنیم ایوارڈ سورت میونسپل کارپوریشن کو پیش کیا گیا جبکہ گریٹر وشاکھا پٹنم میونسپل کارپوریشن کو گولڈ ایوارڈ اور موبائل بیسڈ انٹیگریٹیڈ کمپلینٹ لاگنگ اینڈ ریزولیشن ٹریکنگ سسٹم کو سلور ایوارڈ سے نوازا گیا۔

موبائل ایپ سٹیزن کاپ موبائل ایپ چھتیس گڑھ کر خصوصی خدمات کیلئے پلیٹنیم ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا جبکہ مڈّے میل موبائل ایپ ہماچل پردیش نے گولڈ ایوارڈ حاصل کیا اور بجلی کی وزارت کے محکمے گرام ودیوتی کرن ایپ (GARV) نے سلور ایوارڈ حاصل کیا۔

دوسری طرف ویب رتن منسٹری/ محکمے کے زمرے میں ہیومن ریسورسیز ڈیولپمنٹ کو پلیٹنیم ایوارڈ سے نوازا گیا۔ صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت کو گولڈ ایوارڈ اور وزارت خارجہ کو سلور ایوارڈ سے نوازا گیا۔

نقد رقم کی بجائے کارڈ اور ڈیجیٹل ذرائع سے ادائیگی کو فروغ دینے کے مرکزی حکومت کے مقصد کے خطوط پر ریزرو بینک آف انڈیا نے حال ہی میں ایک ہزار روپے تک کے لین دین پر، جو فوری ادائیگی سروس (آئی ایم ٹی ایس)، یونیفائڈ پیمنٹ انٹرفیس (یو پی آئی) اور یو ایس ایس ڈی کے ذریعے کئے جائیں، صارفین سے لئے جانے والے چارجز (فیس) کو معقول بنایا ہے، جو یکم جنوری 2017 سے 31 مارچ 2017 تک نافذ رہیں گے۔ آر بی آئی نے ڈیبٹ کارڈ سے 2 ہزار روپے تک کے لین دین پر مرچینٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ کو بھی معقول بنایا ہے اور یہ بھی پہلی جنوری 2017 سے 31 مارچ

2017 تک نافذ رہیں گے۔

ڈیجیٹل اور کارڈ کے ذریعے ادائیگی کو مزید فروغ دینے کی خاطر وزارت خزانہ کے مالی خدمات کے محکمے نے تمام سرکاری سیکٹر کے بینکوں کیلئے مفاد عامہ میں ہدایات جاری کی ہیں، جن کے مطابق یہ بینک آئی ایم پی ایس، یو پی آئی کے ذریعے کئے گئے لین دین پر ایک ہزار روپے سے زیادہ کی رقم پر نیشنل الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر (این ای ایف ٹی) کی شرحوں سے زیادہ کی فیس نہیں لے سکیں گے اور سروس ٹیکس اصل رقم پر لی جائے گی۔ اس کے علاوہ یو ایس ایس ڈی کے ذریعے ایک ہزار روپے سے زیادہ کے لین دین پر ان شرحوں میں مزید 50 پیسے کی رعایت دی جائے گی۔ یہ ہدایات 31 مارچ 2017 تک تمام لین دین پر نافذ ہوں گی۔

امور داخلہ کے وزیر مملکت کرن رججو نے قومی تباہی روک تھام فورس (این ڈی آر ایف) کے عملے سے ڈیجیٹل ادائیگی کے پیغام کو پورے ملک میں پھیلانے اور کیش لیس لین دین کا طریقہ اپنانے اور دوسروں کو اس کے استعمال کیلئے تیار کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے این ڈی آر ایف کے زیر اہتمام کیش لیس لین دین کے موضوع پر منعقدہ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی مسلح پولیس فورس (سی اے پی ایف) اور ریاسی پولیس فورس کے عملے کو دنیا کی بڑی معیشتوں میں اپنے ملک کو شامل کرانے کیلئے پہل کرنا ہوگا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا ارادہ آئندہ 10 برسوں کے دوران دنیا کی تین بڑی معیشتوں میں ہندوستان کو شامل کرانا ہے جبکہ اس کا مقام فی الحال پانچواں ہے۔

مسٹر رججو نے مزید کہا کہ شروع میں ڈیجیٹل ادائیگی کو اپنانا اگرچہ مشکل ہے لیکن جب ایک بار آپ یہ کام شروع کردیں گے تو آپ ادائیگی کے کیش لیس طریقے کو آسانی سے اپنا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے شہریوں کو کیش لیس لین دین کا طریقہ اپنانے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس موقع پر نیتی آیوگ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر جناب امیتابھ کانت نے کہا کہ ہندوستان اپنی 95 فیصد معیشت کو کیش میں لین دین والی معیشت رہنے دینے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ہم کو 2030 تک اپنی معیشت کو دو کروڑ کھرب امریکی ڈالر سے 10 کروڑ کھرب امریکی ڈالر کی معیشت بنانا ہے، اس کے علاوہ 1.25 لاکھ کی آبادی کا صرف ایک فیصد انکم ٹیکس ادا کرتا ہے۔ مسٹر کانت نے کہا کہ ہندوستان میں موبائل فون کے ایک کھرب سے زیادہ صارفین ہیں اور اب تک ایک کھرب سے زائد آدھار بائیو میٹرک تیار کیا گیا ہے۔ ہندوستان کو دنیا کی بڑی معیشتوں میں شامل کرنے کے مقصد سے حکومت نے پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) کے تحت تقریباً 26 کروڑ افراد کو درج رجسٹر کیا ہے اور 20 کروڑ سے زائد روپے کارڈ جاری کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیش لیس لین دین کا طریقہ اپنانے کا یہی وقت ہے۔ اس موقع پر این ڈی آر ایف کے ڈائریکٹر جنرل آر کے پچنندا نے کہا کہ کیش لیس لین دین سے نہ صرف روز مرہ کی زندگی آسان ہوگی بلکہ یہ مفید بھی ہوگا کیوں کہ حکومت نے کیش لیس لین دین کو مقبول بنانے کیلئے متعدد ترغیبات کا اعلان کیا۔ انہوں نے این ڈی آر ایف عملے سے اصولی طور پر ''ایچ ون، ٹیچ ون'' کے اصول کو اپنانے کیلئے کہا تا کہ عوام کے تمام طبقات تک یہ پیغام پہنچ سکے۔ نیتی آیوگ کے منیجر مودت نرائن نے ڈیجیٹل ادائیگی پر مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کیلئے متعدد الیکٹرانک کے طریقے جیسے یونائیٹڈ پیمنٹ انٹرفیس، ای-ویلٹ، پری پیڈ کیش، کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ، یو ایس ایس ڈی اور آدھار پر مبنی ادائیگی کا نظام دستیاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے پاس اسمارٹ فون نہیں ہے تو وہ یو ایس ایس ڈی کے ذریعہ لین دین کرسکتا ہے۔ کسی بھی موبائل فون کے نمبر کو رقم کی منتقلی کیلئے کسی بینک کھاتے کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے۔

حکومت نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے 18 ہزار تک تنخواہ پانے والے کارکنوں کی تنخواہ بینک سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ مرکزی وزیر محنت وروزگار دتاتریہ نے آج کہا کہ تنخواہ کی ادائیگی سے متعلق آرڈیننس 18 ہزار روپے ماہانہ سے کم تنخواہ والے ملازمین اور کارکنوں پر لاگو ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آرڈیننس میں آجروں کے لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ 18 ہزار روپے فی ماہ تک تنخواہ پانے والے تمام کارکنوں کو چیک یا بینک اکاؤنٹس میں تنخواہ بھیجی جانی چاہئے۔ تاہم کارکن کے پاس نقد تنخواہ لینے کا متبادل بھی ہوگا۔ ابھی تک قانون کے مطابق اپنی تنخواہ بینک اکاؤنٹ، چیک یا نقد لینے کا اختیار کارکن کے پاس تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس آرڈیننس کے بجلی، نقل و حمل، کان کنی اور کوئلہ کے شعبہ میں کام کرنے والے مزدوروں کو فائدہ ہوگا۔ اس سے انہیں سوشل سیکورٹی کے دائرے میں لایا جاسکے گا اور وہ تنخواہ میں کٹوتی سے بچ سکیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس آرڈیننس کو لاگو کرنے کے لئے مرکز اور ریاستی سرکاریں اپنی اپنی سطح پر نوٹیفکیشن جاری کریں گی۔ اس سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ کے اجلاس میں اس سلسلے میں ایک آرڈیننس لانے کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ تنخواہ کے ای۔ پے منٹ کرنے کے سلسلے میں آرڈیننس لانے کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دتاتریہ نے کہا کہ اس سلسلے میں بل لوک سبھا میں زیر التوا ہے اور مزدور تنظیمیں طویل عرصہ سے قانون کا مطالبہ کررہی تھیں۔ میڈیا میں آنے والی رپورٹوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عام تاثر یہ ہے کہ حکومت کارکنان کو ادا کی جانیوالی اجرت کی ادائیگی کے لئے ایسی ترمیم لا رہی ہے، جس کے تحت اجرتوں کی ادائیگی سے متعلق ایکٹ کے مطابق اجرتوں کی ادائیگی صرف چیک یا کھاتہ منتقلی کے ذریعے کی جاسکے گی۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت کی تجویز ہے کہ اجرتوں کی ادائیگی سے متعلق ایکٹ کی دفعہ 6 میں ترمیم کی جائے، جس کی رو سے یہ گنجائش فراہم ہو سکے کہ ملازمین کے کھاتے میں اجرتوں کو منتقل کرنا ممکن ہوسکے یا اس کی ادائیگی چیک کے ذریعے بھی کی جاسکے اور ساتھ ہی ساتھ موجودہ وقت میں رائج سکے اور کرنسی نوٹوں کی شکل میں کی جانے والی ادائیگی کی گنجائش بھی برقرار

رہے۔ یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ آجر حضرات کارکنان کو اجرتوں کی ادائیگی بینکوں کے تحت فراہم کردہ سہولتوں کے ذریعے بھی کرسکیں اور ساتھ ہی ساتھ موجودہ وقت میں رائج اجرتوں کی ادائیگی کے طریقے یعنی سکوں اور کرنسی نوٹ کی شکل میں بھی کرسکیں۔

اس کے علاوہ مجاز حکومت (مرکز یا ریاست) اپنے طور پر نوٹفکیشن شائع کرے گی، جس میں صنعتی یا دیگر اداروں کے ضمن میں یہ وضاحت ہوگی کہ کہاں کہاں آجر چیک یا کارکنان کے کھاتوں میں براہ راست اجرتوں کی منتقلی کرسکے گا۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ نقدی شکل میں اجرتوں کی ادائیگی کی سہولت اور متبادل آجروں کو اب بھی دستیاب ہے۔ در اصل اجرتوں کی ادائیگی کا ایکٹ، 1936 (80 برس قبل) منظور ہوا تھا اور اس وقت کے لحاظ سے اب صورت حال میں ٹیکنالوجی کے زاویے سے یکسر تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ اب زیادہ تر لین دین بینکوں کے توسط سے عمل میں آتا ہے۔ محنت و روزگار کی وزارت کے ذریعے متعلقہ ایکٹ کی دفعہ نمبر 6 میں تبدیلی کی تجویز کا مقصد یہ ہے کہ اجرتوں کی ادائیگی کے لئے بینک کھاتوں میں ادائیگی کی اضافی گنجائش بھی فراہم ہو سکے یا پھر چیک کے ذریعے بھی ادائیگی ممکن ہو سکے اور نقد ادائیگی کی موجودہ گنجائش اور سہولت بھی برقرار رہے۔

مجوزہ ترمیم کے ذریعہ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ملازمین کو کم از کم اجرت کی ادائیگی ہو سکے اور سماجی تحفظ کے ان کے حقوق کی بھی حفاظت ممکن ہو سکے۔ آجر اپنے یہاں ملازمت میں مصروف کارکنان کی تعداد میں تخفیف کر کے نہ بیان کرسکیں اور اس طرح ای پی ایف اور ای ایس آئی سی اسکیموں کے تحت سبسکرائبر ہونے کی شرط کی پابندی سے بھی استثنائی نہ حاصل کرسکیں۔ یہ واضح کرنا بھی مقصود ہے کہ آندھرا پردیش، تلنگانہ، کیرالا، اتراکھنڈ، پنجاب اور ہریانہ وہ ریاستیں ہیں، جہاں پہلے ہی اس امر کے نوٹفکیشن مشتہر کئے جا چکے ہیں کہ اب اجرتوں کی ادائیگی صرف بینکنگ چینلوں کے توسط سے ہی ممکن ہوگی۔

مختصر یہ کہ ڈیجیٹل ادائیگی کے طریقہ کار کو رائج کرنے کے لئے حکومت نے جو مہم شروع کی ہے، اس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آنے لگے ہیں۔ لوگ اب اس طریقہ کو اپنانے میں سہولت محسوس کرتے ہیں۔ اس میں کامیابی مل گئی تو وزیراعظم ملک کو کالے دھن اور غیر احتسابی لین دین سے پاک بنانے کا خواب شرمندہ تعبیر ہو جائے گا۔ اس سے ٹیکس نا دہندگان کی ایک بڑی تعداد میں ٹیکس کے دائرہ میں لانے میں بھی مدد ملے گی۔ نتیجے کے طور پر حکومت کے مختلف پروجیکٹوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکے گا۔

☆☆☆

ہندوستان عالمی امن اور استحکام میں مدد دینے کے لئے کینیا کے ساتھ کام کرنے کا منتظر: صدر جمہوریہ پرنب مکھرجی

☆ صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی نے راشٹرپتی بھون میں جمہوریہ کینیا کے صدر عالی جناب اوہورو کینیاٹا کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے ان کے اعزاز میں ایک ضیافت کا بھی اہتمام کیا۔ کینیا کے صدر کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان کے کینیا کے ساتھ صدیوں پرانے تعلقات ہیں۔ ہندوستان اور کینیا نے نوآبادیاتی نظام کے خلاف مل کر لڑائی کی ہے۔ دونوں ملک جمہوری قدروں اور روایات میں مشترکہ اعتقاد کے رشتوں سے جڑے ہیں۔ ہندوستان کے پہلے وزیراعظم جواہر لال نہرو کے کینیا کے بانی صدر جومو کینیاٹا کے ساتھ خصوصی تعلقات تھے جنہوں نے کینیا ملک کی بنیاد رکھی تھی۔ صدر نے کہا کہ ہندوستان اور کینیا نے جولائی 2016 میں وزیراعظم جناب نریندر مودی کے دورے کے دوران حکومت کے سربراہ کی سطح پر رابطے پھر سے قائم کر کے تعاون میں خاطر خواہ پیش رفت کی ہے۔ یہ اعلی سطح کے تبادلے تین دہائیوں کے بعد ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کینیا کے صدر کے دورے سے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون گہرا ہوگا اور اس میں مزید وسعت پیدا ہوگی۔ صدر نے کہا کہ تجارت، گنجائش سے کم ہے اور اس میں اضافے کی ضرورت ہے اور معاشی رشتوں کو بھی وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان دونوں ملکوں کی صنعت اور کاروبار کے ذریعے کی جانے والی کوششوں کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اس سے صحت، سیاحت، آئی ٹی، زراعت، نیلی معیشت اور توانائی میں مواقع فراہم ہوں گے۔ صدر جمہوریہ پرنب مکھرجی کی طرف سے ظاہر کئے گئے جذبات کا اسی طرح جواب دیتے ہوئے کینیا کے صدر نے کینیا میں ہندوستانی برادری کے رول کی تعریف کی، جنہیں انہوں نے کینیا کے معاشرے کا ایک اٹوٹ حصہ بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی برادری جن کی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے حوصلہ افزائی کی تھی، کینیا کی آزادی کی جدوجہد کا ایک اٹوٹ حصہ تھے۔ انہوں نے اعلی ترین سطح پر رابطے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ عوام اور کاروبار سربراہ تعلقات کو ایک نئی سطح تک لیجانے کے لئے تحریک حاصل کرسکیں۔ اپنی ضیافتی تقریر میں صدر پرنب مکھرجی نے کہا کہ جناب اوہورو کینیاٹا کی دانشمندانہ قیادت میں کینیا مشرقی افریقہ کی سب سے تیز ابھرتی ہوئی معیشت بن گیا ہے۔ اس نے خود کو ایک مالی، کاروباری سیاحتی اور ٹرانسپورٹ خدمات کے مرکز کے طور پر ثابت کر دیا ہے۔ ہندوستان، کینیا کے ساتھ ترقیاتی شراکت داری کے تئیں عہد بستہ ہے۔ صدر نے کہا کہ ہندوستان کینیا کو اس کے انسانی وسائل کے فروغ میں مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ صدر نے کہا کہ ہندوستان نے حالیہ میں کینیا۔ اور افلی اتسو میں پہلے فیسٹول آف انڈیا کا اہتمام کیا۔ ہم ہندوستان میں بھی فیسٹول آف کینیا کے انعقاد کے منتظر ہیں۔ 21 ویں صدی میں ہندوستان کینیا کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ دونوں ملکوں کے عوام کی خواہشات کو پورا کیا جا سکے۔

ظفر اقبال

نوٹ بندی اور ہندوستان

وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر قیادت حکومت کی جانب سے 8 نومبر 2016 کو 500 اور 1000 روپے کے نوٹ پر پابندی سے یقیناً یہاں کی عوام کو تھوڑی پریشانی ہوئی لیکن اس کے مثبت فائدے مستقبل قریب میں ملنے لگیں گے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کا کہنا ہے کہ ترقی کی اس دوڑ میں ہمارا بنیادی اصول رہا ہے، ''سب کا ساتھ سب کا وکاس''۔ یہ سرکار غریبوں کے لیے وقف رہی ہے اور غریبوں کے لیے ہی وقف رہے گی۔ غریبی کے خلاف ہماری لڑائی کا اہم ہتھیار رہا ہے، غریبوں کو ملک کے معاشی نظام اور خوشحالی میں سرگرم کرنا، شراکت داری یعنی غریبوں کو بااختیار بنانا۔ ہماری اس کوشش کی جھلک آپ سب کو درج ذیل اسکیموں میں نظر آئے گی۔ ''پردھان منتری جن دھن یوجنا، جن سرکشا یوجنا، اقتصادی سرگرمیوں کے لیے پردھان منتری مدرا قرض یوجنا، دلت، آدی واسی اور خاتون کاروباریوں کے لیے اسٹینڈ اپ انڈیا، غریبوں کے گھروں میں گیس کا چولھا پہنچانے کے لیے پردھان منتری اجوّل یوجنا، کسانوں کی آمدنی محفوظ کرنے کے لیے پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا اور پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا، کسانوں کو اپنے کھیتوں سے فصل کی صحیح پیداوار حاصل کرنے کے لیے سوائل ہیلتھ کارڈ یوجنا اور صحیح فصل کی صحیح قیمت حاصل کرنے کے لیے ای این اے ایم یعنی قومی کرشی بازار یوجنا، ان سب میں یہ صاف نظر آتا ہے کہ یہ سرکار گاؤں، غریبوں اور کسانوں کے لیے وقف ہے۔''

گزشتہ دہائیوں میں ہمیں یہ تجربہ ہوتا رہا ہے کہ ملک میں بدعنوانی اور کالا دھن جیسی بیماریوں نے اپنی جڑیں جمالی ہیں اور ملک سے غریبی کے خاتمے کے لیے یہ بدعنوانیاں، یہ کالا دھن اور گورکھ دھندے سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ ایک طرف تو ہماری معیشت تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے والے ملکوں میں سب سے آگے ہے۔ دوسری طرف بدعنوانی کی عالمی رینکنگ میں دو سال پہلے ہندوستان قریب قریب 100 ویں نمبر پر تھا۔ متعدد اقدامات کے باوجود ہم 67 ویں نمبر پر ہی پہنچ پائے ہیں۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملک میں بدعنوانیوں اور کالے دھن کا جال کس قدر وسیع پیمانے پر بچھا ہوا ہے۔

وزیر اعظم نے ایک موقع پر الزام لگایا کہ ہندوستان میں بدعنوانی کی بیماری کو کچھ مخصوص زمروں کے لوگ اپنے مفاد کے لیے پھیلاتے ہیں۔ یہ لوگ غریبوں کے حق کو نظر انداز کر کے خود پھلتے پھولتے رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے اپنے عہدے، اپنے منصب کا غلط استعمال کرتے ہوئے اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ دوسری طرف ایماندار لوگوں نے اس کے خلاف لڑائیاں لڑی ہیں۔ ملک کے کروڑوں لوگوں نے ایمانداری کے ساتھ زندگی جی کر دکھائی ہے۔ دہشت گردی کی خوفناک بربریت سے کون واقف نہیں ہے، کتنے ہی بے قصور لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے لیکن کیا آپ نے یہ بات سوچی ہے کہ ان دہشت گردوں کو پیسہ کہاں کہاں سے مہیا کرایا جاتا ہے؟ سرحد پار کے ہمارے دشمن جعلی نوٹوں کے ذریعہ نقلی نوٹوں کے ذریعہ ہندوستان میں اپنا دھندا چلاتے ہیں اور یہ سب کچھ برسوں سے جاری ہے۔ پانچ سو اور ہزار روپے کے جعلی نوٹ کا کاروبار کرنے والے کئی بار پکڑے بھی گئے ہیں اور نوٹ بھی ضبط کیے گئے ہیں۔

مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور مختار عباس نقوی نے ایک پروگرام میں کہا ہے کہ ڈیجیٹل انڈیا اور کیش لیس اسکیم سے جہاں کرپشن اور بدعنوانی کم ہوگی وہیں منصوبوں کا سیدھا فائدہ مستحقین تک پہونچے گا۔ انہوں نے اقلیتوں سے زیادہ سے زیادہ مین اسٹریم سے جڑنے کی بھی اپیل کی۔

مرکزی وزیر مختار عباس نقوی نے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے ایک تبصرہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک روپیہ مرکز سے جاتا ہے تو آخری لائن میں بیٹھے شخص تک پہنچتے ہوئے صرف سولہ پیسے باقی رہ جاتے ہیں۔

ہندوستان کی حکومت کی یہ کوشش ہے کہ آن لائن سسٹم کے ذریعہ طلبہ تک براہِ راست وظیفے پہونچ جائیں، جس سے بچولیوں اوردلالوں کو موقعہ نہ مل سکے۔ مرکزی حکومت اس سمت میں پوری سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ کیش لیس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ کے پاس پیسے ہی نہ ہوں، مطلب یہ ہے کہ کم سے کم پیسوں کا استعمال کریں، اور پلاسٹک منی کا زیادہ استعمال کریں جس سے آمد و خرچ کا گوشوارہ بھی محفوظ ہوگا، جس کو پیسے دیں گے، اس کے پروف بھی رہیں گے ،مزدوروں کو پورے پورے پیسے مل جائیں گے، بلیک منی

F-181، سیکنڈ فلور، شاہین باغ، نئی دہلی۔ 11025

ترقیاتی خاکہ

دنیا کا سب سے بڑا ایل ای ڈی اسٹریٹ لائٹنگ پروگرام

جنوبی دہلی میونسپل کارپوریشن (ایس ڈی ایم سی) میں حال ہی میں شروع کئے گئے ایل ای ڈی پر مبنی اسٹریٹ لائٹنگ نیشنل پروگرام (ایس ایل این پی) کو 9 جنوری 2016 میں قوم کے نام وقف کیا گیا۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا اسٹریٹ لائٹ ری پلیسمنٹ پروگرام ہے جسے حکومت ہند کی وزارت توانائی نے انرجی ایفی شی اینسی سروسز لمیٹڈ (ای ای ایس ایل) کے اشتراک سے انجام دیا ہے۔

موجودہ وقت میں ایس ایل این پی پروگرام پنجاب، ہماچل پردیش، اتر پردیش، آسام، تریپورہ، جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ، تلنگانہ، آندھرا پردیش، کیرل، گوا، مہاراشٹر، گجرات اور راجستھان میں جاری ہے۔ ملک میں پہلے ہی کل 15.59 لاکھ اسٹریٹ لائٹ کو ایل ای ڈی بلب سے بدل دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں 20.66 کروڑ روپے کلوواٹ توانائی کی بچت ہوئی ہے، 51.47 میگاواٹ کی گنجائش سے راحت ملی ہے اور سالانہ زہریلی گیسوں کے اخراج میں 1.71 لاکھ ٹن کی تخفیف ہوئی ہے۔ ہندوستان میں موجودہ وقت میں انرجی ایفی شی اینسی کا کاروبار 12 بلین امریکی ڈالر پر محیط ہے جس سے اختراعی کاروبار اور پروگراموں کے نفاذ کے ذریعے توانائی کے موجودہ استعمال میں 20 فی صد کی توانائی کی بچت کی جاسکتی ہے۔ اس پروگرام کے توسط آئندہ برسوں میں 135 کروڑ روپے کی مجموعی بچت اور اس کے بعد کے برسوں میں 50 کروڑ روپے سالانہ بچت متوقع ہے۔ علاوہ ازیں اس سے سماجی ترقیاتی پروگراموں میں سرمایہ کاری میں مدد متوقع ہے اور اس سے لوگوں کو زیادہ پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔

ماؤنوازوں کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں کے لئے سڑک رابطہ پروجیکٹ

وزیراعظم کی زیر قیادت اقتصادی امور سے متعلق کابینہ کمیٹی نے سلامتی کے پیش نظر بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ اضلاع میں دیہی سڑک رابطے میں سدھار کے مقصد سے مرکز کے زیر اہتمام ماؤنوازوں کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں کے لئے سڑک رابطہ پروجیکٹ نامی اسکیم کو منظوری دے دی ہے۔

اس پروجیکٹ کو بائیں بازو کی انتہا پسندی سے سب سے زیادہ متاثرہ 44 اضلاع اور اطراف کے اضلاع پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایس وائی) کے تحت شروع کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت زیر زمین نالیوں اور بڑے نالوں کے اوپر ڈھانچہ بندی کو سلامتی اور مواصلات کے پیش نظر مربوط کیا جائے گا۔ اس سے راستے پورے سال کسی بھی طرح کے سخت موسم کے باوجود قابل استعمال رہیں گے۔ اس پروجیکٹ کے تحت مذکورہ اضلاع میں 17724.53 کروڑ روپے کی ایک تخمینہ لاگت سے 5411.81 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر/مرمت اور 126 پلوں/نالوں کے اوپر ڈھانچہ بندی کا کام انجام دیا جائے گا۔ ماؤنوازوں کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں میں سڑک پروجیکٹ کے لئے فنڈ کی تقسیم پی ایم جی ایس وائی کی طرز پر یعنی 60 اور 40 کی نسبت بالترتیب مرکز اور ریاستوں کے درمیان ہوگی۔ یہ تمام ریاستوں کے لئے

ہے تاہم ان میں شمال مشرق کی آٹھ ریاستیں اور تین ہمالیائی ریاستیں (جموں وکشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ) شامل نہیں ہیں۔ ان ریاستوں میں مرکز اور ریاست کے درمیان فنڈ کی تقسیم کا تناسب 90 اور 10 کا ہوگا۔ پروجیکٹ کے نفاذ کا متوقع وقفہ 17-2016 تا 20-2019 یعنی چار برس کا ہوگا۔ ماؤنوازوں کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں میں سڑک رابطہ پروجیکٹ کے لئے ماؤنوازوں کی انتہا پسندی سے متاثرہ ریاستوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں وہ 35 اضلاع بھی شامل ہیں جو بائیں بازو کی انتہا پسندی سے سب سے زیادہ متاثر ہیں اور جہاں پورے ملک میں بائیں بازو کی انتہا پسندی کے تحت تشدد کا 90 فی صد تشدد ہے۔ اس کے علاوہ داخلی امور کی مرکزی وزارت سے موصول متاثرہ سڑک/اضلاع کی فہرست کی جانکاری کے تحت نو متصل کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت نشان زد کئے گئے روڈ کی زمرہ بندی کی گئی ہے جس کے تحت اور ڈسٹرکٹ روڈ (او ڈی آر)، ولیج روڈ (وی آر) اور میجر ڈسٹرکٹ روڈ (ایم ڈی آر) ہیں جنہیں سلامتی کے نکتہ نظر سے اہمیت دی گئی ہے۔ 100 میٹر کے فاصلے تک کے پلوں کو بھی سلامتی کے اعتبار سے اہم تسلیم کیا گیا ہے اور ان کے فنڈ کو بھی ان سڑکوں کے پروجیکٹوں میں شامل کیا گیا ہے۔

پر روک لگے گی اور دولت کے غیر قانونی ارتکاز پر قدغن بھی لگے گی۔ نوٹ بندی کا ایک خاص مقصد یہ بھی ہے کہ کیش لیس سوسائٹی پنپے جس کی وجہ سے شفافیت میں اضافہ ہوگا اور بدعنوانی رکے گی۔

نوٹ بندی کی وجہ سے لوگوں کو بہت دشواریوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ لیکن لوگ اس وجہ سے بھی لائن میں صبر کے ساتھ لگے ہوئے ہیں وہ سوچتے ہیں کہ یہ پریشانی عارضی ہے اس کے بعد ہمیں اور ہمارے ملک کو جس طرح کا فائدہ ہوگا وہ دیرپا ہوگا اور ملک عروج کی طرح گامزن ہوگا جس کی وجہ سے ہمارے ملک کا نام روشن ہوگا۔

وزیراعظم نریندر مودی نے آٹھ نومبر کو 500 اور 1000 روپے کے نوٹوں پر یہ کہہ کر پابندی عائد کی تھی کہ اس کا مقصد ملک میں کالے دھن کا خاتمہ کرنا ہے۔ انھوں نے عوام سے کہا تھا کہ وہ انھیں صرف 50 دن کا وقت دیں اور وہ ان کے خوابوں کا ہندوستان انھیں دیں گے۔ نوٹوں پر پابندی کو 50 دن گزر چکے ہیں۔ اب اے ٹی ایم اور بینکوں کے سامنے لائن بھی ختم ہو چکی ہے۔

دوسری جانب حکومت اب کالے دھن کے بجائے 'کیش لیس اکونومی' کے نعرے کو مشتہر کرنے میں مصروف ہے۔ کم نقدی والی معیشت کے اچھے دن آنے والے ہیں، اس لئے لوگوں پر زور دیا جا رہا ہے وہ کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ، موبائل ایپ اور انٹرنیٹ کے ذریعے لین دین کریں۔

☆☆☆

پبلی کیشنز ڈویژن کی عالمی کتاب میلے 2017 میں شرکت

پبلی کیشنز ڈویژن (ڈی پی ڈی) نے ہر سال کی طرح امسال بھی راجدھانی نئی دہلی کے پرگتی میدان میں 7 تا 15 جنوری 2017 منعقد عالمی کتاب میلہ 2017 میں حصہ لیا۔ اس کتاب میلے میں آرٹ، کلچر اور روایت کے شعبوں میں کتابوں کی اشاعت میں ایک منفرد مقام رکھنے والے اس ڈویژن کو میلے میں گھومنے آنے والوں کی جانب سے حوصلہ افزا ردعمل ملا۔

پبلی کیشنز ڈویژن قومی رہنماؤں کی سوانح حیات، ہندوستان کی تاریخ اور جنگ آزادی، خطے اور لوگ، نباتات وحیوانات، سائنس، ماحولیات اور بچوں کے ادب جیسے ہندوستانی شعبوں کے مختلف پہلوؤں کو محفوظ اور پیش کرتی ہے۔

ڈی پی ڈی نے گاندھیائی نظریات پر متعدد کتابیں شائع کی ہیں جن میں انگریزی زبان میں کلکٹیڈ ورکس آف مہاتما گاندھی (سی ڈبلیو ایم جی) 100 جلدوں میں اور ہندی زبان میں سمپورن گاندھی ونگمایا شامل ہیں جنہیں گاندھی جی کی تصنیفات کا جامع اور سب سے معتبر مجموعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

ڈی پی ڈی کے انڈیا سیریز بلڈرز آف ماڈرن انڈیا سیریز اور حال ہی میں راشٹرپتی بھون پر شائع کتابوں اور کورٹس آف انڈیا کے تحت عنوانات پر قارئین کی جانب سے اچھا ردعمل ملا ہے۔ عالمی کتاب میلے میں گھومنے آئے لوگوں نے ڈی پی ڈی کے اسٹال میں ای بکس اور ای کیوسکس میں زیادہ دلچسپی ظاہر کی ہے جنھیں ڈی پی ڈی کی ایک بکس کی نمائش اور تشہیر کے لئے اسٹال پر رکھا گیا تھا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں لوگوں نے ڈی پی ڈی کے زیر اشاعت مجلوں کی سالانہ خریداری سے بھی استفادہ کیا۔

پہلے کے دوران بچوں کی کتابوں، تاریخی کتابوں، ثقافت اور دیگر عصری موضوعات سمیت مختلف موضوعات پر موجودہ کتابوں کا اجرا کیا گیا۔ ان میں چند اہم ہے۔ لائیوز ڈیٹ انسپائر، جلد اول، دوم، سوم، ون واس بچے، اپہار، سانچی کی گڑیا، بھارت کی لوک کتھائیں، وویکانند کی کہانی، بھارت کے گورو بھاگ II، پریاورن اور میگھالیہ کی پریس پتر کاریتا، گنیش شنکر ودیارتھی، جواہر لعل نہرو۔ شردھانجلی۔

اس میلے کے دوران تین کتابوں 'بال ساہتیہ لیکھن کی چنوتیاں' اتلیہ بھارت کی چھوریاں اور لٹریچر آف مہاتما گاندھی: ریچنگ آوٹ ٹو یوتھ ان ڈیجیٹل ایج' پر تبصرے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

اس میلے میں ڈی پی ڈی کی شرکت کی ایک اہم خاصیت ڈیبیٹ/کریڈٹ کارڈ اور بھارت کوش پورٹل کے ذریعے نقدی سے مبرا لین دین کی سہولت تھی۔ ڈویژن کی میلے کے دوران مجموعی فروخت میں تقریباً 20 فی فروخت ڈیبیٹ/کریڈٹ کارڈ کے توسط سے ہوئی۔ نو روزہ میلے کے ڈی پی ڈی کی کہانیاں اور مجلوں کی تخمیناً فروخت 17.00 لاکھ روپے سے متجاوز رہی جو کہ ڈی پی ڈی کی تاریخ میں سب سے زیادہ فروخت ہے۔

YOJANA (URDU)
February 2017

RNI NO.27032/81
VOL. 36 NO. 11

Price22/=
Annual Subscription Rs 230/=
No. Page56

جشن یوم جمہوریہ تقریبات 2017 کے مہمان خصوصی متحدہ عرب امارات کے ولی عہد شیخ محمد بن زائد النہیان اور وزیر اعظم ہند نریندر مودی راج پتھ پر تقریبات کی مختلف جھانکیوں سے محظوظ ہوتے ہوئے۔

ISSN 0971. 8338

Printed and Published by *Dr. Sadhana Rout*, ADG & Head on behalf of Publications Division, Ministry of I&B, Govt. of India, printed at Akashdeep Printers 20 Ansari Road,Daryaganj, New Delhi
published at Publications Division,Soochna Bhavan,C.G.O.Complex, New Delhi-110003 *Editor: Dr Abrar Rahmani*